نیست جُز مصطفیٰ مرا درکار
ہست در دو جہاں محمدؐ یار



تصنیف
سلطان الکاملین حجۃ العارفین عبد النبی المختار حضرت خواجہ محمدؐ یار فریدی قدس سرہ

آشنائے راز

سلطان الکاملین حضرت خواجہ محمد یار فریدیؒ نے جس طرح زبان اور دل کی ہم زبانی سے وحدت الوجود کو سامعین کے وجود میں رچا بسا دیا اور شعر و سخن کے آہنگ میں اس اِدق فلسفے کی تشریح کی وہ اپنی طرز کی پہلی مثال ہے۔

کتابوں کی دنیا میں وحدت الوجود کا چرچا رہا لیکن عامی اس فلسفے کی تہ تک نہ اتر سکے۔ فتوحاتِ مکیہ سے لے کر الروض المجود تک کا علم انہیں مرعوب تو کرتا رہا۔ مرغوب نہ ہوا۔

یہ سعادت برہانِ محبتِ نبوی حضرت خواجہ محمد یار فریدی کے حصے میں آئی، کہ انہوں نے عامۃ الناس کی زبان میں بات کی اور فتوحاتِ مکیہ کے ادق مقامات اور وحدت الوجود کی شرح میں تحریر کی گئی دوسری تصانیف کے سنگلاخ نکات کو اپنی زبان فیض ترجمان میں پانی کر دیا۔ وحدت الوجود کو عوام کی سمجھ کے مطابق پیش کرنا اور ہر کسی کو کسی نہ کسی تک اس کے معانی و مفاہیم تک رسا کرنا حضرت خواجہ محمد یار فریدیؒ کے سوا کسی کا منصب نہ ہوا

فلسفہ وحدت الوجود ... کی طرف ہماری قوت شامہ حضرت خواجہ محمد یار فریدی ... کے دم قدم سے متوجہ ہوئی انہوں ... دیا

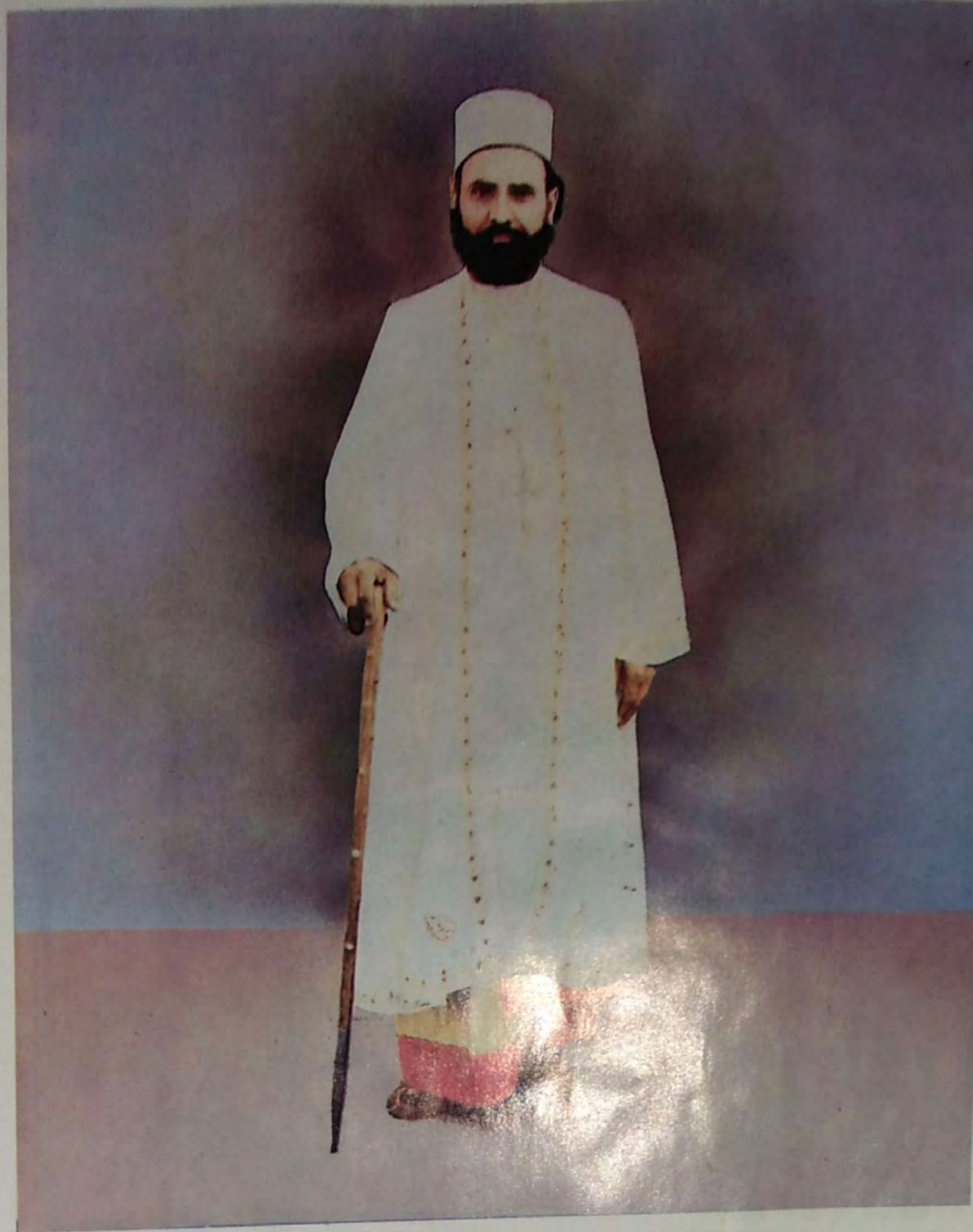
حضرت خواجہ محمد یار فریدی ... تو جس کی حمد کرتے ہیں وہ محمد ہوتا ہے ... وہ ... کہتے ہیں تو بات خداوندِ عظیم و کریم تک جا پہنچتی ہے وہ اپنی شیریں گفتاری کا سبب مدح و حمد کو قرار دیتے ہیں

ار چہ بیکارم بکردم کار را	صد ہزار الحمد آں دلدار را
تا ثنا خوانِ محمد گشتہ ام	رشک مے آید بمن ابرار را
گرچہ حساں نیستم سحباں نیم	مدح او شیریں کند گفتار را

راجا رشید محمود

ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور

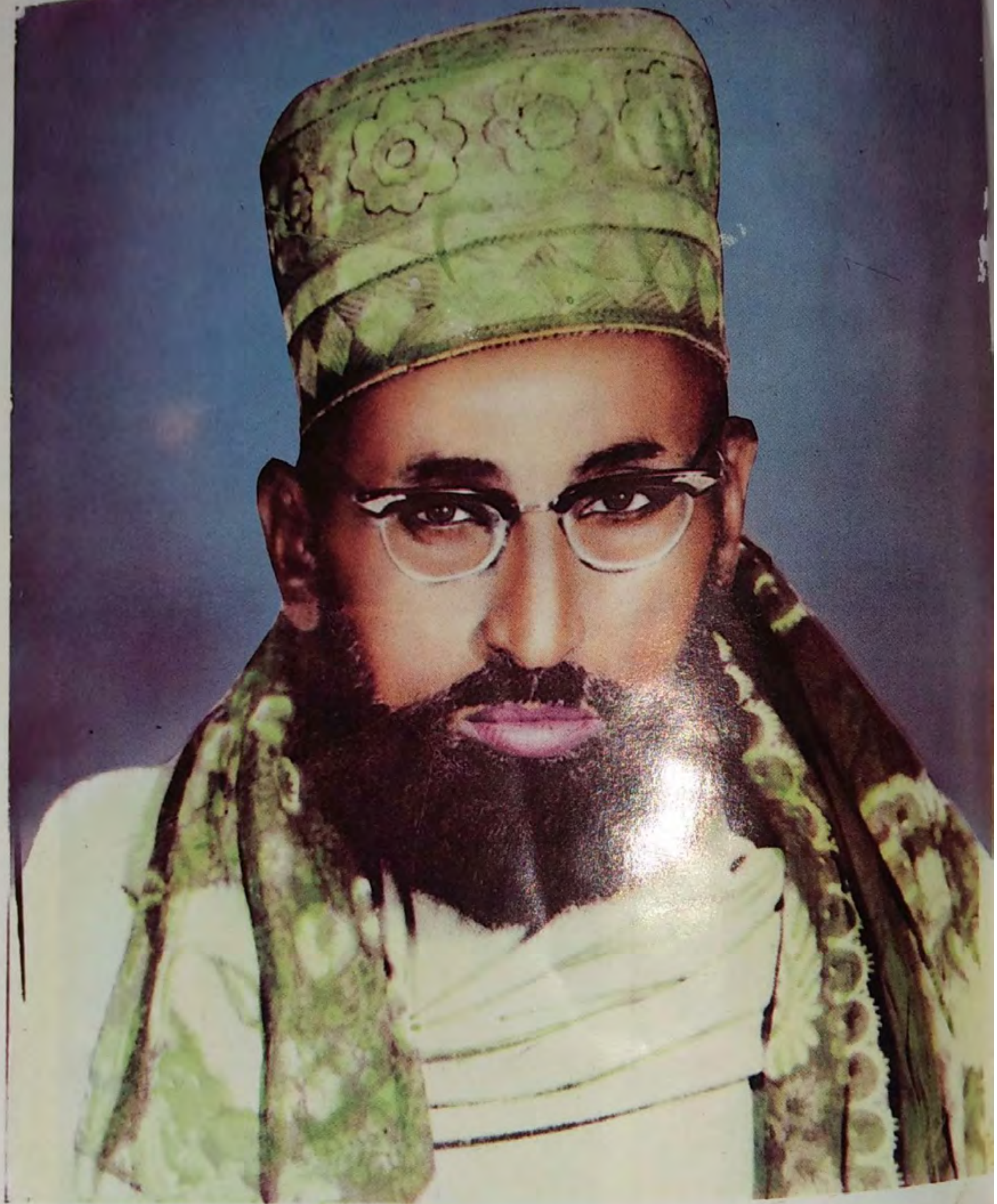
70 =
115



شبیہ مُبارک

حضُور پر نور عبدالنّبی المختار حضرت خواجہ مُحمّد یار فریدی قدس سرہٗ العزیز

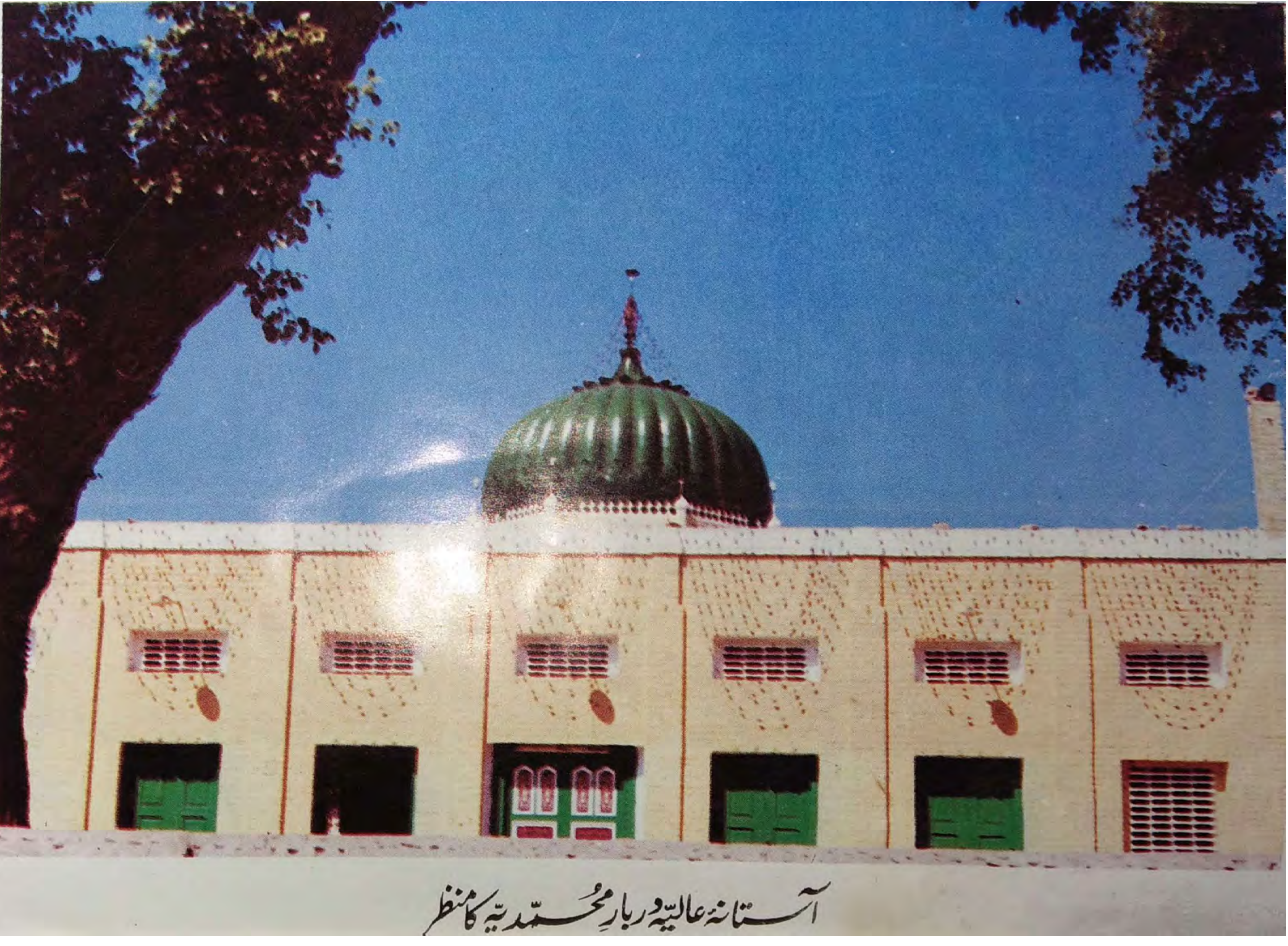
تواریخِ عُرس: ۱۲ تا ۱۴ رجب المرجب



شبیہ مُبارک

مرشدِ کامل نازک ثانی عبدُالنّبی المالک حضرت خواجہ غُلام نازک کریم محمّدی فریدی قُدِّس سرّہُ العزیز

تواریخِ عرس: ۲۲ تا ۲۴ مُحرم الحرام



آستانۂ عالیہ دربارِ محمدیہ کا منظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو المحمد جل مجدہ

نیست جز مصطفیٰ مرا در کار
مست در دو جہاں محمد یار

دیوانِ محمدی

موسوم بہ

انوارِ فریدی

تصنیف

سلطان الکاملین حجۃ العارفین عبد النبی المختار حضرت خواجہ محمد یار فریدی قدس سرہ

باہتمام

اشاعت ادبیہ دربار محمدیہ گڑھی شریف تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان

۷۸۶

نام کتاب.............. دیوانِ محمدی

مصنف.............. حضرت خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ

ناشران.............. صاحبزادہ غلام قطب الدین سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف

مطبع............. بلیک ایرو پرنٹرز ۲۵-سی لوئر مال لاہور

کتابت............. محمد عبدالرحمن سدیدی معظمی چشتی لاہور

بار.............. پنجم مئی سنہ ۱۹۹۱ء، شوال المعظم سنہ ۱۴۱۱ھ

تعداد.............. گیارہ سو ۱۱۰۰

سائز.............. ۱۸×۲۳=۸

قیمت..............



ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ دربار محمدیہ

گڑھی شریف تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان پنجاب پاکستان

دار العلوم محمدیہ فریدیہ ہربنس پورہ ٹاؤن لاہور

بُلبُلِ بُستانِ رسالت

برِّ عظیم پاک و ہند کی علمی ، دینی ، روحانی ، تہذیبی ، سیاسی اور معاشرتی زندگی کا اگر بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے ، تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ یہاں کے باشندوں کے عقائد و اعمال ، اخلاق و کردار اور رسوم و رواج پر جس قدر اثر اہل اللہ کا ہے اتنا اثر دوسرے کسی طبقے یا مکتبِ فکر کا نہیں ہے ، یہ اہل اللہ جنہیں عوام کی زبان میں صوفیائے کرام اور اولیائے عظام کہا جاتا ہے کون تھے ؟ کس لیے آئے تھے ؟ ان کے معمولات کیا تھے ؟ اور یہاں کے معاشرے میں کون سا انقلاب برپا کرنا چاہتے تھے ؟ ان سوالات اور موضوعات پر کچھ عرض کرنا پرانی باتوں کو دہرانے کے مترادف ہوگا ۔ اس سرزمین کا ہر فرد اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہے کہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے ہماری اس سرزمین کو فکر و خیال کی رعنائیوں اور اپنی سیرت و کردار کی ضیا باریوں سے نور اور روشنی عطا کی ۔ اِن نفوسِ قدسیہ کا انقلاب آفریں طریق کار ذات سے شروع ہو کر کائنات پر محیط تھا اور ان اصحاب کا سب سے زیادہ نمایاں وصف ان کی فکر اور کردار کی یکسانیت تھی ، یعنی یہ لوگ وہی بات کہتے تھے جن پر ان کا اپنا

حاصل کرلی۔ حضرت خواجہ غلام فرید (قدس سرہ) ساکن چاچڑاں ضلع ڈیرہ غازیخان کے دستِ حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے، اور حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد بخش المعروف بہ نازک کریم کی خدمت میں دس سال تک کسبِ فیض کیا اور اُن کے مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دیے۔ ان کے وصال کے بعد ایک عرصے تک اُن کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معین الدینؒ کی خدمتِ اقدس میں رہے، اور اجازت و خلافت سے سرفراز ہوئے۔ اس کے بعد اپنے وطن گڑھی اختیار خاں چلے گئے اور تبلیغ و اشاعتِ دین و مسلکِ حقہ میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔

۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور روضۂ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) پر حاضری کا اعزاز حاصل کیا۔ مولانا کی تقریر حد درجہ دلکش اور پُر اثر ہوا کرتی تھی۔ تصوّف کے اسرار و مسائل کو بیان کرنے میں یدِ طُولیٰ رکھتے تھے، چونکہ خود بھی صاحبِ حال تھے، اس لیے اِن کی گفتگو بے حد مؤثر ہوتی تھی، اور سُننے والوں پر محویّت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ خان پور میں تقریر کے لیے تشریف لے گئے، اور آغازِ تقریر میں فرمایا کہ ہمارے بعض مخالف دوست یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ صرف اچھی آواز کے ساتھ تقریر کرنا جانتے ہیں اور کسی چیز سے سروکار نہیں ہے۔ چنانچہ میں آج خاموش تقریر کروں گا۔ پھر حاضرین سے فرمایا کہ آنکھیں بند کر لو اور میرے ساتھ مِلکر ذکر کرو، چند مرتبہ ذکر کرنے کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ پوری محفل پر سناٹا چھا گیا اور حاضرین تین گھنٹے تک مسلسل سر جھکائے خاموشی

کے ساتھ بیٹھے رہے اور کسی کو وقت کے گزرنے کا احساس نہ ہو سکا۔

لاہور میں اکثر تشریف لاتے اور حزب الاحناف اور انجمن نعمانیہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ مثنوی مولانا روم نہایت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے، عوام و خواص آپ سے مثنوی سننے کے شائق تھے۔ ایک ملاقات کے دوران حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے بھی آپ کو مثنوی سنانے کے لیے استدعا کی، جس پر آپ نے حضرت علامہ کو ان کے دولت کدہ واقع جاوید منزل لاہور مثنوی سے محظوظ کیا تھا۔ آپ نے اپنی عمر مبارک کا ایک بڑا حصہ لاہور اور امرتسر میں تبلیغ و اشاعت دین کے سلسلے میں بسر کیا۔ رمضان المبارک اپنے آبائی علاقے گڑھی اختیار خاں میں گزارتے تھے باقی گیارہ ماہ اکثر سیر و سیاحت اور تبلیغ اسلام کے سلسلے میں گھر سے باہر ہی بسر کیا کرتے تھے۔

۱۴ رجب المرجب ۱۳۶۸ھ / مئی ۱۹۴۸ء بروز پیر رات کے وقت لاہور میں آپ کا وصال ہوا، اور حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ میں دیوار کے ساتھ بیرونی جانب دفن ہوئے۔ چھ ماہ بعد آپ کا تابوت گڑھی اختیار خاں منتقل کیا گیا، بارہ سال کے بعد قریب ہی نو تعمیر روضہ میں آپ کا صندوق مبارک منتقل کیا گیا جو صحیح و سالم تھا، اسی امر کا ذکر آپ نے اپنے اس شعر میں فرمایا تھا۔

وہ خاکسار ہوں بہر رسم سرافراز رہا
کہ خاک ہو کے بھی ہر ذرہ اشکبار رہا

جہاں آپ کا مزار پُرانوار مرجع خلائق ہے۔ ہر سال ۱۲، ۱۳، ۱۴ رجب کو بڑی دھوم دھام کے ساتھ آپ کا عرس منعقد ہوتا ہے، جس میں آپ کے ہزاروں عقیدت مند شریک ہوتے ہیں۔

(حالات ماخوذ از تذکرہ اکابر اہلسنت، لاہور کے اولیائے چشت، دیوانِ محمدی)

جیسا کہ پیشتر عرض کیا جا چکا ہے کہ ہمارے صوفی شعراء کے ہاں دین سے وابستگی، ھادیٔ دو جہاں سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و پیار، اور اپنے شیخ طریقت سے محبت و احترام تین ایسے بنیادی اور اساسی موضوعات ہیں، جن کے گرد ان نفوسِ قدسیہ کی تمام تر شعری صلاحیتیں گھومتی ہیں۔ دین سے اُن کا پیار ایک فطری عمل کا نتیجہ ہے۔ ہر بالغ نظر شخص اپنے عقائد سے وابستگی کا اظہار اور ان کی ترویج و اشاعت اپنا فرض منصبی خیال کرتا ہے جبکہ خداوندِ قدوس نے انسان کو خلیفۃ الارض کہکر اس پر تبلیغِ دین کو فرض قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اسی طرح انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب ہونے کا اعزاز برقرار رکھ سکتا ہے۔ صوفیائے کرام کا یہ مقدس گروہ اس اہم ذمہ داری سے ہر دور میں اور ہر قسم کے حالات میں عہدہ برآ ہوتا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ ہم سب اِس سرزمین پر مسلمان کہلانے کے دعوے دار ہیں، یہ انہی صوفیاء و مشائخ کی محنت و کاوش اور فیضان کا نتیجہ ہے۔ دگرنہ ہسپانیہ سیاسی اقتدار کے ختم ہونے کے ساتھ ہی اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ جو کچھ ہوا اُس سے کون واقف نہیں ہے، اور وہ عمل یہاں بھی دہرایا جا سکتا ہے۔ حضرت مولانا خواجہ محمد یار فریدی

کی تمام ترحیات مستعار اور اُن کا کلام اس اہم ذمہ داری سے پورے طور پر عہدہ برآ ہو رہا ہے۔

خواجہ محمدّ یار فریدی کے کلام کا ایک اہم موضوع عشقِ رسالتمآب (صلّی اللہ علیہ وسلّم) بھی ہے۔ جو انہیں اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ غلام فرید اور دوسرے صوفی شعراء کے ہاں بدرجہ اتم موجود دکھائی دیا تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا، انسانیّت کو اسلام کی دولتِ لازوال سے سرفراز کرنے والی ایک آپ ہی کی ذاتِ گرامی ہے جنہوں نے نہ صرف اس آفاقی پیغام کو ربِّ کائنات سے انسانیّت کی طرف منتقل کیا، بلکہ اپنے افعال و کردار سے یہ بھی ثابت کیا کہ یہی وہ دستورِ حیات ہے جسے اختیار کر کے دنیا میں فلاح و کامرانی اور آخرت میں سرخروئی حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اپنے اس عظیم بےمثال محسن و مُربّی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے افعال و کردار اور شمائل و خصائل کا ذکر "دیوان محُمّدی" کے ایک ایک شعر سے بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہاں شاعر کے ہاں فارسی، اردو اور سرائیکی کی سی مختلف زبانیں ہونے کے باوجود عقیدت و احترام کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اشعار کے پیچ و خم میں پوری طرح موجزن ہے۔ گویا دیوانِ محُمّدی کا ایک بڑا حصّہ نعتِ رسول پر مشتمل ہے، جس میں عقیدت و احترام کے نو بہ نو گل بوٹے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔ سلام بحضورِ خیر الانام سے چند اشعار ملاحظہ ہوں، جن میں عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ بے ساختہ پن اور شاعر کی والہانہ شیفتگی نے سادگی و پُرکاری کا رُوپ دھار لیا ہے۔

کی تمام ترحیات مستعار اور اُن کا کلام اس اہم ذمہ داری سے پورے طور پر عہدہ بر آ ہو رہا ہے۔

خواجہ محمّد یار فریدی کے کلام کا ایک اہم موضوع عشقِ رسالتمآب (صلّی اللہ علیہ وسلّم) بھی ہے۔ جو انہیں اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ غلام فرید اور دوسرے صوفی شعراء کے ہاں بدرجہ اَتم موجود دکھائی دیا تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا، انسانیّت کو اسلام کی دولتِ لازوال سے سرفراز کرنے والی ایک آپ ہی کی ذاتِ گرامی ہے جنہوں نے نہ صرف اس آفاقی پیغام کو ربِّ کائنات سے انسانیّت کی طرف منتقل کیا، بلکہ اپنے افعال و کردار سے یہ بھی ثابت کیا کہ یہی وہ دستورِ حیات ہے جسے اختیار کرکے دنیا میں فلاح و کامرانی اور آخرت میں سرخروئی حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ اپنے اس عظیم بےمثال محسن و مُزکّی (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کے افعال و کردار اور شمائل و خصائل کا ذکر "دیوانِ محمّدی" کے ایک ایک شعر سے بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہاں شاعر کے ہاں فارسی، اردو اور سرائیکی کی سی مختلف زبانیں ہونے کے باوجود عقیدت و احترام کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اشعار کے پیچ و خم میں پوری طرح موجزن ہے۔ گویا دیوانِ محمّدی کا ایک بڑا حِصّہ نعتِ رسول پر مشتمل ہے، جس میں عقیدت و احترام کے نو بہ نو گل بوٹے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور کی دولت سے مالا مال کرتے ہیں۔ سلام بحضورِ خیر الانام سے چند اشعار ملاحظہ ہوں، جن میں عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ بے ساختہ پن اور شاعر کی والہانہ شیفتگی نے سادگی و پُرکاری کا رُوپ دھار لیا ہے۔

السّلام اے سیّد و سالارِ ما — السّلام اے سرور و سرکارِ ما

السّلام اے قبلۂ حاجاتِ ما — السّلام اے کعبۂ طاعاتِ ما

السّلام اے پادشاہ کُن فکاں — السّلام اے شاہبازِ لامکاں

السّلام اے ناقۂ خیر الرُسُل — السّلام اے شیر بخش جزو کُل

السّلام اے کعبۂ ہر خاص و عام — السّلام اے قبلۂ حال و مقام

نعت لکھنا کس قدر مشکل، کٹھن اور نازک مرحلہ ہے، اس کے متعلق حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے ایک جگہ لکھا ہے۔

"حقیقتاً نعت لکھنا نہایت مشکل کام ہے جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ نعت کے مقابلے میں حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے۔ جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں ایک جانب اصلاً کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دو جانب سخت حد بندی ہے۔" (الملفوظ حصّہ دوم ص ۴۰)

اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کی طرح اسی نازک مقام کی خبر عزت بخاری نے اِن الفاظ کے ساتھ دی تھی ۔

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

"دیوانِ محمدّی" میں نعتیہ کلام کا مطالعہ کرتے ہوئے جہاں عشق و محبّت اور والہانہ پن اپنے عروج پر دکھائی دیتا ہے اور اشعار کی بے ساختگی قاری کی توجہ

فوری طور پر اپنی جانب مبذول کراتی ہے، وہاں نعت کا معیار بھی یہاں کے صوفی نعت گو شعراء سے مختلف نہیں ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں حضرت بُلّھے شاہ احد و احمد میں "میم" کی اِس انداز سے بات کرتے ہیں

پھیر "کُن" کیہا "فیکون کمایا"، بے چونی تو چون بنایا

"آحد" دے وچ "میم" رُلایا، تاہیوں کیتا ایڈ پسار

ہن میں لکھیا سوہنا یار، جس دے حُسن دا گرم بازار

تو وہاں حضرت خواجہ محمّد یار فریدی بھی اس روایت سے پیچھے نہیں رہے، اُن کے ہاں بھی ایسے بہت سے اشعار ملتے ہیں جہاں تلوار کی اِس تیز دھار کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے اور حمد و نعت میں خط امتیاز کھینچنا مُشکل ہو جاتا ہے۔

بندگی سے آپ کی ہم کو خداوندی ملی

ہے خداوندِ جہاں بندہ رسُول اللہ کا



احد نال احمد رَلا کیوں نہ ڈیکھاں!

حبیبِ خدا کوں خدا کیوں نہ ڈیکھاں

ہیں صورت دے اوہلے اوہ بے صورت آیا

محمّد دی صورت ڈسا کیوں نہ ڈیکھاں

حضرت خواجہ مُحمّد یار فریدی کی نعتیہ شاعری خاص طور پر سرائیکی لہجے میں کہی گئی نعتیں خواجہ غلام فرید کے اثر سے خالی نہیں ہیں۔ بلکہ جہاں معنی و مفہوم میں یکسانیّت پائی جاتی ہے وہاں اظہار کے سلسلے میں بھی مُرشد کا رنگ خاصا گہرا

ہے ۔ اس سلسلے میں ایک نعت جس کا مطلع ہے ۔

ہر صورت وچ اظہار ڈٹھم
گل خار کوں گل گلزار ڈٹھم

ہی پیش کر دینا کافی ہے :-

دیوانِ محمدیؐ کا ایک اہم موضوع مرشدِ طریقت خواجہ غلام فرید کی تحسین اور اُن سے امداد و اعانت طلب کرنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ چنانچہ دیوان میں مناقب کا یہ حصہ جہاں مرشد طریقت کی عظمت و رفعت کا واشگاف انداز میں اظہار پر مشتمل ہے وہاں پیر اور مرید کے درمیان اس عظیم روحانی رشتہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ عقیدت و محبت کا رنگ خاصا گہرا ہے ۔ دیوان کا یہ وہ حصہؐ ہے جو مرید کو پیر کے حضور ادب و احترام کا سبق مہیا کرتا ہے ۔ وہاں مرید کی نظروں میں پیر کے مقام سے آشنائی بھی ہوتی ہے ۔

صورتِ رحمان ہے تصویر میرے پیر کی
عَلّمَ القرآن ہے تقریر میرے پیر کی

کیا کہوں کس سے کہوں کہنے کی حاجت ہی نہیں
کھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیر کی

دیکھتے ہی مٹ گیا نقشِ خودی دل سے مرے
راجمِ شیطان ہے تصویر میرے پیر کی

سنگدل جیسا ہو میرے سامنے ہوتا ہے موم
یہ مری صورت میں ہے تاثیر میرے پیر کی

خاک زر ہوتی ہے پتھر لعل بنتے ہیں یہاں

باعثِ ایمان ہے اکسیر میرے پیر کی

دیوان محمدی میں جہاں حضرت خواجہ غلام فرید کے بلند پایہ مناقب شامل ہیں، وہاں امام الاولیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور برّ صغیر کے اکابر صوفیاء کے حضور خراجِ عقیدت بھی حضرت خواجہ محمدّ یار فریدی کے ذوقِ سلیم اور وسیع المشربی کا ثبوت مہیّا کرتا ہے، ان عظیم اور عہدساز روحانی شخصیات میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت خواجہ سیّد محمدؒ گیسو دراز، حضرت خواجہ شاہ محمود تونسویؒ اور حضرت خواجہ علاء الدین علی احمد صابرؒ خاص طور پہ قابلِ ذکر ہیں۔ ان مناقب و منظومات میں وہی انداز اور اظہار ہے جو خواجہ صاحب کو صوفیا سے ورثہ میں حاصل ہوا تھا۔ حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے حضور آپ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں :۔

اے فخرِ ہر نبی و ولی یا علی مدد!!	علّامِ ہر خفی و جلی یا علی مدد
ہر مشکلیکہ حل نشود از تو حل شود	حلّالِ مشکلاتِ کُلّی یا علی مدد
در ظلِّ لطفِ عام تو عالم پناہ یافت	ظلِّ خدائے بے بدلی یا علی مدد
اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گومت	دانائے راز جزو و کلی یا علی مدد
امداد یا علی مدد اے مرتضیٰ علے	اے یا علی علی ولی یا علی مدد
فریاد و زاریم نگرو لطف کن شہا	من مُلتجم تو پاک کلی یا علی مدد

ان تمام تر معروضات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا ہرگز درست نہ ہو گا کہ دیوانِ محمدی میں ان مضامین کے علاوہ اور موضوعات نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت

خواجہ محمدؐ یار کی شاعری ایک گلدستے کی مانند ہے، جس میں مختلف اقسام اور مختلف رنگ کے خوبصورت اور دیدہ زیب پھول اپنی بھینی بھینی خوشبو سے قاری کے مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں، تصوّف کے اسرار و رموز اور عشق کی معاملہ بندیاں دیوان میں جا بجا بکھری پڑی ہیں ـــــ صوفیا کا مسلک کیا ہے اور وہ معاشرے سے کس قسم کے روابط استوار کرنا چاہتے ہیں، اس سلسلے میں اُن کی اِس غزل کو ملاحظہ فرمائیں۔

درد مندیم و درد ملتِ ما است	دردِ دلدار دین و دولتِ ما است
ننگ و ناموس رانمی خواہم!	ذلّت کوئے دوست غرۃ ما است
زخم بر زخم بآیدم ہردم	مرہمِ زخمِ ما جراحتِ ما است
فاعل فعل ہو اللہ است	ایں دلیل کمال عصمت ما است
ہست مسجودِ ما محمدؐ ما	سجدہ درگہش عبادت ما است

حضرت خواجہ محمدؐ یار کی شاعری میں جہاں فکر کی پاکیزگی لائق تحسین و آفرین ہے، وہاں اظہار کی خوبصورتی اور دلنوازی بھی قاری کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانے میں اہم مقام رکھتی ہے۔ غزل کے انداز نے ان کی شاعری میں ایک فطری خلوص، حقیقی سچائی اور سوز و گداز کی دولت کو بھی عام کر دیا ہے جس کی نظیر بہت کم شعراء کے ہاں اس شدّت کے ساتھ دکھائی دیتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر خوبی یہ ہے کہ ایک شاعر کا بیک وقت تین زبانوں میں اس کامیابی کے ساتھ اظہارِ خیال کرنا کرامت نہیں ہے تو اور کیا ہے، اردو زبان میں آپ کی مہارتِ تامہ کے سلسلے میں اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے کہ گڑھی اختیار خاں

جیسے دور افتادہ مقام پر زندگی بسر کرنے کے باوجود اتنی صاف اور شستہ اُردو اللہ کی عطا نہیں تو اور کیا ہے۔ باقی رہا فارسی زبان کا تعلّق ——— تو اس سلسلے میں یہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ اس میں ان کا کمال کوئی بڑی بات نہیں، لیکن اظہارِ خیال کے وہ پھُول جو آپ نے اپنے اشعار میں پیش کیے ہیں وہ بہت کم شعراء کے ہاں دکھائی دیتے ہیں۔ پنجابی کے بہاولپوری لہجے میں اظہار کا سلیقہ آپ کو اپنے معاشرے سے عطا ہوا اور اِس سلسلے میں آپ کے پیر و مرشد کے شعری کمالات کو بڑا دخل حاصل ہے:۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دیوان محمدؐی کے شائع کرنے والوں کے خلوص اور محبّت کو اپنے لطف و کرم سے نوازے اور اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں ہم سب کو اسی راستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے جس پر ہمارے اکابر صوفیائے کبار اولیائے عظام اور مشائخ طریقت عمل کرتے رہے اور اپنے متوسّلین کو عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے ہیں:۔

آفتاب احمد نقوی

شعبہ اردو گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ

۹/ اپریل ۱۹۸۱ء

ہنس کے کہا محمدؐ آ ۔ میں ہوں محمدؐ عرب !

حضرت قبلہ محمد یار فریدی قدس سرہٗ صوفیائے کرام کی کہکشاں میں دمکتے ہوئے ۔ تابندہ و خیرہ بہ چشم نور کی ایک ایسی کرن ہیں جس کا شرار فسوں سلطان العارفین حضرت قبلہ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے شعلے سے پھوٹا ۔ تمام صوفیائے کرام و اولیاء عظام کا رُخ غارِ حرا سے پھوٹنے والے چاند کی طرف ہے ۔ اسی ماہِ دو عالمؐ کا نوران کے افعال و کردار پر منعکس نظر آتا ہے ۔ اللہ کے یہ نرالے بندے اپنی خاکستر میں عشقِ حقیقی کی ایک ایسی چنگاری لے کر دُنیا میں آئے جو ابدالآباد تک ۔ کڑی در کڑی یونہی سلگتی رہے گی ۔ لَو دیتی رہے گی ۔ ایک کا سلسلہ دوسرے سے ۔ یوں ملتا ہے جیسے دور سے آسمان پر ستاروں کے جھرمٹ بالکل ایک جیسے نظر آتے ہیں لیکن ذرا قریب ہو کر دیکھیں تو ہر ستارا دوسرے سے جدا نظر آتا ہے ۔ البتہ سب کا مخزنِ نور اور مآخذِ ظہور ایک ہی ہے ۔

حضرت خواجہ محمد یارؒ کی ساری زندگی مُرشد کی نگاہِ فیض کا کرشمہ ہے ۔ مرشد کامل ہو تو دل کی دُنیا زیر و زبر کر کے رکھ دیتا ہے ۔ حضرت قبلہ خواجہ غلام فریدؒ سائیں نے اپنی نگاہِ فیض سے جناب خواجہ محمد یار کو محمد یار فریدی بنا دیا ۔

جب آپ فریدی ہوئے تو رمزِ محبت سے شناسا ہوئے ۔ دیدِ مزید کی لذت سے آگاہی ہوئی تو محمدؐ یار، محمدؐ کا یار بن گیا۔ محمدؐ نام کا خمار ایسا تھا کہ تزکیۂ نفس و معرفتِ الٰہیہ کی ساری منزلیں طے کر گئے، اپنے ہی نام سے نسبت کا عصا نکلا جس نے حیات کے چڑھے دریا کو بیچ دھارے میں سے دو لخت کر دیا۔ جہاں وصالِ محبوب کا حسین سنگم تھا۔ وہیں پر خواجہ محمدؐ یار کو دل کی ہر تمنا کا سراغ مل گیا۔

ہم نامِ محمّد ہوں مدّاحِ محمدؐ بھی
ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا دامان محمد کا!

اپنے نام کی معنویت پر کس قدر نازاں ہیں ؎

خطا میری سب سے بڑی تھی مگر !
محمدؐ نے بخشی خطائے محمّد!

قدموں میں لوٹ پوٹ ہو کر رسائی حاصل کرنے کی ادا دیکھیے ؎

ہنس کے کہا محمدؐ آ۔ میں ہوں محمدِؐ عرب
میرا جہاں گزر رہا تیرا وہاں گزر نہیں!

برصغیر کی پوری تاریخ میں صوفیائے کرام نے تبلیغ اسلام کے لیے جو سنہری کارنامے انجام دیے ہیں انہی کی وجہ سے روحِ جنیدیؒ و صدائے بلالیؓ کی گونج ہمیشہ کے لیے اس سرزمین پر رہ گئی ہے۔ صوفی شعراء میں تین قدریں مشترک ہوتی ہیں۔

تصوّف

تبلیغ
اور
شاعری

سارے صوفی شعرا نے تبلیغ و تدریس کے لیے شاعری کو ابلاغ و اظہار کا ذریعہ بنایا بلکہ بعض شعراء نے تو کئی کئی زبانوں میں شاعری کی خواجہ محمدؒ یار نے بھی تین زبانوں میں شاعری کی۔

شاعری ایک الہامی کیفیت ہوتی ہے۔ ایک ایسا وجدان ___ جس میں لمحہ بھر کے لیے ___ بندے کی کوئی تار رب سے مِل جاتی ہے۔ پھر من کا طنبورہ آپ ہی آپ بجتا رہتا ہے۔ زبان گہر اگلتی ہے اور قلم موتی چنتا رہتا ہے، صوفیوں کی شاعری ساری اندر کی شاعری ہے۔ اندر کے ایک خوبصورت سفر کی داستانِ دلآویز ہے

من نمی دانم کجا ئم کیستم !
در خودیٔ خود فنا ئم کیستم
بے نوایم بے نوا ایم بے نوا
بے نوایاں را نوا ایم کیستم

حضرت خواجہ محمد یار قدس سرہٗ کی شاعری طلب وصل و طرب ِوصل کے اندر جذب و کیف دوری و رنجوری ___ رسائی و نارسائی ___ بندگی و زندگی ___ کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے۔

دار الشفا میں رہ کے میں بیمار کیوں رہوں
چارہ ہے جب تو میرا تو ناچار کیوں رہوں

شاعری کیا ہے بس ایک مست الست کی سی کیفیت ہے کہ جس طرح کسی دیوانے کے ہاتھ میں نامِ محمّد کا اِکتارا آگیا ہے۔ اور زخمی انگلیوں کی پوروں سے نغمے پھوٹ رہے ہوں ــ

ہم تو قرآن کے حافظ ہیں پڑھا کرتے ہیں
رُخِ محبوب ! انوکھا ہے یہ قرآن اپنا

خواجہ محمد یار کی شاعری پر اپنے مرشد قبلہ خواجہ پیر سائیں فرید سائیں کی شاعری کا رنگ بھی چڑھا ہوا ہے۔ کیا کہئے ــ جب مرشد قوس قزح کے سات رنگوں میں نظر آئے تو کوئی رنگ ایسا رنگ نہیں رہتا۔ دراصل مرشد ہی کا رنگ صبغۃ اللہ کا مظہر ہے ــ تو پھر اس کا رنگ، حرف و آہنگ میں کیوں نہ چمکے گا ــ

ہر ہک دے وچ ہک دا جلوہ
ہر جا ہک دے ڈیرے !

حضرت خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں ؎

ہک جلوہ ہر ہر طرف ڈٹھم
سو گوٹھ ڈٹھم سو دیار ڈٹھم

درج ذیل اشعار حضرت خواجہ محمد یار کے ہیں مگر فکری و لسانی ہم آہنگی کی وجہ سے اکثر لوگ انہیں خواجہ غلام فرید سائیں کے اشعار سمجھ لیتے ہیں۔

حقیقت محمد دی پا کوئی نئیں سگدا
ایتھاں حبیب دی جا ہے الا کوئی نئیں سگدا

مذاہب دے جھگڑے اساں چھوڑ بیٹھے

محبت دا جھگڑا چھڑا کوئی نئیں سگدا

حضرت خواجہ محمد یار قدس سرہٗ کی سرائیکی شاعری میں حزن و ملال، موسیقیت کا رچاؤ، فکری بالیدگی، دل کی کیفیتوں کا اتار چڑھاؤ، روائتی مٹھاس، ایک انمٹ آس اور سوندھی سوندھی مٹی کی باس ہے۔

محمدؐ محمدؐ پکیندیں گزر گئی

احد نال احمد ملیندیں گزر گئی

ان کی شاعری صحرا میں پچھلے پہر دبے پاؤں چلنے والی ہواؤں کی طرح والہانہ اور دل میں اتر جانے والی شاعری ہے۔

سدا جیویں رقیباں وچ تے خوش تھیویں حبیباں وچ!

اساڈے وت نصیباں وچ، لکھی ہئی نت جدائی سانول

اکھیں دی چوک توں صدقے، کجل دی نوک توں صدقے

تساڈی جھوک توں صدقے، نہ ڈھہندی ہئی جدائی سانول

بُشریٰ رحمٰن

۳۱ / مارچ ۱۹۹۱ء

"وطن دوست"

لاہور

درج ذیل شعر کی حقانیت پر مدلل

جواب

از :- غزالیِ زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہ

گر محمدؐ نے محمدؐ کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں

سلام مسنون۔ دعا۔

حضرت قبلہ خواجہ محمد یار صاحب کا وہ شعر جو تم نے لکھا ہے، اور اسی جیسی دوسری عبارات (جو مسلّم بین الفریقین علماء کی کتابوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں) مسئلہ وحدۃ الوجود پر مبنی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تعیّنات سے قطع نظر کرکے موجود حقیقی یعنی مَابِہِ الموجُودِیّت حق سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کچھ نہیں۔ ہر شی کا یہی حال ہے کہ تعیّنات کا انتفا ہو جائے تو حقیقتِ حقہ کے سوا کچھ نہ ہوگا، اس میں نبی غیر نبی حتیٰ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی خصوصیت نہیں، لیکن عامہ خلائق مظاہرِ ناقصہ ہیں۔ اور اولیائے کرام اپنے مراتب کے لحاظ سے کامل مظہر ہیں، اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ان سے زیادہ مظاہرِ کمال اور جمیع کائنات سے اکمل و افضل مظہریت حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے حاصل و ثابت ہے۔ اس لیے کہ کمال امور اضافیہ عینی سے ہے۔

دیکھیے خواجہ محمد یار صاحب کے شعر کا مضمون حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے کلام میں ہے، فتوحاتِ مکیہ جلد ثانی ص ۱۲۷، انت تحسبہٗ

محمّد العظیم الشان کما تحسب السراب ماءً وھو ماءٌ فی رأی العین فاذا جئت محمدًا لم تجد محمدًا وجدت اللّٰہ فی صورۃ محمدیۃٍ ورأیتہٗ برؤیۃٍ محُمّدیۃ، یعنی تم محمّد عظیم الشان صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو محمّد گمان کرتے ہو جیسے کہ تم سراب کو دور سے دیکھ کر پانی سمجھتے ہو اور وہ ظاہری نظر میں پانی ہی ہے، مگر حقیقتاً آب نہیں ہے بلکہ سراب ہے اسی طرح جب تم محمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے قریب آئے گے تو تم محُمّد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کو نہ پاؤ گے بلکہ صورتِ محمدیہ میں اللّٰہ تعالیٰ کو پاؤ گے اور رویتہٖ محمّدیہ میں اللّٰہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔) اسی طرح شاہ ولی اللّٰہ صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے کلام میں اسی قسم کا مضمون موجود ہے۔ انتباہ کے ص۹۲ پر فرماتے ہیں، صورتِ مرشد کہ ظاہرًا دیدہ میشود مشاہدۂ حق سبحانہٗ وتعالیٰ است۔ درپردہ آب و گل و صورت مرشد کہ درخلوت نمودار میشود آں مشاہدۂ حق تعالیٰ است بے پردہ آب و گل۔ غور کیجیے صورتِ مُرشد کے دیکھنے کو حق تعالیٰ کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور آب و گل یعنی جسمانیت اور بشریت کو محض ایک پردہ قرار دے رہے ہیں۔
آج کے دیوبندی وحدۃ الوجود کے بھی مُنکر ہیں، حالانکہ جن حضرات کو یہ اپنے مشائخ قرار دیتے ہیں وہ اس مسئلہ پر بڑے متشدّد اور حریص رہے ہیں۔ دیکھیے انور شاہ صاحب کشمیری اپنی کتاب فیض الباری جلد رابع ص۴۲۸ حدیث شریف فکنت سمعہ الّذی یَسْمَعُ بہٖ کے تحت دیوبندیوں کے بیان کردہ معنی کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، قلتُ وھٰذا اعدول عن حق الالفاظ لانّ قولہ کنت سمعہ الذی بصیغۃ المتکلم یدلُّ علی انّہٗ لم یبق من المتقرب

بالنوافل الّا جسدہ وشبحہ وصار المتصرف فیہ الحضرۃ الالٰہیۃ فحسب وھو الذی عنّاہ الصوفیۃ بالفناءِ فی اللہ تعالٰی ای الانسلاخ عن دواعی نفسہ حتّٰی لایکون المتصرف فیہ الاھو وفی الحدیث لمعۃٌ الی وحدۃ الوجود وکان مشائخنا مولعون بتلک المسئلۃ الی زمن الشاہ عبد العزیز أمّا انا فلست بمتشددٍ فیھا۔ انتھٰی

یعنی کنت سمعہ الذی کے یہ معنی بیان کرنا کہ بندہ کے کان آنکھ وغیرہ اعضا حکم الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے، حق الفاظ سے عدول کرنا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالےٰ کے قول کنتُ سمعہ الذی میں کنت صیغہ متکلّم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متقرب بالنوافل یعنی بندہ میں سوائے جسد وصورت کے کوئی چیز باقی ہی نہیں رہی اور اُس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی متصرف ہے اور یہی وہ معنی ہیں جن کو حضرات صوفیائے کرام فنا فی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں، یعنی بندہ کا دواعی نفس سے بالکل پاک ہوجانا یہانتک کہ اُس بندہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شی قطعاً مُتصرّف نہ رہے۔ اور حدیث مذکور (فکنتُ سمعہ) میں وحدۃ الوجود کی طرف چمکتا ہوا اشارہ ہے۔ اور ہمارے شاہ عبد العزیز صاحب محدّث دہلوی کے زمانہ تک اس مسئلہ وحدۃ الوجود میں بڑے متشدد اور حریص تھے لیکن میں اس کا قائل تو ہوں لیکن متشدّد نہیں ہوں، اس عبارت سے مسئلہ وحدۃ الوجود کا اکابر ومشائخ دیوبند کے نزدیک حق ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اب شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت ملاحظہ فرمایئے، انتباہ ص۹۱ پر لاالٰہ الا اللہ کے تحت فرماتے ہیں، نیست ہیچ معبودے ومقصودے وموجودے مگر حق تعالیٰ۔ مبتدی را ارادہ عوام بگوید نیست ہیچ معبودے، ومتوسط را

ارادہ خواص بگوید نیست ہیچ مقصود ے، و منتہی را ارادہ اخص الخواص بگوید نیست ہیچ موجود ے۔ اسی طرح انفاس رحیمیہ میں شاہ ولی اللہ صاحب کے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب فرماتے ہیں، کفرِ شریعت دو معبود پنداشتن است۔ اسی طرح صد ۳۳ پر عبارت ہے۔ خواجہ محمد یار صاحب پر کفر کا فتویٰ لگانے والے آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے والد ماجد دو موجود حقیقی جاننے کو کفر حقیقی فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد دیوبندیوں کے مسلّم بزرگ انور شاہ صاحب کشمیری کی عبارت سے محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کی توثیق سُنیے۔ فیض الباری جلد اول صد ۱۷۴ پر لکھتے ہیں، اما اھل العلم منھم فاکثرھا نتعلق بحل مسائل الصفات وغیرھا ونعمت الکشوف ھی۔ یعنی حضرات صوفیائے کرام میں سے جو لوگ اہلِ علم ہیں ان میں سے اکثر حضرات امورِ الٰہیہ میں مسائلِ ذات وصفات سے تعلّق رکھتے ہیں، جیسے شاہ ولی اللہ صاحب اور شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ کی توثیق ہمارے جلیل القدر فقہائے کرام نے بھی فرمائی ہے۔ دیکھیے دُرِّ مختار جلد دوم صد ۳۰ مطبوعہ نولکشور لاہور میں ہے، شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، انّہ کان رضی اللہ عنہ شیخ الطریقۃ حالاً وعلماً وامام الحقیقۃ حقیقتاً واسماً ومُحِیَ رسوم المعارف فعلاً واسماً۔ الحاصل خواجہ محمد یار صاحب کے اشعار کا مبنیٰ مسئلہ وحدۃ الوجود ہے۔ اگر وحدۃ الوجود کو شرکیہ عقیدہ کہا جائے تو تمام مشائخ دیوبند کافر ومشرک قرار پائیں گے کیونکہ وہ سب وحدۃ الوجود پر متشدّد ہیں۔ جیسا کہ انور شاہ کشمیری کی عبارت منقولہ بالا سے ثابت ہے۔ پھر اُن اشعار

کی بنا پر اگر مولانا محمدؐ یار صاحب کی تکفیر کی جائے، تو حضرت شیخ اکبر اور شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی عبارات منقولہ بھی بالکل خواجہ صاحب موصوف کی عبارت جیسی ہیں ۔ لہذا ان دونوں کی تکفیر بھی لازم آتی ہے ۔شاہ ولی اللہ صاحب کا مخالفین کے نزدیک مسلم بزرگ ہونا اس قدر واضح ہے کہ اس کے لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ۔اور شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق انور شاہ صاحب کشمیری اور صاحبِ دُرِّ مختار کی عبارتوں سے ظاہر ہے ۔ لہذا شیخ اکبر علیہ الرحمۃ کی تکفیر انور شاہ صاحب اور صاحبِ دُرِّ مختار کی تکفیر کو مستلزم ہوگی، کیونکہ کافر کی تکفیر فرض ہے اور اس کی توثیق حرام بلکہ کفر ہے ۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ خواجہ محمدؐ یار صاحب کا دامن اس مسئلہ میں ایسے اکابرِ اُمّت کے ساتھ وابستہ ہے کہ جن کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ۔ واللہ اعلم بالصواب ، تمت بالخیر !





گرچہ بے کارم بکردم کار را | صد ہزار الحمد آں دلدار را
تا ثنا خوانِ محمدؐ گشتہ ام | رشک می آید بمن ابرار را
صد ہزاراں الصلوٰۃ والسلام | اے خدا از من رساں سرکار را
آں شہِ کون و مکان و لامکاں | ضامنِ ہر مسلم و کفّار را
دافعِ درد و مصیبت ہائے ما | شافعِ بدکار و بدکردار را
ہم بہ آل و ہم بہ اصحابش تمام | پیرِ چشتی مخزنِ اسرار را
گرچہ حسّاں نیستم سحبان نیم | مدح او شیریں کند گفتار را
لب بلب جستم ولیکن لب زدم | چوں بشکلِ غیر دیدم یار را

دیدنم بنگر کہ با چشمِ سرم
شکلِ حق دیدم محمدؐ یار را



اے آنکہ نقشِ پائے تو نقشِ جبینِ ما

سوئے تو سجدہ حُجتِ اسلام و دینِ ما

ما مستفیضِ احمد و تو فیضِ احمدی

اے ابرِ نو بہار، کرم بر زمینِ ما

در دستِ خویش عُروہٗ وثقیٰ گرفتہ ایم

دامانِ یارِ ماست چہ حبلُ المتینِ ما

فارغ زایں و آں شوم ار یک نگہ کنی

قربانِ یک نگاہِ تو ہم آن و این ِ ما

ساقی و مَے و مُطرب و مے خانہ و نگار

ایں پنج یار روز و شب آمد قرینِ ما

تنہا شدیم از دو جہاں فارغ آمدیم

ہر لحظہ ہر دم است کسے ہم نشینِ ما

کَے پُر شود ز شربتِ دیدارِ آں نگار

جامِ نگاہِ چشمِ خداوند بینِ ما

ترس اے فلک شکستنِ دلہا رو امداد
بس نازک است ایں دلِ نازک ترینِ ما

ما از سگانِ کوچۂ آں شاہِ صَولتیم
شیرِ ژِ ژاں غلامِ غلامِ کمینِ ما

از بندگانِ حضرتِ سرکار نازکیم
سُلطانِ ما جنابِ مُحمّد معینِ ما

عبدالفرید و فرد و فریدیم از دو کون
اے مردِ راہ نوش ز جامِ یقینِ ما



السّلام اَے سیّد و سالارِ ما	السّلام اے سرور و سرکارِ ما
السّلام اَے قبلۂ حاجاتِ ما	السّلام اے کعبۂ طاعاتِ ما
السّلام اَے بادشاہِ کُن فکاں	السّلام اے شاہبازِ لامکاں
السّلام اَے نور بخش ہر ضمیر	السّلام اَے طُور بخشِ مستنیر

السّلام اَے ناقۂ خیرُ الرُّسُل　　السَّلام اَے شیر بخشِ جزو کل

السّلام اَے کعبۂ ہر خاص و عام　　السَّلام اَے قبلۂ حال و مقام

خوش بگفت آں سید و مولائے ما　　درمیانِ مثنوی حالِ شما!

درنیابد حالِ پختہ ہیچ خام　　پس سخن کوتاہ باید والسلام

السّلام اَے خطِّ توحیدِ خدا　　السّلام اے شرحِ شانِ مُصطفےٰ

الوداع اَے جُرم بخشِ مُجرماں　　الفراق اَے دارِ تو دارُ الاماں

الوداع اَے رُوئے تو قرآنِ ما　　الفراق اَے بوئے تو فرقانِ ما

الودع اَے درد و ہم درمانِ ما　　الفراق اَے مشکل و آسانِ ما

از برائے مالک کون و مکان　　خواجۂ عثمان شہِ ہر انس و جان

از خزان و بادِ آں آزاد باد　　گلشنِ شاہِ فرید آباد باد

میروم بازم بخواں بارِ دگر　　تا کنم خاکِ درت کُحلُ البصر

بُلبلم گُل کُن مَرا از یک نظر

اَے نگاہِ پاک تو اکسیر گر!!



عرضِ حال بدرگاہِ حضرت بندہ نواز قبلۂ عالم السید محمد گیسو دراز رضی اللہ عنہ

اے عارفِ حقیقت و دانائے رازِ ما — شاہنشہِ زمانہ و بندہ نوازِ ما

اے پیر و دستگیر و تواں بخشِ ناتواں — اے حافظِ نشیبِ من و ہم فرازِ ما

من بدکن و پلید و پلیدی شعارِ من — تو پاک و پاکبازِ من و پاک سازِ ما

طے شد رہِ دراز بجذبِ درازِ تو — لطفِ دراز اے شہِ گیسو درازِ ما

من بندۂ فریدم و مولائے من فرید — بنواز بندہ را شہِ بندہ نوازِ ما

ہر چہ دہی بصورتِ حضرتِ فرید دہ — جز حضرتِ فرید نشد کارسازِ ما

آوردہ ام بدرگہِ پاکِ تو آں شفیع — کز بہرِ نازِ او کرمے بر نیازِ ما

محمود حق چراغِ جہاں کعبۂ دلم — ہر لحظہ سوئے قبلہ رُویش نمازِ ما

حمد و ثنا صانعِ مطلق کہ کردہ است — محرابِ ابروئے تو برائے نمازِ ما

با چشمِ حق نگر نگر دگر کسے بمن ! — عینِ حقیقت است شئونِ مجازِ ما

گل برگہ است مخزنِ گل ہائے نو بہار — مارا بس است یک گلِ بندہ نوازِ ما

نامم محمدؐ است و کلامم محمدؐ است — جامِ محمدم بدہ اے چارہ سازِ ما

بدرگاہِ شہِ اجمیر جائے کردہ ام پیدا

کہ بر عرشِ خدا من استوائے کردہ ام پیدا

الاٰیا اہلِ یثرب من بایں چشمِ محمّد بیں!

ز اجمیری محمّد مصطفائے کردہ ام پیدا

کریمے درد منداں را دوائے کردہ ام پیدا

رحیمے بیکساں را متکائے کردہ ام پیدا

بچشمِ نرگسیں زحمت زدائے کردہ ام پیدا

شفیعِ ہر کسے رحمت کشائے کردہ ام پیدا

بہر مشکل عجب مشکل کشائے کردہ ام پیدا

کہ محبوبِ خدا نازک ادائے کردہ ام پیدا

حبیبِ ہر بیچارے طبیبِ دردمندارے

نوائے بے نوا ظلِّ خدائے کردہ ام پیدا

برائے لا دوائے حضرتِ عیسیٰ بحمدِ اللہ

دریں اجمیر یک دار الشفائے کردہ ام پیدا

مکینِ لامکاں عرش آستاں ہردم گلِ خنداں

زبہرِ بلبلِ ایں گُل آشنائے کردہ ام پیدا



تاریخِ وصال حضرت خواجہ شاہ محمود صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

برفت از جہاں آہ شیخاً کبیراً
سمیعاً بصیراً بشیراً نذیرا

بدربارِ دُربارِ شاہِ سلیماں
علیماً کلیماً مشیراً وزیرا

مقامِ محمّد چو محمود آمد
جہاں حامدش گشت حمداً کثیرا

مقامِ محمّد نمرد و نمیرد
کہ حی باذنہٖ سراجاً منیرا

بفردِ فریدی خبر شد شنیدی

کہ محمود نافاز فوزاً کبیرا



تا دلت گشت دلبرِ ما
ساجدِ تست ایں سرِ ما

خاک روبِ درگہت را
ریشِ ما نیز شہپرِ ما

بس کرم کردہ کہ می گفتی — ایں سگِ ماہست بر درِ ما

خاکپائے سگانِ راہست — مشکِ مانیز عنبرِ ما

بندۂ بندگانِ پاکت — ہست کسریٰ وقیصرِ ما

ایں چہ گفتی سرم فدایت — در سرِ تُست چوں سرِ ما

از ہوائے رُخت چہ گویم — اے رُخت مہرِ انورِ ما

خوش نشیں اے جہاں غلامت — بر سر و دیدۂ ترِ ما!!

غازۂ روئے ماسجودت — خاکپائے تو افسرِ ما

آں فرید زمانست پیرم — اے خدا ایں مقدسِ ما

فردم و ہم فریدِ عالم — شاہدِ ماست پیکرِ ما

چوں محمدؐ بگشت یارم

روز و شب ہست در برِ ما



خمرِ کہن بخشد بما — جامِ فریدالدینِ ما

شُد خوردنش فرضِ خُدا — در مذہبِ ما دینِ ما

در شکلِ شیخ ما نشاں — شد جلوۂ آں بے نشاں

بنگر ز چشمِ ما عیاں — اَے منکرِ آئینِ ما

از فقرِ فخرالدّینِ ما — شد جلوۂ شانِ خُدا

ایں جانِ ما بادا فدا — بر فقرِ فخرالدّینِ ما

شانِ خدا شانش بہ بیں — فیضانِ چشمانش بہ بیں

شاہِ جہاں شد بالیقیں — زد پیک پے تمکینِ ما

ہر نقش پائے فردِ ما — مسجُودِ مردانِ خُدا

یک مرد سازد گرد را — پائے فریدالدّینِ ما

ما از ازل در دیرِ تو — مستغنیتیم از غیرِ تو

دائم خوریم از خیرِ تو — اَے منعمِ دیرینِ ما

آہش ز آہِ مصطفےٰ — جاہش ز جاہِ مصطفےٰ

نظرش نگاہِ مصطفےٰ — طٰہٰ ما یٰسین ما

قدرش گواہِ مصطفےٰ — تاجش کُلاہِ مصطفےٰ

داند الٰہِ مصطفےٰ — تحسین ایں تحسینِ ما

در صورتِ خیرُ الرسل　　در سیرۃ مولائے کُل

در باغِ حق بے مثل گُل　　شاہنشہِ مسکینِ ما

اے مطلعِ شمس و قمر　　اے مظہرِ خیرُ البشر

روزے کہ کردی یک نظر　　تمکین بشد تلوینِ ما

اَے قبلۂ قدوسیاں　　اَے کعبۂ اہلِ جہاں

بہرِ رسُولِ مُرسلاں　　مطلق بکن تعیینِ ما

دیدم عجب آئینہ　　تختِ خدا در سینہ

سینا زرشکش کینہ　　یعنی شہِ بے کینِ ما

گشتیم ما ہم در بدر　　رفتیم ما زیر و زبر

جزُ سجدۂ ایں پاک در　　ہرگز نشد تسکینِ ما

از خدِّ اُو خوباں خجل　　از قدِّ او سرواں بگِل

از مدِّ او شُد مدِّ ظِل!　　بیں اَے دِلِ حق بینِ ما

شد خضر و موسیٰ مستِ تو　　خواہد خُدا پیوستِ تو

اَے دستِ ما در دستِ تو　　اَے خواجہ، تلقینِ ما

گاہے نہ گفتی از کرم اے گلبنِ باغِ قدم

غمگیں مشو با ما چہ غم

اے بلبلِ غمگینِ ما



تاریخِ وصال حضرت خواجہ شاہ محمد معین الدین ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَقَدْ رَاحَ مَنْ کَانَ شَیْخًا کَرِیْمًا

جَلِیْلًا جَمِیْلًا رَؤُفًا رَحِیْمًا

تَفَکَّرْتُ فِیْ اِرْخِہٖ ذَاتَ یَوْمٍ

فَقَالُوْا لَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

۱۳۱ ـــــــ ھ ـــــــ ۳۷

کیست آں کو در نظر دارد عیاں صد گنجہا

کیست آں کو ہے زداید از دلِ ما رنجہا

گنج بخشِ رنج بخش و شاہ سازِ ہر گدا

کار سازِ بے نوا شاہنشہِ ہر دو سرا

سیّد و مخدومِ ما ثانی علیؑ المرتضیٰ

رہبرِ ہر گمرہ و ہم گمرہاں را مدّعا

دلبرِ ہر دلبر و ہم دلبراں را منتہیٰ

سیرتِ آں مرتضیٰ و صورتِ آں مصطفیٰ

مظہرِ ذاتِ خدا و منظرِ بس دل رُبا

سیّد و مخدومِ ما ثانی علیؑ المرتضیٰ

کعبۂ اہلِ دل و ہم قبلۂ اہلِ صفا

آستاں دارد مگر مسجودِ املاکِ خدا

گر بخواہد مے شود یک دم زمیں مثلِ سما

منکرِ شانِ خدا بنگر بیا با چشمِ ما

سیّد و مخدومِ ما ثانی علی المرتضےٰ

جسمِ تو نورِ خدا و روحِ تو نورِ علےٰ

طورِ تو شد جا بجا منظورِ ذاتِ مصطفےٰ

مورِ تو شیرِ وغا و زورِ تو زورِ خدا

لا فتیٰ اِلّا علی در شانِ تو دائم روا

سیّد و مخدومِ ما ثانی علیؓ المرتضےٰ

چشمہا دارد ز حشمت ایں سگِ کہف الورےٰ

یک نظر بہرِ خدا اے تاجدارِ انّما

تا شود دردِ دلِ ما از نگاہت کیمیا

گُل شود بُلبُل اگر باشد قبول ایں التجا

سیّد و مخدومِ ما ثانی علیؑ المرتضیٰ

بلبلِ باغِ فریدم گرچہ دارم صد خطا

عاشقِ شانِ مجیدم گرچہ دارم نقصہا

عُقدۂ دارم بکار و کارِ من در عقدہا

چشمِ رحمت برکشا اے گنج بخشِ حق نما

سیّد و مخدومِ ما ثانی علیؑ المرتضیٰ



آنانکہ چشم بر رُخِ اللہ وا کنند
واجب بُوَد کہ گوشۂ چشمے بما کنند

محبوبِ مطلقیم و برُخ پردہ ہشتہ ایم
با چشمِ پردہ در، رُخِ ما را لقا کنند

ما در خودیِ خویش خدا را بدیدہ ایم
از خود روندگاں ہمہ خود را خدا کنند

خوباں اگر بصحنِ دلم جلوہ ہا کنند
باآں مکاں مکینِ مرا سجدہا کنند

زخمِ جگر کہ بہ نشود تا ابد مگر
خوباں اگر بہ تیرِ نگاہش دوا کنند

بے جرم کشتن و بنازش نیادن
در کیشِ خویش بندگیِ کبریا کنند

گاہے بچشمِ مہر نگاہے نہ کردہ اند | عذرِ ندیدن اینکہ ز دیدن حیا کنند
درچشم موتِ عاشق و در لب حیاتِ او | در بندگی نگہ ہمہ کارِ خدا کنند
با ظلم خو گرفتن و بے عدل زیستن | جائے نیاز بود مگر نازہا کنند

بینندگان بچشمِ حقیقت شناسِ خویش
نامِ کسے محمّدِ خیرُ الوریٰ کنند



آمد بدرگہِ تو گنہگار یا فرید | در دستِ نفسِ خویش گرفتار یا فرید
دُور از لطافتے و سراسر کثافتے | ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُکُمْ دار یا فرید
من نابکار و سخت ستمگار یا فرید | تو کارسازِ ہر کس و ستّار یا فرید
من تلخ و تلخ کار و بد اطوار یا فرید | تو قند و قند ساز و شکر بار یا فرید
صد رہزن اند در رہ و من ناتوان ترم | از بہرِ بختیار نگہدار یا فرید
از بہرِ قطبِ دین و شہنشاہِ عاشقین | در خیلِ عاشقاں خدا آر یا فرید
از دور در حضور رسیدم بلطفِ تو | الطافِ بے شمار تو در کار یا فرید
دیرینہ بلبلم ز ازل قیدِ دامِ تو | در گلستانِ خویش مرا دار یا فرید



اے کز نگاہِ نازِ تو ناز آفریدہ اند | وز طاقِ ابروئے تو نماز آفریدہ اند
زُلفِ مسلسلت کہ بدور و تسلسل است | واللہ بس کہ مخزنِ راز آفریدہ اند
ہر چند ایں درازیے راہِ نگارِ ما | حبلُ المتینِ عشق دراز آفریدہ اند

در شوقِ آں گلم نشد از غنچہ در ظہور
در بُلبُل ایں چہ سوز و گداز آفریدہ اند



از قدِ او قدم تراشیدند | از یدِ او کرم تراشیدند
بہرِ تحریرِ قصۂ حُسنش | از دلِ ما قلم تراشیدند
عشق را چونکہ نیست پایانے | از چہ لوح و قلم تراشیدند
از احد احمد و ز انوارش | ہم عرب ہم عجم تراشیدند
تا شود طوقِ گردنِ عُشّاق | در سرِ زُلفِ خم تراشیدند
دام کردند از دلم آہے | کہ ازاں درد و غم تراشیدند
بُت پرستیم و بت گرانِ جہاں | بہرِ ما ہر صنم تراشیدند
شوخ چشمے نگر کہ از نگہش | جور و ظلم و ستم تراشیدند

گریۂ چشمِ ما چہ طوفان کرد — کہ از و بحر و یم تراشیدند

از رُخِ ہمچو ماہ و زُلفِ سیاہ — ہر دو دیر و حرم تراشیدند

فردِ وقتیم و از تفرّدِ ما

وحشت و خوف و رَم تراشیدند



اے فخرِ ہر نبی و ولی یا علی مدد — علّام ہر خفی و جلی یا علی مدد

ہر مشکلے کہ حل نہ شود از تو حل شود — حلّالِ مشکلات کُلّی یا علی مدد

دلہائے اہلِ دل بسجودِ تو شاغل اند — مسجودِ قلبِ اہلِ دلی یا علی مدد

در ظلِّ لطفِ عامِ تو عالم پناہ یافت — ظلِّ خدائے بے بدلی یا علی مدد

ہر مشکل از تو حل شد و تو حل نمی شوی — مکتوم و مغلق است علی یا علی مدد

لاریب اُمّۃً وسطا ذاتِ پاک تو — در اعتدال معتدلی یا علی مدد

نورِ خدا بگشت عیاں صُورتِ علی — بے اختلاط آب و گلی یا علی مدد

بوبکر و ہم عمر شدہ بعد ازاں غنی — صدق و حیا و ہم عدلی یا علی مدد

ایں مدحِ ناتمام ز حسنِ تمامِ تو — آورد بارِ منفعلی یا علی مدد

مدحِ تو مدحِ چشم بود نورِ چشمِ ما ! یعنی کہ دیدِ شانِ علی یا علی مدد

اُمید دارم ارچہ گنہگارم اے کریم در جُودِ عام پئے علی یا علی مدد

اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گویمت دانائے رازِ جزو و کلی یا علی مدد

من زشت و فعلِ من ہمہ زشت است یا علی من پُر دغل تو بے دغلی یا علی مدد

مولائے ما ولائے تو فرض است بر ہمہ جانانِ سیّدِ رُسُلی یا علی مدد

امداد یا علی مدد اے مُرتضےٰ علی اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد و زاریم نگرو لطف کن شہا

من بُلبلم تو پاک گلی یا علی مدد



بہ بُت خانہ مرو زاہد مسلماں را کہ می پُرسد

بتاں را گرم بازار ست و یزداں را کہ می پُرسد

زدِل در سے بگو ہم عرض کن حالِ دلِ خود را

کہ ایں جا نزد مستاں کفر و ایماں را کہ می پُرسد

ہمہ تر دامناں سر سبز و باہم عشرتے دارند

توئی خود پاک داماں پاک داماں راکہ می پرسد

ببازارِ ایاز آں شاہ محمودے نمی ارزد

بملکِ کافراں آں شیخ صنعاں راکہ می پرسد

ببزمِ نازنیناں نازبیناں راکہ می پرسد

بخیلِ گل رُخاں بُلبُل غزلخواں راکہ می پرسد



جسمہا را جان مولانا فرید | جان را جاناں مولانا فرید

مُعجزہ فرقان مولانا فرید | معنیِ قرآن مولانا فرید

دیدنش دیدارِ حق بالاتفاق | صُورتِ رحمان مولانا فرید

زندگی بخش جہانِ مردگاں | چشمۂ حیوان مولانا فرید

ہر کسے دارد تمنّائے رُخش | یُوسفِ ذیشان مولانا فرید

جنّ و انسان و ملک در روزِ حشر | دست در دامان مولانا فرید

فخر می دارد بفقرش مصطفےٰ | فقر را برھان مولانا فرید

کوچہ اش را گر منیٰ گویم رو است | عارفاں قربان مولیٰنا فرید
قطبِ اقطاب ست و غوثِ جز و کل | خاتمِ ہر شان مولیٰنا فرید
انبیاء را غبطہ از ذاتِ تو | اولیاء حیران مولیٰنا فرید
مصطفیٰ از شوق او در گریہ | خسروِ خوبان مولیٰنا فرید
ہر کہ دیدش گفت سبحان الّذی | مظہرِ سبحان مولیٰنا فرید
از آسماں آمد ندا در گوشِ من | ما ہمہ غلمان مولیٰنا فرید
چوں علیؓ المرتضیٰ دارد یقین | مصطفیٰ راجان مولیٰنا فرید
ہمچو سُلطان المشائخ بے خلاف | بر ہمہ سُلطان مولیٰنا فرید
ذرّہ را می کند خورشید وقت | جنبشِ دامانِ مولیٰنا فرید
عاجزم از درکِ کنہش عاجزم | برتر از امکان مولیٰنا فرید
کافراں ہم درگہش را ساجد اند | کُفر را ایمان مولیٰنا فرید

فردم و عبدُ الفریدم از ازل
بُلبُلِ بستانِ مولیٰنا فرید

ز دربارِ رسولِ پاکِ ما رُوحُ الامیں آمد

ز سرکارِ سلیماں ہُدہُدِ سدرہ نشیں آمد

بچشمِ عاشقاں شکرِ خدا نورِ مبیں آمد

بملکِ دلبری شاہنشہِ جملہ حسیں آمد

امامِ اولیا نورِ خُدا روشن جبیں آمد

بدستِ ماپس از صد التجا حبلُ المتیں آمد

چو پائے بے خطائے غوثِ اعظم برزمیں آمد

زہیں شد آسماں از آسماں صد آفریں آمد

تو ملتاں رقص کن آخر نمی دانی کہ در کویت

حبیبِ کبریا فرزندِ ختم المرسلیں آمد

ورائے عرش جا بودش نمیدانم کجا بودش

زبہرِ ما تنزّل کردہ بر روئے زمیں آمد

کہ آمد از کہ آمد از کجا ایں نازنیں آمد

کہ از میمنِ قدومش فرشِ ما عرشِ بریں آمد

بلُطفِ پاکِ موسیٰ قبلۂ محبوب سُبحانی

بحمدِ اللہ کہ بر تختِ ولایت صدر دیں آمد

برائے چشمِ بینا از مدینہ بر سرِ ملتان

بشکلِ صدرِ دیں خود رحمۃ للعالمین آمد

کریم آمد کریم آمد کریم ابن الکریم آمد

گدایاں مژدہ در ملتان شہِ تاج و نگین آمد

گُل و بلبل بہم آمد خزاں را دورِ غم آمد

عنبر اندر عجم آمد عجم خُلدِ بریں آمد



سر و را گردش گردُوں بفرمانِ تو باد

بختِ بیدارِ تو گو توسن یکرانِ تو باد

تو ہمائی و جہاں زیرِ پناہ تو زیند

شعلۂ نارِ غضب بر پرِ دگران تو باد

بوفا غیرِ خدا مثلِ تو موجود نہ شد
بسخا حاتمِ طائی ز گدایانِ تو باد

حلقۂ زلفِ تو در گردنِ ثعبانِ تو باد
نقشۂ صورتِ رحمان بقرآنِ تو باد

دی کہ مے دید ز یعقوب شنیدی کہ چہ گفت
یُوسُفِ گم شدہ در چاہِ زنخدانِ تو باد

بظفر صد چو سکندر ز غلامانِ تو باد
بفقر صد چو خضر بستہ بدامانِ تو باد

مدّعایم بدلم کرد بتکرار ظہُور
بگلستانِ تو ایں بُلبُلِ گویانِ تو باد



تاریخِ وصال سلطان العارفین قطب الموحدین خواجہ شاہ محمد بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ نازک نازنین چون بایزید | بلبلے بود از گلستانِ فرید
سالِ وصلش خواستم ہاتف بہ گفت | بلبل از باغِ فریدالدین پرید
۱۳۱۹ھ | ۱۳۲۸ھ



شہِ کُنتُ کنزاً ہویدا برآمد | کہ قد جاءَ نورٌ من اللہ برآمد
خدا بُد ندانی جُدا شد نخوانی | چہ گویم کہ مشکل معمّا برآمد
چہ خاتم کہ نقشِ نگینش ہو اللہ | چہ خاتم کہ اِنّی اَنا اللہ برآمد
چہ خوانم عروجش کہ محرم نیم من | دَنیٰ و تدلّیٰ و اَدنیٰ برآمد
زرازش بعیدم زنازش شہیدم | نیازش نگر عبد اللہ برآمد
محمّد محمّد محمّد محمّد | مقدّس منزّہ مزکّیٰ برآمد

زفرشش چه پرسی که عرش است نامش — بکفشے بعرشِ معلّیٰ بر آمد

زاوجِ تنزّہ بفوجِ تشبّہ — بقصرِ نبوّت شہنشاہ بر آمد

پَے دفعِ ظلمت زِ اقلیمِ وحدت — بشیراً سراجاً منیراً بر آمد

پَے فردِ پردہ آں فردِ عالم

کرم کرد در پردہؐ یا بر آمد



شاہِ زین العابدین در خِطّۂ ملتان رسید

صد ہزار الحمد کاندر جسمِ ملتاں جاں رسید

یا قمیصِ یوسُفِ مصری بدستِ یک بشیر

بہرِ چشمِ حضرتِ یعقوب در کنعاں رسید

یا زجذبِ خاصِ آں خاتونِ دل درمصرہا

از مغاکِ چاہِ زنداں یوسفِ ملتاں رسید

طورِ ملتان نور شو اَے کفرِ مظلم دور شو

تو نمی دانی کہ ابنِ موسیٰ سبحاں رسید

کفر رو کافور شو ظلمت بیا تو نور شو!
زانکہ زین العابدین از نورِ خود تاباں رسید

خادمِ ملّت نگر مخدومِ بے علت نگر
غازیِ ذلت نگر با شوکتِ شاھاں رسید

سیّد و سردار ہیں ابنِ نبی مختار ہیں
دلبر و دلدار ہیں چوں آیتِ قرآں رسید

شاہِ زین العابدین چوں شاہِ زین العابدین
شکرِ حق از شامِ خنداں خُرّم و خنداں رسید

من چہ گویم مدحِ ایں فرزندِ ختم المرسلین
بعد عمرے بر سرِ ما رحمتِ رحماں رسید

سیف دیں در مشت او صدرِ دیں بر پشتِ او
چوں علی مُرتضےٰ شیرِ خُدا عزاں رسید

شاہِ جیلاں آفریں محبوبِ سُبحاں آفریں
لطفِ تو در وقتِ مشکل بہرِ فرزنداں رسید

شاہِ جیلاں المدد محبوبِ سُبحاں المدد
مالکِ احیاءِ دیں بر دینِ ما طوفاں رسید

صدرِ دیں محبوبِ سُبحاں بدرِ دیں مطلوبِ جاں!
من ہمی دانم کہ از لطفِ تو ایں ساماں رسید

شکرِ ایزد از گلستانِ فریدالدّین ما!
از برائے نعت سیّد بلبلے گویاں رسید



گدا آمد گدا یا فیض احمد	سراپا درد ہا یا فیض احمد
چو زلفِ تو پریشانست ہر دم	نہ سر دارد نہ پا یا فیض احمد
محمدؐ طالع و محمودُ بختی	توئی شانِ خدا یا فیض احمد
سکندر خسرو دارائے جہاندار	بدرگاہت گدا یا فیض احمد
چو خضر از عمرِ برخوردار باشی	قبول آمد دعا یا فیض احمد
ہمی دانم کہ با تو عشق دارد	فریدُالدّین مسا یا فیض احمد
بعشقت سخت ناچاریم حقّا	بفرمانِ خُدا یا فیض احمد

سرے دارم کہ از تو سر نتابد	الیٰ یوم الجزا یا فیض احمد
نمی دانی کہ دار د ایں دلِ من	بکوئیت سجدہا یا فیض احمد
ہمی دانی مرا از مخلصانت	نمی دانی چرا یا فیض احمد
بقولِ دشمناں برگشتی از دوست	وفا کردی وفا یا فیض احمد
نباشد ہیچکس با دوست دشمن	چرا گشتی ہما یا فیض احمد
چو دریا پاک دامانی برِ ما	جفایت شد وفا یا فیض احمد
نہ ترسم از جہان و از جہاں دار	خدا دارم خدا یا فیض احمد
ز قہرت سخت لرزانم کہ دانم	کہ ایں قہرِ خدا یا فیض احمد
نمیتوانم کشیدن ایں بلا را	کہ ہستم مبتلا یا فیض احمد
دلے دارم بسے غمگیں کہ دارد	بدل صد کربلا یا فیض احمد
خُدا را بر دلِ زارم نگاہے	برائے مرتضیٰ یا فیض احمد
توفیضِ احمدی بر من بہ بخشا	بجاہِ مصطفےٰ یا فیض احمد
کریم ابن الکریم ابن الکریمی	کرم بر حالِ ما یا فیض احمد
بہر کس عشقہا دار دلِ من	ز بہرِ کِے خدا یا فیض احمد

چو با دشمن ندارم کینهٔ من	بتو دارم کجا یا فیض احمد
ترا ہم با منِ غمگین جفائے	کجا باشد روا یا فیض احمد
بزیر بارِ تشدیدت خمیدم	چو دال مدعا یا فیض احمد
نمی دانم چہ گویم عذرِ تقصیر	سراپایم خطا یا فیض احمد
گنہگارم و لٰکن بے گنا ہم	خدا دارم گواہ یا فیض احمد
دہاں دارم زباں دارم بفرما	کہ گویم عذر ہا یا فیض احمد
ہمی ترسم ز حکمِ لاتُزکّوا	بُزرگیِ من بیشا یا فیض احمد
اگر خواہی حقیقت را کماہی	درونِ دل درآ یا فیض احمد
بیا اندر دلِ من خانہ کُن	دلے دارم صفا یا فیض احمد
باعدا ہم دعا کُن تا بہ بینید	درونم راز را یا فیض احمد
غلام نازکم عبد الفریدم	معینم پیشوا یا فیض احمد
گرفتارم گرفتارم گرفتار	گرفتارِ وفا یا فیض احمد
توئی خود جانشینِ غوثِ اعظم	توئی بادائے ما یا فیض احمد
توئی مقصودِ ما یا فیض احمد	توئی رازِ خدا یا فیض احمد

ترا دانم خلافت را سزاوار ‏ ‏ ترا دانم ترا یا فیض احمد

ترا زیبد کلاہِ پادشاہی ‏ ‏ توئی کہف الوریٰ یا فیض احمد

خلافت را خدا با تو سپرده ست ‏ ‏ خلافت کفرہا یا فیض احمد

محال آمد ولایت بے ولایت ‏ ‏ کہ ہستی مرتضیٰ یا فیض احمد

ولایت دارم از فیضِ ولایت ‏ ‏ ولیئم بے ریا یا فیض احمد

حسوداں را حسد محجوب کرده ‏ ‏ چہ گویم ماجرا یا فیض احمد

شدم تیرِ ملامت را نشانہ ‏ ‏ بعشقت سالہا یا فیض احمد

مریضِ لادوایم گر تو ہستی ‏ ‏ دوائے لادوا یا فیض احمد

بفتوائے دلم ہر دم بسُویت ‏ ‏ بود سجده روا یا فیض احمد

بگو بہرِ خدا روزے بالطاف ‏ ‏ محمد یارِ ما یا فیض احمد

گنہگارم نمی دانم پناہے ‏ ‏ بدامانت لکا یا فیض احمد

چو فرد از غیرِ تو فرد ست اُو را

چرا داری جُدا یا فیض احمد



محمدؐ مصطفیٰ ثانی ندارد | ندارد شانِ جسمانی ندارد

بصورت گرچہ انساں می نماید | مگر نسیانِ انسانی ندارد

ظهورش حادث و ذاتش قدیم است | چو ممکن لوث امکانی ندارد

بسلطانی مسلّم شد نیازش! | تکبّر ہائے سلطانی ندارد

خدا را بنده و بنده نوازے | خدادانش خدادانی ندارد

جمالش نصب عین مومنان است | خیالش نطفۂ زانی ندارد

میانِ خالق و مخلوق سرّ نسبت | عجب شانے کہ پایانی ندارد

بمورے میدهد ملکِ سلیماں | غلامش میلِ سلطانی ندارد

ز سرتا پا همه نورٌ علیٰ نور | از انجا ظلّ ظلمانی ندارد

کرم کردی الٰہی بر دلِ من | کہ دریادش پریشانی ندارد

شہنشاہے کہ طغرائش ہو اللہ | بجز الفقر مہمانی ندارد

فریدِ وقت و فردِ ہر زمانست | بملکِ دلبری ثانی ندارد

بیادِ آں محمدؐ ایں محمدؐ

نہ قصد گر مسلمانی ندارد

حبیبِ کبریا مخدومِ کلیر　　دوائے لا دوا مخدومِ کلیر

بچشمِ عاشقِ بے پا و بے سر　　خداوٗ مصطفٰے مخدومِ کلیر

اگر خواہی کہ یابی مدعا را　　بگو از دل کہ یا مخدومِ کلیر

برائے مشکلاتِ ہر دو عالم　　عجب مشکل کُشا مخدومِ کلیر

علی احمد علاؤ الدّین صابر　　کرم فرمائے ما مخدومِ کلیر

دلاں را دلربا مخدومِ کلیر　　متاعِ بے بہا مخدومِ کلیر

جمالِ مصطفٰے مخدومِ کلیر　　کمالِ مُرتضٰے مخدومِ کلیر

برائے بُلبُل باغِ فریدی

گُلِ دائم بقا مخدومِ کلیر



ایں چہ بدمستم کہ ہشیارم ہنوز　　طرفہ بے کارم کہ درکارم ہنوز

گرچہ آزادم گرفتارم ہنوز　　شکلِ مظلومم ستمگارم ہنوز

کارسازا کارِ من در خامی است　　بندہ ام یعنی خدا دارم ہنوز

چرخ می جوید تمنّائے دلم　　گرچہ مقبولم گنہ گارم ہنوز

گہ کنم اقرار و گہ انکار ہم — موسیٰ و فرعون را یارم ہنوز

عاشقِ زخمم نخواہم مرہمے — کربلا ہا را طلب گارم ہنوز

اے کماں ابروئے ما بہرِ خدا — تیر ہا باید جگر دارم ہنوز

حق منم حقّا منم الحق منم — مومنم در زیر زنّارم ہنوز

گُل منم بلبل منم غلغل منم
در گلستاں سخت منقارم ہنوز



نازِ او گوید کہ قربانم بباش — رازِ او گوید کہ نادانم بباش

موئے او گوید پریشانم بباش — روئے او گوید کہ حیرانم بباش

ماہ می گوید کہ جانانم بباش — شاہ می گوید کہ سلطانم بباش

کافراں ہم سجدہ سویت میکنند — کفر می گوید کہ ایمانم بباش

آمدم پیشِ تو با تیغ و کفن — از کرم فرما کہ قُربانم بباش

نورِ چشمِ عارفاں خواہی شُدن — خاکپائے شاہِ شاہانم بباش

گر وطن خواہی بیا اے بیوطن — تا ابد در کوئے جانانم بباش

کفر و ایماں رانمی خواہد دلم
اے خدائے من تو برھانم بباش

عشق می گوید کہ اوّل درد شو
بعد ازاں شایانِ درمانم بباش

خواندنِ قرآں رالائق نیم
اے دِل پُر درد قرآنم بباش

فردم از غیر و فریدیم زحق
گر ہمی دانی ز غلمانم بباش



السّلام اے سیّد و مخدوم کلیر السّلام
السّلام اے دلبر و دلدار داور السّلام

السّلام اے آنکہ شد کافر کفر از نور تو
السّلام اے حجت اسلام برتر السّلام

السّلام اے نور چشم ذات ختم المرسلین
السّلام اے جانِ جاں فتاحِ خیبر السّلام

السّلام اے آنکہ لاریبی تو محبوبِ خدا
السّلام اے آنکہ سلطان ابرار در السّلام

السّلام اے قاتلِ اعدائے آں ختم الرّسل
السّلام اے نورِ بازو ہائے صفدر السّلام

السّلام اے کشتیِ شاہِ رسل بہرِ اُمم
السّلام اے بحرِ وحدت راشناور السّلام

السّلام اے روح بخشِ مردگان بے خبر
السّلام اے راحتِ دلہائے مضطر السّلام

السّلام اے نام پاکت درد دوعالم دستگیر
السّلام اے جام پاکت حوضِ کوثر السّلام

السّلام اے گُلبنِ باغِ فریدُالدین ما
السّلام اے سرِّ قلبِ شیخِ اطہر السّلام

السّلام اے آنکہ تدبیرِ تو تقدیرِ خُدا
السّلام اے معنیٔ اللّٰہُ اکبر السّلام

السّلام اے بُلبُلِ بے پر بدرگاہت مقیم
السّلام اے پردۂ مرغانِ بے پر السّلام



اللّٰہ ام وہم بندہ من غیر نمی دانم
مسجُودم وافگندہ من غیر نمی دانم

ہم خالق و مخلوقم ہم رازق و مرزوقم
مطلوبم و جویندہ من غیر نمی دانم

خود ساجد و مسجودم خود عابد و معبُودم
خود شیخ شناسندہ من غیر نمی دانم

از عشق خرابم من معشوق عتابم من
چہ شئیست چو بینندہ من غیر نمی دانم

در عشق فریدم من جز خویش ندیدم من
بے مثلم و مانندہ من غیر نمی دانم

در راہِ خدا مستم ہم نیستم و ہستم
ہم مُردہ و ہم زندہ من غیر نمی دانم

در دست طریقِ من مرداست رفیقِ من
بادوست رسانندہ من غیر نمی دانم

ہم یوسف و محبوبم ہم عاشق و یعقوبم
در عشق نہ لغزندہ من غیر نمی دانم

از غیر جدا ایم من خود عین خدا ایم من
امواجم و جوشندہ من غیر نمی دانم

ہم نوحم و طوفانم ہم موسیٰ و عمرانم — ہم احمد زیبندہ من غیر نمی دانم

جبریلم و تنزیلم قرآنم و ترتیلم — بر خویش فرستندہ من غیر نمی دانم

از لوثِ زمیں پاکم شاہنشہ افلاکم — بر عرش نشینندہ من غیر نمی دانم

مزمار و سرایندہ گویندہ و شنوندہ — ہم صوفیِ رقصندہ من غیر نمی دانم

من طالعِ مغرورم من صالحِ مسرورم — من رند خروشندہ من غیر نمی دانم

در رندیم و دلریشیم بے یارم و بے خویشیم — در صورتِ چسپندہ من غیر نمی دانم

چوں ابر گہر بارم چوں برق شرر دارم — ہم سوزم و سوزندہ من غیر نمی دانم

از نار شہیدم من ہم ظلِّ فریدم من — خورشیدم و تابندہ من غیر نمی دانم

فردم بحقیقت من دردم بطریقت من — از حبِّ نبی زندہ من غیر نمی دانم



مرثیہ و تاریخِ وصال حضرت خواجہ شاہ قطب الدین صاحب غلام فریدِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آں چناں در جہاں پریشانم — کہ نہ بے جانم و نہ با جانم

کیستم اے خدا نمی دانم — نیستم چرخ لیک گردانم

این چه کردی عجب کرم کردی　　ناگہاں بردهٔ دل و جانم

قطبِ دیں حضرتِ غلام فرید　　مالکِ ملکِ دین و ایمانم

قبلهٔ گل رخانِ این عالم　　کعبهٔ اولیاء دورانم

در فراقش چه گویمت چونم　　که بآتشش کباب سوزانم

سالِ وصلش چو خواستم از دل　　گفت حیرانم و نمی دانم

ہاتفم از زبانِ شیخ بگفت　　بشنو از من که ختم پیرانم

لال گشتم دگر نمی گویم
گرچه من بلبلِ غزل خوانم



باجمیر آمدم دلدار دیدم　　به عشقش ہر کسے سرشار دیدم

ز دربارش اگر پرسی زمن پرس　　که این دربار را دربار دیدم

معین الدّین حسن شاهِ دو عالم　　مجسّم رحمتِ غفّار دیدم

محیطِ عالم آمد رحمتِ او　　بہر جا لطفِ او درکار دیدم

چه پرسی از مقامِ شیخِ اکبر　　مقامش برتر از اذکار دیدم

خداوندِ خداوندانِ عالَم | مُلک راساجدِ سرکار دیدم
بمعنی مالکِ مُلکِ وِلایت | بصورت احمدِ مختار دیدم
مُحِبّش متفق شیخ و برہمن | بیک جا سبحہٗ و زنّار دیدم
کریم ابن الکریم ابن الکریمی | شفیع المذنبین ستّار دیدم
مجیبِ مستغیثان و غریباں | قریبِ غافل و ہشیار دیدم
حبیبے دردمنداں را طبیبے | رقیبِ بیکس و بیمار دیدم
مظفّر آمدم بر نفس و شیطان | چو اجمیری محمدّ یار دیدم

گُلِ بُلبُل ہمہ با خار باشد

گُلِ اجمیر را بے خار دیدم



بندۂ پروردگارِ نازکم | زندۂ از اعتبارِ نازکم
دردمندم دل فگارِ نازکم | مستمندم بے قرارِ نازکم
خاکپائے شہ سوارِ نازکم | سُرمۂ چشم غبارِ نازکم
خندۂ لب ھائے یارِ نازکم | گریۂ شب ھائے نارِ نازکم

شیرِ نر از ہیبتم لرزد ہمے — از سگانِ شیرِ خوارِ نازکم

دامِ صیّاداں نمی گیرد مرا — آہوم لیکن شکارِ نازکم

یک خس ام اندر شمار کیستم — شکرِ حق اندر شمارِ نازکم

قصّہ خوانِ شہریارِ نازکم — یادگارِ روزگارِ نازکم

فرض شد تعظیمِ من بر عاشقاں — ساکنِ ملکِ دیارِ نازکم

کے بود یارب کہ در چشمم رسد — روز و شب در انتظارِ نازکم

شاہِ شاہانم نمی دانی کہ من — یک غلامِ دا غدارِ نازکم

حیرت اندر حیرت اندر حیرتم — موجِ بحرِ بے کنارِ نازکم

قبلۂ دیں کعبۂ اربابِ حق — طاقِ محرابِ مزارِ نازکم

پاکم از لوثِ شکِ وادناس رب — سایۂ دیوارِ دارِ نازکم

من مریدِ آں فریدِ ملّتم! — کُشتۂ نازِ نگارِ نازکم

نازکِ ما حیدرِ کرّارِ ما — من کیم من ذوالفقارِ نازکم

کارِ من دائم کشادِ کارِ ھا — در جہاں مختارِ کارِ نازکم

از ہزارانِ فریدم از ازل — تا ابد بر شاخسارِ نازکم

نازک اندازم سیانم نازک است　　من نیم خود پردہ دارِ نازکم

بلبلِ مستانہ ام بنگر بمن

گُل بداماں از بہارِ نازکم

○

پیرِ منم مرید ہم　　قُفل منم کلید ہم

قبلۂ دو جہاں منم　　کعبہ حق نشاں منم

بندۂ خواجگاں منم　　شاہ منم برید ہم

بر سرِ دار تختِ من　　در دلِ نار بختِ من

قاتلِ جانِ سختِ من　　تیغ منم شہید ہم

ھادیِ حق نما منم　　بندۂ یک خُدا منم

درد منم دوا منم　　فرد منم فرید ہم

گر بعرب محمّدم　　مظہرِ ربِّ سرمدم

در حدِ خویش بیحدم　　احمدم و احید ہم

○

تعالیٰ اللہ کہ در کویش رسیدم — خدا را بیں کہ در شانِ مجیدم

ز قُرب و بُعدِ دلدارم چہ پُرسی — کہ خود را عینِ آں دلدار دیدم

چہا گویم کجا ہستم چہ گشتم — ز خود رفتم بخود بیخود رسیدم

مُحمّدؐ یار شُد اسرار آں یار — شمیدم ہم بدیدم ہم چشیدم

مُحمّدؐ بخشم وہم قطبِ توحید — مَے میخانہ و ساقی عیدم

وضو باید بخونم عاشقاں را — کہ من از خنجرِ عشقش شہیدم

اسیرے عشقم و سیرے ندارم — نہ سیّارم کہ طیّارم پریدم

کرم ہا باید اے ساقی، باقی — جہنّم وار در ھَلْ مِنْ مَّزِیْدَم

کرم ہا یا فریدالدین کرم ہا — بہر دم طالبِ ذوقِ جدیدم

نہ بلبل ہستم و نے گل پرستم

مقیّد نیستم مطلق فریدم



درد مندم دوا نمی دانم — مستمندم شفا نمی دانم

بندِ زلفت چہ ذوقہا دارد — از کمندش رہا نمی دانم

کارها دارم و زِ بے کاری — کردنِ کارها نمی دانم

مطلق از مطلقم چها گویم — ابتدا، انتہا نمی دانم

آفریں بر علوِ ہمّتِ من — مقصد و مدّعا نمی دانم

تا کہ من ترکِ آرزو کردم — آرزو التجا نمی دانم

جُز غبارِ رہِ تو اے جاناں — سُرمہ چشمہا نمی دانم

آنچناں بندہ ام کہ معدُومم — خویشتن را خدا نمی دانم

ہر چہ ہستم خدا ہمی داند — در جہاں جُز خدا نمی دانم

مایۂ نازِ من نیازِ من ست — نازبیں ناز را نمی دانم

یا فریدا ایں چہ کردہ بامن — ہم مرا ہم ترا نمی دانم

فرد از فرد مرد آزادم

کفر و اسلام را نمی دانم



در حضرتِ دلدار رسیدیم رسیدیم

ہر لحظہ دریں شان مجیدیم مجیدیم

فردیم زِ اغیار و فریدیم زِ انوار

از تیغِ وفادار شہیدیم شہیدیم

شاہنشہِ ہر شاہ و شہنشاہِ جہانیم

چوں بندۂ سرکار فریدیم فریدیم



عدیم الفر ہستم غرقِ فریدم — تعالی اللہ کہ در شانِ مجیدم

خدایم مرشدم نعم المرادم — غلامم بندہ ام مخلص فریدم

گدا شاہم نہ افزایم نہ کاہم — نہ آنستم نہ اینم بے ندیدم

رسیدم در مقامِ لی مع اللہ — غلامِ ہمّتِ نازک فریدم

قلندر نیستم زاہد نیم من — بہ تیغِ نازِ او اکبر شہیدم

فریدیم فریدم از دو عالم — مجرد ہستیم از خود فریدم

فریدِ الہمّتم نازک مزاجم — غلامِ نازکم عبد الفریدم

نہ گل ہستم نہ بلبل فردِ وقتم — خودم خود را بچشمِ خویش دیدم

نمی دانی کہ در ملکِ تجلّی — بہر جا ہر زماں شانِ جدیدم

فسُبحَانَ الَّذِیُ اَسریٰ بِعَبدِہٖ زناز کی تا فریدالدین رسیدم

مِنَ المَسجِدِ الی الاقصیٰ دویدم

زاحمد تا احد یک دم رسیدم



گمرہم راہ ندانم چہ کنم ! جانب دوست دوانم چہ کنم

دل کند سجدہ مغاں را ہر دم بندۂ پیرِ مغانم چہ کنم

چشم بر راہِ بتاں می دارم محرمِ رازِ بتانم چہ کنم

یار را طرف مقرر نہ بود ہر طرف زاں نگرانم چہ کنم

ساقیا درد من بخش کہ من درد و فریاد و فغانم چہ کنم

سجدہ و ساجد و مسجود منم عین آں جانِ جہانم چہ کنم

چرخ گر دید و بنیا بید درش من سیہ پوش ازانم چہ کنم

نہ نبیتم نہ براقے دارم بستہ جسم گرانم چہ کنم

یافریدا ر تو تغافل داری بے تو گر برق جہانم چہ کنم

گفتمش چارۂ دردم فرما گفت بنگر کہ عیانم چہ کنم

فردم و عبدِ فریدم زِ ازل
گرچہ من شاہِ شہانم چہ کنم



من نمیدانم کجایم کیستم — در خودیِ خود فنایم کیستم
لِیْ مَعَ اللّٰہ است نقدِ وقتِ من — گر نہ من عینِ خُدایم کیستم
مومن و کافر گماں دارد بمن — ہر یکے را مقتدایم کیستم
بندۂ فقرم نمی دارم خدا — مالکِ مُلکِ غنایم کیستم
عاشقم رندِ غریقُ الحیرتم — بندہ ام خود را خُدایم کیستم
عشق می نازد بمن ہر وقتِ من — شاہِ عشقم یا گدایم کیستم
بے نوایم بے نوایم بے نوا — بے نوایاں را نوایم کیستم
خاکِ راہِ دردمندانم مگر — دردمنداں را دوایم کیستم
سجدۂ من فرض شُد بر جملۂ — نقشِ پائے مصطفایم کیسم

فردم و عینُ الفریدم بالیقیں
نازکم نازک نمایم کیستم

مصطفےٰ دیدم خدارا یافتم مبداء و ہم منتہی را یافتم

رفتم از خود مدعا را یافتم در خودی خود خدا را یافتم

ہم چو دالِ مدّعا گم گشتہ ام گم شدم تا مدّعا را یافتم

خاکِ ما را پیرِ ما اکسیر کرد در نگاہش کیمیا را یافتم

یا فریدُالدّین محبوبِ خُدا درد ھا داری دوا را یافتم

من غلامِ ہمتِ خویشم کہ من در دلِ خود دلربا را یافتم

خاک کوئے مصطفےٰ باید شدن من بکویش انبیا را یافتم

مصرعے گفتی کہ دُر سُفتی تو فرد

مصطفےٰ دیدم خدارا یافتم



وجود و واجد و موجود مائیم شہود و شاہد و مشہُود مائیم

نیاز و نازِ ما بنگر کہ ہر دم سجود و ساجد و مسجُود مائیم

مُقیّد مطلق و از ہر دو مطلق خُدا و بندہ و معبُود مائیم

نمی دانی تو رازِ مدّعا را دلیلِ و مدعا مقصود مائیم

مُحمّد را چه پرسی از مُحمّد[1]

مُحمّد حامد و محمُود مائیم



یا فرید از تو بیانے می کنم | بے نشانے را نشانے می کنم
تا کنم مُرغِ مدیحت را شکار | تیر را اندر کمانے می کنم
تخمِ مہر و ماہ می کارم بدل | ایں زمیں را آسمانے می کنم
تو کجا ادراک ہائے ما کجا | لامکاں را در مکانے می کنم
ذاتِ تو عشقست و عشقِ پاک را | حرزِ جاں حرزِ جہانے می کنم
اسمِ اعظم اسمِ پاکت یا فرید | کیمیا بود و عیانے می کنم
یا فرید و یا فرید و یا فرید | ہر زماں وردِ زبانے می کنم
اَے دراز از ذکرِ تو کوتاہ من | نقطۂ را داستانے می کنم
چرخ را در چرخ اندازم اگر | عرش را حیرانِ شانے می کنم
من نتانم تا بگویم شرحِ تو | خامشی را صد بیانے می کنم
عجز در ادراکِ تو ادراکِ تو | ناتوانی را توانے می کنم

[1] تخلص نام پاک محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بروز یکشنبہ ۱۳۵۵ھ در کوٹ مٹھن شریف عطا شد، الحمد للہ علی احسانہ قد رجع الحق الی مکانہ بقلمہ قدس

من ندانم کیستی لیکن شہا / جستجویت ہر زمانے می کنم

می فتد از زینۂ زیرینِ تو / فکر را برقِ جہانے می کنم

اے فرید پاک وے بامت بلند / نیستی را نرد بانے می کنم

من کیم تا در رسم بر بامِ تو / نیستی را امتحانے می کنم

بشنو از نے چوں حکایت میکند / نیستی را مدح خوانے می کنم

از جدائی ہا شکایت می کند / واصلش با جان جانے می کنم

اے خداوندِ فریدِ بے نیاز / نیستی را ارمغانے می کنم

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف / مصطفےٰ را درمیانے می کنم

عقل قربان کُن بہ پیشِ مُصطفےٰ / مولوی فرمود آنے می کنم

اے گدایت مالکِ ہر دُو[۲] جہاں / بر تو قرباں دو جہانے می کنم

اے فدایت عقل در باغِ جنوں / مُرغِ دِل را آشیانے می کنم

تا رسد خاکِ درت بر رُوئے من / سجدہ ھا بر آستانے می کنم

کارِ من زشتی و خوبی کارِ تو / تو چنین کُن من چنانے می کنم

عشق کے دارد نہاں اسرار را / بر سرِ منبر فغانے می کنم

ہست لاخوفؔ کمالِ عاشقاں　　ہر کسے را راز دانے می کنم

روئے بُت روئے خدا دانستہ ام　　نقل از پیرِ مغانے می کنم

بُت پرستی ہست ایمانِ دلم　　کافرم گر خوف جانے می کنم

من شفیعِ خویش بر درگاہِ تو　　فخرِ دیں فخرِ جہانے می کنم

یک نگاہے تا شود کارم تمام　　می شود اکنوں گمانے می کنم

بُلبُلِ آشفتہ بودم گُل شدم
جائے خود در گلستانے می کنم



یوسفم در چاہِ کنعاں من بُدم　　نیز یعقوبم کہ گریاں من بُدم

ہم زلیخا بودم اندر مصرِ حسن　　ہم خریدارِ حسیناں من بُدم

مظہرِ اسرارِ حق لاشک منم　　بر سرِ دار رقصاں من بُدم

ساقی و ہم جام و ہم مینا و مے　　سیّد و سردارِ مستاں من بُدم

در فروغِ مجمعِ قُدّوسیاں　　نازنینِ نازنیناں من بُدم

قطبِ دین و ہم مُعین الدّین شدم　　آبروئے مہ جبیناں من بُدم

نازکِ و قسّم فریدُ الھمتم — فخرِ عالم فخرِ دوراں من بُدم

نازنین محبوبِ ربّ العالمین — ہم خدا بخش و خدا داں من بُدم

حضرتِ عاقل محمّد عقلِ کُل — قاضیِ دیوانِ امکاں من بُدم

پاک بے باکم کہ رندم بے نفاق — خاکروبِ کوئے رنداں من بدم

فردم از غیرے فریدُالدّین خویش
پیش ازیں بُلبُل غزلخواں من بُدم



چشمِ کُشا مُلکِ بقا را بہ بیں! — در ہمہ جا روئے خدا را بہ بیں

چشمِ خدا بیں تو خدا را بہ بیں — در ہمہ جا صورتِ ما را بہ بیں

وہم تو ہر لحظہ خطا می کند — جملہ یقیں باش خطا را بہ بیں

غیرِ خُدا نیست بملکِ وجود — اَے دلِ آگاہ خدا را بہ بیں!

رُوئے نگارست بزلفش عیاں — منّت ایں زلف دوتا را بہ بیں

ابرِ سیاہ پردہ شمس وضیا — ابرِ مبیں شمس و ضیاؔ را بہ بیں

پردہ کجا پردہ نشیں خویش را — پردۂ خود کرد حیا را بہ بیں

زخم کند شکوہ نمک پاش را | زخم نگہ تیرِ دوا را بہ بیں
دست کشا جانبِ ایں نرگدا | دست خدا را و گدا را بہ بیں
من زازل ساجدِ کوئے تو ام | بر رُخِ من داغِ وفا را بہ بیں
فردم و در شکل فریدِ آدم | حسن بہ بیں یاری یا را بہ بیں

فردم و در شکلِ فریدم عیاں
چشم کشا حضرتِ ما را بہ بیں



درد ہا را دوا فریدُالدّین | دُرد ہا را صفا فریدُالدّین
خاک گشتیم و کامیاب شدیم | خاک را کیمیا فریدُالدّین
ما ہمہ بندگانِ درگاہش | ہست مولائے ما فریدُالدّین
حلِّ مشکل اگر ہمی خواہی | ہست مشکل کشا فریدُالدّین!
بے نوائی اگر بیا ایں جا | بے نوا را نوا فریدُالدّین
دیدنش دیدنِ رسُولُ اللہ | مظہرِ مصطفٰے فریدُالدّین
بے تو روزم بشب ہمی ماند | چشمِ رحمت کشا فریدُالدّین

کافرم گر نہ یادِ تو دارم ذکرِ ما فکرِ ما فریدُالدّین

قطبِ اقطاب غوثِ ہر عالم مرکزِ دور ہا فریدُالدّین

فردم از غیرو مردمی دانم

غازیِ بے ریا فریدُالدّین



منظرِ ایُنمَا فریدُالدّین مظہرِ اِنّمَا فریدالدّین

مُتّفق شیخ و برہمن گوید ہست غوث الورٰی فریدالدّین

از حقیقت اگر ہمی پُرسی عینِ سِرِّ خدا فریدالدّین

از ازل حلقۂ تو در گوش است لطف کُن لطف یا فریدالدّین

فرد بودی فرید ما گشتی مرحبا مرحبا فریدالدّین

کفر ایماں شود اگر بیند آں رُخِ حق نما فریدالدّین

تا شود چشمِ من حقیقت بیں! چشمِ رحمت کشا فریدالدّین

خاکپائے سگانِ درگاہت سُرمہ چشمِ ما فریدالدّین

من ندانم کہ کیستم لیکن جسمِ ما جانِ ما فریدالدّین

واجبم عین الوجودم بالیقین | فارغم از بندِ آب وقیدِ طیں
چرخ می گردد بگردم ہر زماں | قبلہ ام ہم کعبۂ صدق ویقیں
خاکیاں درشوقِ من از سالہا | بر سرِ افلاک املاک ایں چنیں
انبیاء و مرسلاں در عشق من | اولیاء از درد در آہ و حنیں
بندہ ام خود را خدائم حیدرتم | گاہ می باشم چناں گاہے چنیں
شرک می سوزد زِ آہِ گرمِ من | کفر می خواند مرا سلطانِ دیں
آدمِ وقتم نمی دانی مرا | سجدہ ام فرض است بر روح الامیں
کُنہہِ ذاتم را نمی داند کسے | چشم بکشا جلوۂ ذاتم بہ بیں
نازنینم ناز می زیبد بمن | نقش پائم مسجد صد نازنیں
کفرھا دارم بدل گویم اگر | کفر گوید اِنَّہٗ مِنْ کَافِرِیْنَ

فردم از اغیار دیارِ ہر کسم
زانکہ ہستم رحمۃُ لِّلعالمین



اے سلیماں سرنگوں از شوکتِ طغرائے تو!

طوق دارد شاہِ اسکندر بگردن رائے تو

مالک الملکی یقیں دارم بریں دعوائے تو!

عرشِ رحماں دانم آں فرشے کہ باشد جائے تو

نقشۂ ہستیِ تو دارد بدلِ محکم ثبوت

کافرم گر جاہلم از لفظ و ہم معنائے تو

قُم باذنِ اللہ ہمی گُفتی مسیحا مردہ را

زندگی دارد جہاں از عشوۂ لبہائے تو

عیسیٰؑ مریم کجا دارد روا اندر ادب!!

بر زمیں باشی و آں بر گنبدِ خضرائے تو

کارِ من از تلخ و ترشیہا کہ دارِ پُر نصیب

دمبدم دارد تمنّائے ہمیں حلوائے تو

لُطف ھا بنمودۂ الطاف ھا فرمودۂ

جانرا زمن بر بودۂ قُمراں بریں پروائے تو

اے سلیماں سرنگوں از شوکتِ طغرائے تو!

طوق دارد شاہِ اسکندر بگردن رائے تو

مالک الملکی یقیں دارم بریں دعوائے تو!

عرشِ رحماں دانم آں فرشے کہ باشد جائے تو

نقشۂ ہستیِ تو دارد بدلِ محکم ثبوت

کافرم گر جاہلم از لفظ و ہم معنائے تو

قُم باِذنِ اللہ ہمی گفتی مسیحا مردہ را

زندگی دارد جہاں از عشوۂ لبہائے تو

عیسیٰؑ مریم کجا دارد روا اندر ادب!

بر زمیں باشی و آں بر گنبدِ خضرائے تو

کارِ من از تلخ و ترشیہا کہ دارد پُر نصیب

دمبدم دارد تمنّائے ہمیں حلوائے تو

لُطف ہا بنمودۂ الطاف ہا فرمودۂ

جانرا ز من بر بودۂ قُرباں بریں پروائے تو

دورِ قدحت دائر و مستاں بہ مستی مشتغل!

نُجل دارد بہرِ ما خود دُردیِ صہبائے تو

مرہمے دادی و عیسیٰ را بلطفت شُد شفا

جرحِ ما ہم بہ شود از مرہمِ عیسائے تو

تا ابد باشی چہ شُد گر کردهٔ عیشم خراب

بس بود عیشم کہ باشد رُوئے من برپائے تو

وعدهٔ اِمروز را فردا مکُن بہرِ خُدا

جاں بلب دارم ندارم فرصتِ فردائے تو

بُلبُلِ محزوں کہ خار و خارِ غم اندر دِلش

نالہ ھا دارد بدل از جُنبشِ سودائے تو



الحمد یا فرید غنی شُد گدائے تو!

یعنی کہ نیست در دلِ اُو جُز ہوائے تو

نے آرزوئے جنّت و نے اشتہائے حُور

بیگانہ شد ز ہر دو جہاں آشنائے تو

دیدم ترا و غرق بدریائے حیرتم

اَے اِنتہائے منتہیاں ابتدائے تو

بر چشمِ خویش بوسہ زنم گر تواں بود

ہر جا کہ دید دیدہ رُخِ حق نمائے تو

شہبازِ اوجِ قربم و شاہنشہِ جہاں

صلِّ علیٰ چہ رتبۂ ادنیٰ گدائے تو

من یک نیم کہ بستۂ زنجیرِ تو شدم

اَے دلبرانِ جملہ جہاں مبتلائے تو

ہم تو گدائے خویشی و ہم تو خدائے خویش

زاں بے خطا بود ہمہ تیرِ دعائے تو

از لطفِ خویش بہ بُلبُل خوشگو بوقتِ خوش

خوش باش حاصل است ہمہ مدّعائے تو

تاریخِ وصال

حضرت عبدالرحیم شاہ مجاور دربار حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عبدالرحیم شاہ کہ بعد از وصالِ او ۔۔۔ تصویرِ شیخ بردبخود از خیالِ او

اے بُلبُلِ فرید بگو انتقالِ او ۔۔۔ دل مستِ جامِ عشقِ فرید است سالِ او



ببیند ہمہ جا عاشق بیدار ہو اللہ ۔۔۔ دلدار ہو اللہ دل آزار ہو اللہ

رمزِ حرم و معدنِ اسرار ہو اللہ ۔۔۔ کنزِ کرم و احمد مختار ہو اللہ او

بوبکر و عمر قاتلِ کفار ہو اللہ ۔۔۔ عثمان و علی حیدرِ کرّار ہو اللہ

ہم مفتی و ہم قاضیِ غدّار ہو اللہ ۔۔۔ منصور ہو اللہ رسن و دار ہو اللہ

شد زاہد و با سبحہ ریا کار ہو اللہ ۔۔۔ خود برہمن و صاحبِ زُنّار ہو اللہ

عقلِ کل و خوش کار و خوش اطوار ہو اللہ ۔۔۔ قاضی بقضا نائب سرکار ہو اللہ

محبوبِ خدا بخش خدا یار ہو اللہ ۔۔۔ فخرِ دو جہاں سیّدِ ابرار ہو اللہ

خود دار و خود انگار و خدا یار ہو اللہ | در مُلکِ خدا مالک و مختار ہو اللہ
فردست و فرید ست ز اغیار ہو اللہ | در لطف مزید ست بہر کار ہو اللہ
ہر غمزدہ را مُونس و غمخوار ہو اللہ | فریاد رسِ ہر دلِ ک زار ہو اللہ
سُلطانِ جہاں نازک ہشیار ہو اللہ | مرہم نہ دردِ دل افگار ہو اللہ
در شکلِ معین شیخ مدد گار ہو اللہ | در قطب مبیں مرکزِ دوّار ہو اللہ
در صُورتِ آں یوسفِ بازار ہو اللہ | در شکلِ زلیخائے خریدار ہو اللہ

فردِ زمن و مظہرِ انوار ہو اللہ
اللہ محمدؐ است و آں یار ہو اللہ



ساقی بیار بادہ بماہِ صیام دہ | با صائماں ز بادۂ جاں بخش جام دہ
با پختگانِ خویش کرمہا نمودۂ | با خامگانِ خویش تو آں جامِ خام دہ
اَنعام بودہ ایم بانعام مست کُن | بالطفِ عامِ خویش بعاماں پیام دہ
با بندگانِ خاصِ تو الطافِ خاص کُن | با بندگانِ عامِ تو جامِ عوام دہ
ما بر بُراقِ ہمتِ عالی نشستہ ایم | بہرِ خدا بدستِ محبّاں زمام دہ

با مفتیاں زِ حِلّتِ خمرِ طہور گو — با محتسب ز بادہ پرستاں سلام دِہ

در ماہ سوزہ رونقِ بیت الحرام ہیں — در مسجدِ حرام شراب حرام دِہ

خاکِ درت کہ سجدہ گہِ جملہ اولیا است — کُحل الجواہر است بہر خاص و عام دِہ

در بزمِ عیشِ خویش کہ بے خویش میشوی — اوّل بخویش و بعد بدرویش کام دِہ

مُل را بہ رند بخش کُن و گُل بہ بُلبلے

در مُلکِ مُفسداں ہمہ عدل و نظام دِہ



تاریخِ ولادت

برخوردار عبدالباری ابن مولانا عبدالباقی صاحب ہمایونی

دلے عالمے را بجر دند شاد — بتولیدِ مولودِ فرّخ نژاد

خدایا بعمرش درازی بدہ — علومش چو آں فخرِ رازی بدہ

الٰہی بایں عبدِ باقی خویش — کرم ہا بفرماز امید بیش

بہر دم باآں یارِ غم خوار باد — چو بُلبُل باآں گُل گرفتار باد

سحر وقت خوش بود رفتم بباغ ★ خبر شُد کہ آمد بعالم چراغ

بندہ را عینِ خدا بینم بہ چشمانِ کسے

خود خبر را مبتدا دانم بہ برہانِ کسے

خم شد ایں پشت تنم از بارِ احسانِ کسے

بد الف شد لام چوں گیسوئے پیچانِ کسے

سبز شد ایں کشتِ من از ابر نیسانِ کسے

بے سبب بارید بر من لطفِ بارانِ کسے

کار لا در ذمّۂ چاکِ گریبانِ کسے

کارِ الّا می کند رُوئے درخشانِ کسے

شد جفا عینِ وفا از لذتِ آنِ کسے

کفر شد ایمان خوشا توحیدِ مستانِ کسے

در معین الدّین بہ بیں تصویرِ قرآنِ کسے

در فریدُالدّین نگر فردیّتِ شانِ کسے

تیغِ ابرو تیرِ مژگاں غمزۂ جنگ آزما

بہرِ قتلِ ما چہ ساماں کرد قُربانِ کسے

جاں بدہ جاناں بخر از تاجرِ بازارِ او

لئے خدادرحیرتم از نرخِ ارزانِ کسے

بر مثالِ حضرتِ یعقوب بعد از عمُرھا

چشمِ دل وا شد بہ بوئے پاک دامانِ کسے

دلبرا بہرِ خدا گاہے بیا در کوُئے ما

تا بہ بینی زیرِ پایت جان و ایمانِ کسے

ماہِ یوسف مشرقش بد چاہِ کنعانِ کسے

آخر آمد مغربش چاہِ زنخدانِ کسے

درک کنہش بس محال آمد تو اے بلبل مگر

ایں غنیمت داں کہ باشی در گلستانِ کسے



چہ گویم مدحت اے شاہِ نظامُ الدّین حقّانی

کہ ہرگز نا مدت ثانی ، مگر محبوبِ سُبحانی

تو اکرم از کریمانی، تو اعظم غوثِ دورانی

تو اقدم در ہمہ شانی، تعالی اللہ چہ سُلطانی

تو سلطان بر سلاطینی، تو طوفان بر شیاطینی!

تو غُفراں بر مساکینی، بھر شانے خدا شانی

حبیبِ جان و جانانی، طبیبِ درد پنہانی

مجیبِ مستغیثانی، رحیمی نیز رحمانی

جہاں را از تو آبادی، جناں را از رخت شادی

بدہلی ہمچو بغدادی، چو شانِ شاہِ جیلانی

فزوں از چونی و چندی، بروں از قید و پابندی

خدا داں را خداوندی، بری از لوثِ امکانی

نہ از انسی نہ از جانی، نہ از املاک رُوحانی

نہ تحتانی نہ فوقانی، ندانم جُز بہ نادانی

زمہ حکمیست تا ماہی، جہاں دار و شہنشاہی

عجب محبوب اللّٰہی، عجب مطلوبِ ربّانی

تو اکرم از کریمانی، تو اعظم غوثِ دورانی

تو اقدم در ہمہ شانی، تعالی اللہ چہ سُلطانی

تو سلطان بر سلاطینی، تو طوفان بر شیاطینی!

تو غُفراں بر مساکینی، بہر شانے خدا شانی

حبیبِ جان و جانانی، طبیبِ دردِ پنہانی

مجیبِ مستغیثانی، رحیمی نیز رحمانی

جہاں را از تو آبادی، جناں را از رخت شادی

بدہلی ہمچو بغدادی، چو شانِ شاہِ جیلانی

فزوں از چونی و چندی، بروں از قید و پابندی

خدا داں را خداوندی، بری از لوثِ امکانی

نہ از انسی نہ از جانی، نہ از املاک رُوحانی

نہ تحتانی نہ فوقانی، ندانم جُز بہ نادانی

زہے حکمیست تا ماہی، جہاں دار و شہنشاہی

عجب محبوب اللّٰہی، عجب مطلوبِ ربّانی

دلے دارم سیہ خاکے، مریضِ فسق و بے باکے
پلیدے سخت ناپاکے، بلطفش پاک گردانی
تو وارثِ شانِ لولاکی، تو مالکِ عرش و افلاکی
تو بُلبُل راگُلِ پاکی، تو ہر دم بے خزاں پاکی



چہ گویم از عُروجت غوث اعظم پیرِ لاثانی
کہ سُبحانَ الَّذِی اَسرٰی عجب محبوبِ سُبحانی
خدا روئی، خدا خوئی، خدا دانی، خدا شانی
خداوندانِ عالم را خداوندی و سُلطانی
تو عبد القادر و قادر، اُمورِ حق ز تو صادر
تو قادر بر سرِ غادر، تو غوثِ جنّ و انسانی
تو بازِ اشہبی شیخ شیوخی نورِ ربّانی
تو ظلِّ احمدِ مرسل، پناہِ انسی و جانی

شہود شانِ بے چُونی، نمودِ سرِّ مکنُونی
کلیدِ کنزِ مخزونی، کلیدِ گنجِ پنہانی

تو کانِ شانِ محبوبی، تو جانِ ابنِ یعقوبی
خدا را خاص مطلوبی، جہاں را دین و ایمانی

دمِ معجز نما داری، خمِ زلفِ دوتا داری
دو عالم مبتلا داری، چو ابرو تیغِ بُرّانی

تو بر شاہاں شہنشاہی، کنی ہر چونکہ میخواہی
تو بر عالم یداللّٰہی، جہاں داری جہانبانی

صفاءِ مصطفٰے داری، ضیاءِ مرتضٰی داری
قدم بر اولیاء داری، تو محی الدّین جیلانی

حبیبِ ذات اللّٰہی، زِ سرِّ خاص آگاہی
بظاہر آمر و ناہی، بباطن آنچہ می دانی

نبی را قُرّۃُ العینی، علی را فخرِ کونینی
تو از بحرینِ حسنینی، تو ھم لؤلؤ و مرجانی

بسویم یک نگاہے کُن، گدارا پادشاہے کُن

مرااندر پناہے کُن، زِ شرِّ نفس وشیطانی

بہارِ باغِ بغدادی، بہ بغداداز توآبادی

تو بُلبُل راگُلِ شادی، تو ہر گُل راگلستانی



دلے دارم کہ می دارد نیازے | بمحبوبِ خُدا خلاق نازے

جبینم سجدہا بارد بہر دم | بہ نقش پائے مخدومِ حجازے

فقیرِ مکّہ و پیرِ مدینہ | شہنشاہے مگر نامش ایازے

بدامِ موئے آں خوشخوئے صیدم | کہ عمرِاُوچوگیسُویش درازے

نہ در مسجد نہ در دیر است جاہم | حقیقت گشتہ ام بے امتیازے

چہا گویم کہ چُونم در غمِ اُو | بایں دولت شدم سلطانِ رازے

ہمی دارد دلم ہر آن دہر جا | بمحرابِ خمِ ابرونمازے

بملکِ بیخودی رفتم چہ مستم | کہ می دانم حقیقت رامجازے

گہے فردم گہے عبدالفریدم ______ گہے بندہ گہے بندہ نوازے

تاریخِ وصالِ حضرت شاہ محمود صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ اُمّتِ مظہرِ شانِ جلی　　مشکلاتِ خلق را ہمچوں علی

غوثِ عالم غوثِ اعظم را نشان　　چشتیاں را در جہاں حجّت جلی

آں شہِ محمود محمود الصّفات　　خاکِ پائش بہرِ دلہا صیقلی

مخزنِ اسرار و محبوبِ خدا　　بر دلش یکساں نہان و منجلی

رفت از ما آہ و شُد عالم سیہ　　سینہ دارم ز دردش ممتلی

فرد را گفتم بگو تاریخِ اُو

گفت حاتم شیخِ بے علّت ولی



غیاث المستغاث اے قبلۂ ہر باقی و فانی

تو غوثِ اعظمی از بہرِ ماہ و پیرِ پیرانی

امامِ اولیا محبوبِ ذاتِ پاکِ عثمانی

بدورت العجب نبود کہ خواہد قطبِ ربّانی

رسولِ مصطفےٰ نائب بجا سرکارِ لاثانی
بدامانت معلّق ہر کسے از انسی و جانی

کریم ابن الکریم ابن الکریم و شاہ شاہانی
گدائے در گہت رامی رسد دعوائے سلطانی

دلے دارم کہ دارد در دلِ خود صد پریشانی
چہ گویم شرحِ دل شرح دلِ ما خوب میدانی

شہ مشکل کشا بہرِ خدا امید ہا دارم
طفیلِ احمدِ مرسل تو نومیدم نگردانی

ز دُور آمد بدرگاہت فقیر اے قبلۂ دلہا
چہ باشد گر درا از یک نظر با یار برسانی

غریبم بے نوایم بے سر و پایم بحیرانی
روا باشد کہ عاجز را تو از درگاہ خود رانی

رسولِ ما ترا مرسل نمود از بہرِ ما ایں جا
کہ در ہندوستاں از بہرِ دردِ ما تو درمانی

بدست ظالمے افتادہ ام درماندہ ام دردا

چہ کاہد گر مرا از ظلم او شاہا تو برہانی

بکن ظلامِ مارا عدل کیش و یا زبخش کن

کہ ناہنجار دارد طبعِ فرعونی وہامانی

غمِ امروز و فردا را بروں کن از دلم شاہا

فراغِ دل عطا کن از برائے ذکر ربانی

توا ے بلبل چہ غلغل می کنی در حضرت گلہا

نمی دانی نزاکت ھائے محبوبانِ سبحانی



خطابِ حضرت نوبہار ملتانی رحمۃ اللہ علیہ از عالم برزخ بسوئے بلبل

فرید باصفا ہستی محمدؐ مصطفےٰ ہستی چہا گویم چہا ہستی

خدا ہستی خدا ہستی

کجا بودی کجا ہستی چرا بودی چرا ہستی بجسنت مبتلا ہستی

بلا اندر بلا، ہستی

بہارِ حُسنِ خویشم من
نگارِ نازکیشم من
نہ کم ہستم نہ بیشم من

نگر گر چشمِ وا، ہستی

بہ بین بلبل تو ایں گل را
بجواز جُزو تو کُل را
بخُور از مشربِ مُل را

تو مارا دلربا، ہستی



کعبہ ام نقشِ کفِ پائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم
قبلہ ام کوئے مُصفائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہر کسے دارد تمنّائے دگر
دین و ایمانم تمنّائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

فارغم کردی ز دنیا و ز دیں
شاد باش اے پاک سودائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

از مقامِ مُصطفےٰ پُرسی اگر
بر سرِ عرشِ خدا پائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

در ید اللہ است دستِ مصطفےٰ
قل ہو اللہ است طغرائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

منکران مشربِ توحیدِ حق
غافلند از لا و اِلّائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

در خدا و مصطفےٰ دانند فرق
بر قفہا بر فرقِ اعدائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

در احد احمد نگر تا حل شود
عقدۂ میم معمائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم

از ازل من بُلبُلِ مستانہ ام
بر گُلِ حُسنِ دلآرائے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم



هر چه کردی همه وفا کردی!
بنگر اے دلبرا چها کردی

اے نمک پاشِ زخمِ عشّاقاں
زخمِ دل را عجب دوا کردی

اے خداوندِ جملہ محبُوباں
با محبّاں چہ لُطف ہا کردی

از مُحبّاں نیاز و ناز از تو
حق نازت شہا ادا کردی

نائبِ غوثِ اعظمے یعنی
در جہاں ختمِ اولیا کردی

منِ بے دل چہ حالِ دل گویم
قلب را خانۂ خدا کردی

مُحمّد[1] کہ با محمدؐ خویش
هر چه کردی همه وفا کردی



[1]: باقسمیہ است۔

خط

بجانب مولانا محمد ابراہیم صاحب ساکن گڑھی یٰسین ضلع سکھر

بخدمت حضرتِ عالی مقامے | امامے حجتِ ہر خاص و عامے
قسیمِ حوضِ کوثر را غلامے | یقیناً عاشقِ خیرُ الانامے
بطورِ قرب حق را ہمکلامے | بنورِ احمدی خُلّت مقامے
خلیلِ وقت و ابراہیم نامے | کلیمے حافظِ خیر الکلامؑ ے
صبا برخیز و با صد احترامے | بوقتِ سجدہ گو از ما سلامے
پس از تسلیم و ہم تعظیم بسیار | بکن مطلوبِ ما را صاف اظہار
بعُرسِ گنج بخشِ فیضِ عالَم | رسم یا نہ رسُول اللہ اعلم
بلاہور و بسرہند و بہ کلیرؔ! | بپائے سَر رَوُم اَللّٰہُ اکبر!
بعزمِ ایں دل مضطر چو دیدم | یقیں آمد کہ در کلیر رسیدم
ز مخدومِ علی احمد نگاہے | گدا را می کند یک پادشاہے
بحمد اللہ کہ در کلیر رسیدم | بحمد اللہ بدیدم ہر چہ دیدم

شہنشاہے حبیبِ کبریائے — طبیبے دردمنداں را دوائے

تعالی اللہ بچشمِ دلربائے — کند ناآشنا را آشنائے

اگر خواہد خدائے ذوالجلالے — دہد ما و شما را اتصالے

بسوئے روضۂ کلیر دویدم — رسیدم ہم بدیدم ہم خمیدم

برآور مقصدِ دل را خدایا — طفیلِ احمدِ خیر الورایا

بمولانا محمد قاسم از ما — رسد صد ہا سلامے پر تولاّ

محی یار محمد بس کن ایں کلامے

کلامے را بود آخر ختامے



سیّد و سالارِ رسُلاں الصّلوٰۃ والسّلام

بادشاہِ جنّ و انساں الصلوٰۃ والسّلام

قبلۂ قلبِ مریداں الصّلوٰۃ والسّلام

کعبۂ جانِ غریباں الصّلوٰۃ والسّلام

کام بخشِ نامراداں الصّلوٰۃ والسّلام

جام بخشِ رندشاداں الصّلوٰۃ والسّلام

دستگیرِ دستگیراں الصّلوٰۃ والسّلام

مقتدائے جملہ پیراں الصّلوٰۃ والسّلام

جرم بخشِ جرم کاراں الصّلوٰۃ والسّلام

عذر خواہِ خاکساراں الصّلوٰۃ والسّلام

مسجدِ روشن ضمیراں الصّلوٰۃ والسّلام

معبدِ سرکارِ میراں الصّلوٰۃ والسّلام

منظرِ حسنِ الٰہی الصّلوٰۃ والسّلام

مظہرِ ذاتِ کماہی الصّلوٰۃ والسّلام

خاک پایت سُرمہ جان الصّلوٰۃ والسّلام

گردِ راہت جان و ایماں الصّلوٰۃ والسّلام

از محمّد بندہ تو الصلوٰۃ والسّلام

مجرمِ شرمندہ تو الصلوٰۃ والسّلام

اے آنکہ ہوائے تو مسلمانیٔ ما — دعوائے شناس تُست نادانیٔ ما

عمریست کہ در راہِ طلب می پوئیم — پوئید نعما دلیلِ نادانیٔ ما

مُشرک بودیم تا طلبگار بودیم — مطلوب شدیم و شُد پشیمانیٔ ما

ہر لحظہ بحمدِ خویشتن مشغولیم — الحمد لنا ببیں خُدادانیٔ ما

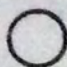
تا بندہ سلطان مشائخ شدہ ایم — بر خضر و سکندر ہست سُلطانیٔ ما

محبُوبِ خدا فرید و فرد از ہمہ کون — دانستنِ اُو کمال انسانیٔ ما

شاہنشاہِ وقت خویشتن و تصویرِ خُدا — تفسیرِ محُمّد ست لاثانیٔ ما

خود حامد و خود حمد و محمّد مائیم

حیرانیِ ما خوش است حیرانیٔ ما



چرا آمد ندانم بے نیاز اندر نیاز ایں جا

حقیقت را ہمی بینم عیاں شکلِ مجاز ایں جا

عجب دیدم تماشائے بدرگاہِ فریدالدّین

ولی ایں جانبی ایں جا خدائے کارساز ایں جا

یکے بینم خدا و مُصطفٰے را فاش می گویم

کہ بیروں رفتہ ام ز اقلیمِ فرق و امتیاز ایں جا

گہے مولاستم گاہے غلامم مستیم بنگر

گہے چوں شاہِ محمُودم گہے مثلِ ایّاز ایں جا

ہماں راز یکہ اندر دل نہاں می داشتم آخر

بگفتم بر سرِ ممبر بہ پیشِ اہلِ راز ایں جا

کشادِ کار اگر خواہی نیاز اندر نیاز افزا

کہ شاہنشاہِ ناز آمد بتصویرِ نیاز ایں جا

زواللّیلِ اذا یغشٰی چہ پُرسی از منِ ناداں

نگنجد دربیانِ طُولائیٔ زلفِ دراز ایں جا

مپرس از ایں محمدؐ رازھائے آں محمدؐ را

گہے مسجود و گاہے ساجد خود در نماز ایں جا

شہِ ملکِ قضا ایں جا حبیبِ کبریا ایں جا!

معین و قطبِ دیں ایں جا فرید و فخر و ناز ایں جا

علاجِ لا علاج ایں جا شہِ نازک مزاج ایں جا

کریم ابن الکریم و مخزنِ توحید و راز ایں جا

بیا در کوٹ مٹھن تا رُخِ خیر الوریٰ بینی

کہ در شکلِ فرید آمد شہنشاہِ حجاز ایں جا

چہ گویم شان شاہِ فیض احمد را نمیدانی

کہ شاہنشاہِ خوباں پاکداماں پاکباز ایں جا



اے آنکہ ناز ھائے تو شرحِ نیازِ ما

قربان کبر و نازِ تو صد ہا نمازِ ما

اندر خمِ دو ابروئے یار استقامت است

تیرِ حقیقت است کمانِ مجازِ ما

محمود غزنوی کہ شہنشاہِ وقت بود

عشقش گرفت و گشت غلامِ ایازِ ما

خاکِ رہِ حبیب طبیبِ دو چشمِ ماست

کحلُ الجواہر است غبارِ حجازِ ما



دی در تلاشِ دل شدم و دل رُبا بگفت

دلہا معلّق اند بزلفِ درازِ ما

از بہرِ دیدنِ تو حریص است دیدہ ام

اے دیدنِ تو مایۂ صد حرص و آزِ ما

مومن چو کافر است بفتوائے کفرِ من

از جملہ عالم است ہمیں امتیازِ ما

تو محض مہر و رحمت و ما پُر خطا و جُرم

اَے طالبِ گناہِ من و عشقبازِ ما

آں طاق ابروئے تو کز و ابروئے تُست

محرابِ مسجد است برائے نمازِ ما

نامم محمدؐ است تو بخشندۂ بمن

جامم بہ بخش ساقئ بندہ نوازِ ما



شور دوراںست کارِ یارِ ما — گُل بداماںست خارِ یارِ ما

ہر حسیں را مُبتلا دارد ہمی — جانِ خوباں شُد نثارِ یارِ ما

ما فقط در انتظارِ اُو نئیم — ہر کسے در انتظارِ یارِ ما

خاکپائش غازۂ رُوئے بتاں — سُرمۂ ایشاں غبارِ یارِ ما

چشم بکشا تا بہ بینی العیاں — جلوہ ہائے بیشمارِ یارِ ما

یار مائش بے کنار آمد ولے — جائے ما اندر کنارِ یارِ ما

مستحق دارِ یار آمد سرم — تختِ عشاق است دارِ یارِ ما

از مقامِ آں فریدُالدّین مپرس — بس بلند آمد منارِ یارِ ما

از محمد بخش میدارد اُمید — ایں محمّد یادگارِ یارِ ما

با خدا گوید محمّد بخش کن! — ایں گناہِ بے شمارِ یارِ ما

ہست مقبولِ محمّد مصطفٰے

ایں محمّد یار یارِ یارِ ما



در خمِ ابرو خمیدن آرزوست — سجدہ ہا را آفریدن آرزوست

سالہا در پردہ ہا بیت دیدہ ام — یک زماں بے پردہ دیدن آرزوست

عمر ہا در خاک و خوں غلطیدہ ام — سُوئے افلاکم پریدن آرزوست

یا الٰہی گر رسم در کوئے اُو — خاکِ کویش را چشیدن آرزوست

دیدہ ام صد بار آں دلدار را — دیگرم صد بار دیدن آرزوست

اے گلستانِ فریدُالدّین ما — در چمنہایت چمیدن آرزوست

آرزویم را نگر شوقم بہ بیں — در مقامِ او رسیدن آرزوست

خارِ عشقش را بہ بیں گوید بمن — در دلت ہر دم خلیدن آرزوست

تا محمّد را محمّد دیده ام
زیر پائش آرمیدن آرزوست



بسرِ سگت که سر مرا ز دگر سرے خبرے نشُد
بسگ درت که سگ ترا بدگر درے گزرے نشد

بہ تمثلِ تو کہ درزمیں بہ مثالِ تو بشرے نشد
بہ تجمّل تو کہ درفلک بجمال تو قمرے نشد

بطلب اگرچہ دویدہ ام بغبار تو نہ رسیدہ ام
بکمان تو چہ خمیدہ ام کہ ہلالِ من بدرے نشد

بجبین تُست یمینِ من کہ زبین تُست جبینِ من
بہ تو سجدہ حجت دینِ من چہ شد ار ترا اثرے نشد

ہمہ عمر رفت بجستجو شدہ سالہا است بہ گفتگو
تو گہے نہ گفتی کہ اے عدو ہنرِ ترا قدرے نشد

نہ جنوں کہ با تو ترش شوم نہ سکوں کہ گنگ و خمش شوم

نہ فنون کہ شاغل و خوش شوم بمن از تو یک نظرے نشُد

بہ نمودِ تُست نمود من بوجودِ تست وجودِ من!

بشہودِ تست شہودِ من ز حقیقتم خبرے نشُد

نہ تو آں کسی کہ بمن رسی نہ من آں کسم کہ بتو رسم

چہ کنم صنم بتلاشِ تو بوطن ز من سفرے نشُد

زِ خیالِ غیرِ تو رستہ ام دلِ خویش را بتو بستہ ام

بغمِ فراقِ تو خستہ ام کرم تو چارہ گرے نشُد

بہ بطون محمّد امجدم بظہور صورتِ احمدم

بجز از نثار محمّدم بدلم دگر خطرے نشُد



بد قبلۂ جاں صورتِ زیبائے محمّد — شُد کعبۂ دل نقشِ کفِ پائے محمّد

حیران کُن ہر فلسفی و عقلِ کُل آمد — ممکن نہ بود حَل معمّائے محمّد

از اسم و صفت در گزر و سِرّ خدا ابیں — از ذاتِ خُدا بود تجلائے محمّد

سر گوئی برو ترک نو کردن بود آساں — مشکل بود ایں ترک تمنّائے محمدؐ

مقصود ز کونین بُد ایں نقشِ محمد — نقّاشِ ازل بود سراپائے محمدؐ

شُد نفی وجودم ہمہ از لائی محمدؐ — اثبات من از رحمت الائے محمدؐ

از قامت او ہست قیامت بقیامتہ — قربان بقیام قد بالائے محمد

از حُسنِ محمدؐ چہ تواں گفت محمدؐ

خود حُسنِ ازل بود تماشائے محمدؐ



درد مندیم و درد ملّتِ ما است — درد دلدار دین و دولتِ ما است

ننگ و ناموس رانمی خواہم — ذلّتِ کوئے دوست عزۃ ما است

زخم بر زخم بآید دم ہر دم — مرہم زخم ما جراحت ما است

فاعلِ فعل چوں ہو اللہ است — ایں دلیلِ کمال عصمت ما است

ہست مسجودِ ما محمدِ ما!

سجدۂ درگہش عبادتِ ما است

ای آنکه بجز دردِ تو درمان نباشد | جز کفرِ سرِ زلفِ تو ایمان نباشد

شیطان بود آنکس که کند منعِ سجودت | انکارِ تو جز در دلِ شیطان نباشد

سلطان نشد آنکس که گدائے تو نباشد | بے گریۂ درگاہِ تو سلطان نباشد

در مذہبِ ما کفر بود غیرِ تو دیدن | بینندۂ غیرے تو مسلمان نباشد

الحمد که با فردِ فرید است خطابم | آں گوہرِ پاکست که در کان نباشد

مثلِ او محال است مثالِ او یقیناً | در بلخ و بخارا و بدخشان نباشد

از راہِ تعین گزرے کرد باطلاق | مدحش نتواں کرد که امکان نباشد

دی یوسفِ کنعان ہمی دید و ہمی گفت | کس نیست که از حسنِ او حیران نباشد

محمود محمّد شدہ محمود محمّد

حمدیست که در طاقتِ انساں نباشد



ای آنکه شرحِ نازِ تو طرحِ نیازِ ما | رازِ حقیقتِ تو ظہورِ مجازِ ما

در پردۂ و پردۂ ما را دریدۂ | بے پردہ باش تا نگری سوز و سازِ ما

سلطانِ غزنوی که تسلّط تمام داشت | بد بندۂ فگندۂ بپائے ایازِ ما

عالَم غبارِ تست ز زلفِ درازِ تو | قربانِ تارِ زلفِ تو عمرِ درازِ ما

در بستۂ و جملہ جہاں را شکستۂ | اے بستۂ تو ہم عجم و ہم حجازِ ما

در پنج وقت جانبِ کعبہ است سجدۂ | در ہر زماں بہ سوئے محمدؐ نمازِ ما

مدحِ محمدِ عربی شانِ ماشدہ است

جانِ محمدؐ است محمدؐ نوازِ ما



الحمد یا فرید کہ نعمت تمام شُد

یعنی اسیرِ زلفِ تو ہر خاص و عام شُد

فیضِ تو دیدہ ایم کہ عالم فرا گرفت

لطفت شنیدہ ایم کہ ہر صبح و شام شُد

فیضِ فریدِ قطبِ جہاں کعبۂ شہود

از فیضِ یک نگاہِ تو شیخ و امام شُد

در خورد سالگی و یتیمی بلطفِ تو

دُرِّ یتیم گشت و محمدؐ مقام شُد

عمرش دراز و قدرِ رفیعش فراز باد
مقبول شُد دعا که اجابت غلام شُد

حلّالِ مشکلاتِ جہاں فیضِ احمد ست
از فقر نام صاحبِ نظم و نظام شُد

شاہِ جہاں محمّد صادق کریم وقت
صدقش نگر کہ بندہ و پیر و غلام شُد

دربندگیش شاہیِ مضمر بدیدہ ایم
شاہنشہ است گرچہ بظاہر غلام شُد

عمرش چو خضر باشد و شوکت سکندری
ایّامِ کامراں بکامش مدام شُد

عمِّ نبی بہر قدِ پاکت کہ در جہاں
فرزندِ تو چو طفلِ خدا نیک نام شُد

من بندۂ محمّد پاکم زصدقِ دل
مولائے من محمّد خیرالانام شُد

من بندۂ کمینۂ نُورِ محمّدم	مستِ مے شبینۂ نُورِ محمّدم
شیر ژیاں ز رعب من آید بلرزۂ	من یک سگ کمینۂ نُورِ محمّدم
تلوین برفت و صاحب تمکین گشتہ ام	لذت چشِ سکینۂ نُورِ محمّدم
پاکم ز اسم و رسم مُبرّا ز کین و خشم	پیوستہ زیر سینۂ نُورِ محمّدم
عقل کُل ام کہ بندۂ عاقل محمّدم	جا کردہ در مدینۂ نُورِ محمّدم
چوں ذوالفقار حیدر کرّار ہر دمے	قتّال اہلِ کینۂ نُورِ محمّدم
دریائے بے کنار گر امواج میزند	من ساکنِ سفینۂ نُورِ محمّدم
من عاقلم کہ دست بدامان عاقلم	دیوانہ حسینۂ نُورِ محمّدم
ایں سینۂ من است کہ گوید بہر کسے	تنور آتشینۂ نُورِ محمّدم
شُد سالہا کہ بر درِ پاکش نشستہ ام	اُمید بر خزینۂ نُورِ محمّدم

نامم محمّد است پناہم بہر دو کون
منقوش در نگینۂ نُورِ محمّدم



زندگی بے یار پُر خارے بود	زندگی با یار گلزارے بود

گر نباشد یاری روح القدس | عیسیٰؑ مریم چو بیمارے بود
عشق چوں در خشم می آید گہے | شیخِ صنعاں زیرِ زنّارے بود
ہست بے رنگی مقامِ آشتی | موسیٰ، فرعون را یارے بود
بر سرِ دار خدا منصور دار | ہر کہ او بر دار سردارے بود
گر نہ ابراہیم وقتی دم مزن | مدّعی نمرود فی النّارے بود

گر نہ مسجودش محمّد مصطفیٰ است
ایں محمّد یار غدّارے بود



جاں دادہ ایم و حضرتِ جاناں گرفتہ ایم
یوسف گرفتہ ایم و چہ ارزاں گرفتہ ایم
خاکِ درِ حبیب زِ یزداں گرفتہ ایم
بختے نگر کہ تختِ سلیماں گرفتہ ایم
چیزے گرفتہ ایم و پشیزے ندادہ ایم
با زورِ عشقِ احمد فاراں گرفتہ ایم

شاہنشاہیم و مُلکِ خُدا ملکِ ما شدست

ما ملک را بفقرِ فقیراں گرفتہ ایم

سلطاں نخوئیم و تکبّر ردائے ماست

ایں کِبرِ از تکبّرِ یزداں گرفتہ ایم

اندر خودیٔ خویش خُدا را بدیدہ ایم

ایں دیدن از شمیدنِ خوباں گرفتہ ایم

دردِ محمّدیم و محمّد طبیبِ ماست

بہرِ دوائے درد چہ درماں گرفتہ ایم



ما سلطنت بکوچۂ جاناں فروختیم
مورِ حقیر را بسلیماں فروختیم

ما وصلِ یارِ خویش بہ ہجراں فروختیم
یوسف فروختیم و چہ ارزاں فروختیم

در بندگیٔ پیرِ مغاں پیر گشتہ ایم
ما زندگی بہ بندگی آں فروختیم

زخمِ جگر بہ ہیچ دوا بہ نمی شود
داروئے زخم را بہ نمکداں فروختیم

تسکینِ قلب و حاصلِ عُمرِ دراز را
با حلقۂ زِ زلفِ پریشاں فروختیم

تا جنسِ عشقِ یار زدکاں خریدہ ایم   کفراں بگیر و دیں بہ مسلماں فروختیم

لامذہبیم و مذہبِ ما ترکِ مذہب است   زاں مذہبے بمشربِ رنداں فروختیم

ما حامدِ محمدِ پاکیم از ازل

حمدِ خدا بحمدِ خدا داں فروختیم



در دست دوائے دردمنداں   زخم است شفائے دردمنداں

در راہ حبیب برق رفتار   گرد است غذائے دردمنداں

با غیرِ تو مشتغل نباشند!   ایں است وفائے دردمنداں

از گرمیِ آہِ شاں بترسید   گرم است ہوائے دردمنداں

افلاک زِ آہِ شاں بترسند   قرباں بادائے دردمنداں

در دیر و حرم گزر ندارند   دار ست برائے دردمنداں

پاک اند زِ مذہب و زِ ملّت   جانم بفدائے دردمنداں

مردند زِ سِرّ تو نگفتند   ایں است وفائے دردمنداں

اللہ محمّد، محمّد بنگر ـــــ اینست خدائے دردمنداں

قطبِ دورِ زماں فریدُ الدّین — غوثِ ہر انس و جاں فریدُ الدّین

کعبۂ جسم و جاں فریدُ الدّین — قبلۂ گُل رُخاں فریدُ الدّین

ملجائے بیکساں فریدُ الدّین — ماوائے عاصیاں فریدُ الدّین

نُورِ چشمِ جہاں فریدُ الدّین — چشمِ بینندگاں فریدُ الدّین

ذکرِ رُوحانیاں فریدُ الدّین — فقرِ فخرِ جہاں فریدُ الدّین

ہست مولائے بندگانِ خُدا — بندۂ بندگاں فریدُ الدّین

از مکانش اگر ہمی پُرسی — ساکنِ لا مکاں فریدُ الدّین

در فنائش بقا ہمی نگرم — باقی و جاوداں فریدُ الدّین

خواجگانِ زمانہ غلمانش — خواجۂ خواجگاں فریدُ الدّین

سُرمۂ چشمِ خواصگانِ خُدا — خاکِ پائے سگِ فریدُ الدّین

المدد المدد فریدالدین — الاماں الاماں فریدُ الدّین

اے محمّد نگر محمّد را

ہست عین و عیاں فریدُ الدّین



بوسۂ رویت شفاً عاشقاں　　سجدۂ کوبیت دواً عاشقاں

ایں قدر دانم کہ در ملکِ مجاز　　تیغِ ابرویت قضاً عاشقاں

سیرِ جبریل است تا المنتہےٰ　　منتہایش ابتداً عاشقاں

کارِ ہر کس نیست ترکِ مدعا　　ترکِ او شد مدعاً عاشقاں

گر محمدؐ نیست مسجودِ دلم

کافرِ عشقم خداً عاشقاں



روا باشد ز ما دلبر دگاں اے دلبرا رفتن

تو جانِ جانما کے زیبدت از جانِ ما رفتن

نخستیں لطفہا کردن بہ زنجیرِ وفا بستن

پس آنگہ پردہ ہا کردن بصد ناز و ادا رفتن

جفا کردن جفا کردن و فارا زیرِ پا کردن

زخونِ ما حنا کردن بملکِ انما رفتن

ہمیدانم کہ در ملکِ وفا شاہنشہی کردی

ترا با ما جفا کردن نہ زیبد بے وفا رفتن

بہ ہجرِ سالہا سوزیدن و یک دم نیاسودن

چو زلفِ خود پریشاں کردن بے اعتنا رفتن

بسیرت چوں علی المرتضےٰ مولائے ما گشتن!

بصورت بے کدورت چو محمدؐ مصطفےٰ رفتن

مریض لا دوا ہستم بہ عشقت مبتلا ہستم

مریضِ بے نوا را یک نظر نا دیدہ وا رفتن

کجا رفتی، کجا رفتی، چرا رفتی، چرا رفتی

ملول از ما شدی کردی پسند از پیش ما رفتن

فرید پاک در اوصافِ تو رطب اللساں آمد

ازاں ہرگز نشاند از درِ تو ایں گدا رفتن

تو عاشق بر رضا بودی محبِ مصطفےٰ بودی

نشاید بے رضائے ایں رضا سوئے قضا رفتن

بجز تو ایں محبِ یارِ محمد را اے دل رُبا ہرگز
نشاید ماندن ایں جا جانبِ دارُ البقا رفتن

○

فریدُ الدّین محبوبِ الٰہی — تو مختاری کنی ہر چونکہ خواہی
تو سلطانُ المشائخ بالیقینی — تُرا زیبد کلاہِ پادشاہی
کریم ابن الکریم ابن الکریمی — کریمانِ جہاں را قبلہ گاہی
حقائق رانمی دانم تو دانی — حقائق را کُشا بر من کماہی
گنہگارم نمی دانم پناہے — پناہم دہ کہ عالم را پناہی
محمد یار شُد یارِ محمد
کہ یارِ من تو محبوبِ الٰہی

○

اے آنکہ جہاں راز پناہِ تو امانے — سرگشتۂ عشقِ تو جہانے بجہانے
شُد کُشتۂ تیرِ نگہت گبر و مُسلماں — شُد بستۂ زنجیرِ دو زلفت دو جہانے

از وہم و گماں برتر و در مُلکِ یقینیم ۔۔۔ تیرِ تو چہ تیرے و کمانے چہ کمانے

قتلِ دو جہاں بر تو مباحست نگارا ۔۔۔ پاکیم زاد ناس تو وہم و گمانے

ہر جا کہ رسیدیم ہمہ روئے تو دیدیم ۔۔۔ خود جلوۂ تو ہست بہر جا و مکانے

اسکندری و فتحِ مبین ست غلامت ۔۔۔ از تیغِ تو کس را نہ پناہے نہ امانے

بر خاک نشستیم و ز افلاک گزشتیم ۔۔۔ اے خاک درِ پاکِ تو اکسیر زمانے

در سجدۂ درگاہِ فریداست سرِ ما ۔۔۔ سرکار فرید است خداوند جہانے

شد عمر محمدؐ ہمہ در حمد محمدؐ

الحمد کہ در حمدِ اللہ است زبانے



حصّہ

دوم



اُردُو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمُّ الکتاب ہے رُخِ زیبا فرید کا

کیا خوب فاتحہ ہے کتابِ مجید کا

تختِ فرید تخت ہے ربِّ فرید کا

نقشہ کِھچا ہوا ہے یہ عرشِ مجید کا

سُنتے ہیں دیکھتے ہیں سمیع و بصیر ہیں

مُنکر کو ہے وعید عذابِ شدید کا

ذکرِ فرید ذکرِ خدا ہے، خُدا گواہ

ہے فَاذکُرُوا میں تذکرہ ذکرِ جدید کا

اَبُعدُ بعید سب کہیں یا اَیُّہا الفرید

یاں فرق اُٹھ چکا ہے قریب و بعید کا

میخانۂ فرید میں مستوں کی دھوم ہے

مستانہ ہو رہا ہے زمانہ فرید کا

بس یا فریدؔ کہتے ہی جنت ملی ہمیں!

اللہ ڈھونڈتا ہے بہانہ فرید کا

ہیں بُلبُلِ فرید ہوں باغِ فرید میں!

عادی ہوں عینِ دید میں ھَلْ مِنْ مَّزِید کا



آیات بیّنات ہیں مکھڑا فرید کا
دیدارِ کردگار ہے چہرا فرید کا

انور ہے آفتاب سے ذرّہ فرید کا
کھلتا نہیں کسی سے مُعمّا فرید کا

تفسیرِ والضّحٰی ہے تجلّٰی فرید کا
تصویرِ مصطفٰے ہے نظارا فرید کا

جب تک سکون و گردشِ ارض و فلک رہے
بجتا رہے الٰہی نقّارا فرید کا

دریائے بے کنار ہے قطرہ فرید کا
ملتا نہیں کسی کو کنارا فرید کا

لاکھوں جلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا

غیروں کے در پہ جانے کی حاجت نہیں رہی
کافی ہے ہم کو ایک سہارا فرید کا

شاہ و گدا فقیر و غنی سب کو ہے پسند

بلبل مگر ہے خاص پیارا فرید کا



آج دلبر کو ہم نے دیکھ لیا — حق کے مظہر کو ہم نے دیکھ لیا

اُن کی شوخیٔ نگاہ میں ہر دم — تیر و خنجر کو ہم نے دیکھ لیا

پھر کسی پیر کی نہیں حاجت — شیخِ اکبر کو ہم نے دیکھ لیا

اُن کی قامت نہیں قیامت ہے — شورِ محشر کو ہم نے دیکھ لیا

تجھ کو اے دلربا خدا رکھے — صنعِ قادر کو ہم نے دیکھ لیا

آج نیکی مری تمام ہوئی — نیک منظر کو ہم نے دیکھ لیا

لبِ شیریں کی مسکراہٹ میں — لبِ کوثر کو ہم نے دیکھ لیا

فرد ہو کر فرید بن آیا

رازِ داور کو ہم نے دیکھ لیا



سہرا

بر شادی کتخدائی حضرت قبلہ خواجہ فیض احمد صاحب رضی اللہ عنہ

حق نے دولہا پہ شفاعت کا اُتارا سہرا

ساری اُمّت کے لیے بخش کا چارا سہرا

بخت بیدار ہوا تخت پہ آیا سردار

عرشِ اعظم کے فرشتوں نے اُتارا سہرا

چشمِ بد دُور کہا حُوروں نے اللہ غنی

سَرِ سرکار پہ کیا خوب سنوارا سہرا

پاک گلزار سے گُل چُن کے پرویا ہم نے

پاک دامن کے لیے پاک پیارا سہرا

دلربا دلبر و دلدار، دلآرا سہرا

نورِ جاں نورِ جہاں نور نظارا سہرا

فیضِ احمد پہ رہے فیضِ محمدؐ ہر دم

باغِ تفریدی سے آیا ہے ہمارا سہرا

ہم نے مانا ہے عجب شان تھی پہلی لیکن!

کوئی دکھلا دے ہمیں ایسا دُلارا سہرا

آج اُترا ہے یہاں عرش کا تارا سہرا

کل بجے گا وہاں جا کے نقّارا سہرا

شانِ محبوب ملی، آن ملی محبوبی

فضل دوبارہ ہوا آیا دوبارہ سہرا

کیا عطا ہوتا ہے مالن کو الٰہی دیکھیں

پھول ہلکے ہیں مگر شان کا بار سہرا

آلِ محبوب کو اولاد کا ہے وصل نصیب

جمع بحرین ہے گا خضر خُدارا سہرا

لاکھ الحمد کہ گلزارِ فریدُ الدّین سے

آج بُلبُل نے عجب نذر گزارا سہرا

کیا کہوں، حیرت میں ہوں رُتبہ رسُولُ اللہ کا

سب بڑوں سے ہے بڑا چھوٹا رسُولُ اللہ کا

بندگی سے آپ کی ہم کو خُداوندی ملی

ہے خداوندِ جہاں بندہ رسُولُ اللہ کا

مَر گئے مرتے ہیں لاکھوں حسرتِ دیدار میں!

پر کہیں اُٹھتا نہیں پردہ رسُولُ اللہ کا

حیّ و قیّوم ہے ہمارا مُصطفٰے صلّی علیٰ

تا ابد رائج رہے سِکّہ رسُولُ اللہ کا

خاکِ پائے مصطفٰےؐ کی حق نے فرمائی قسم

کون ہوسکتا ہے ہمپایہ رسُولُ اللہ

قدرتِ قادر سے ہے ایجادِ جملہ ممکنات

پر بنا سکتا نہیں ہمتا رسُولُ اللہ کا

مملکتِ سُلطانِ اعظم کی کہاں تک ہو بیاں

مالک و مملوک ہے سارا رسُولُ اللہ کا

واجب و ممکن یہاں ملتے ہیں اے موسیٰ و خضر

مجمع البحرین ہے چشمہ رسول اللہ کا

سُجّداً خرّوا لہٗ حور و ملک جن و بشر

دیکھ لیں بے پردہ گر مکھڑا رسول اللہ کا

آپ ہیں یکتا خدا یکتا کی یکتائی کو دیکھ

شانِ یکتائی میں ہے جلوہ رسول اللہ کا

ہے نظیرِ احمدِ مُرسل یقیناً ممتنع

اِس لیے ملتا نہیں سایہ رسول اللہ کا

نعت خواں بُلبُل تو اب بس کر بیان مصطفیٰ

تیرے لفظوں میں نہیں معنا رسول اللہ کا



قبلۂ قبلہا غریب نواز | کعبۂ اولیا غریب نواز

ہے بدارُ الشّفاءِ عثمانی | مرضِ لا دوا غریب نواز

منکروں کو لگے ہیں تیغ سے تیز | دل سے جب نکلے یا غریب نواز

مُنکرو کب ندائے غائب ہے — دیکھ لو جا بجا غریب نواز

دلبرِ با وفا غریب نواز — کانِ جود و حیا غریب نواز

دشمنوں کا بھلا ہوا تم سے — دوستوں کا بھلا غریب نواز

تیرا میخانہ سُن کے آیا ہوں — دُور سے مے پلا غریب نواز

سُن رہا ہوں کہ تیرے در پہ ہے — میرے دل کی دوا غریب نواز

میری بگڑی کہیں نہیں بنتی — تُو بنا، تُو بنا غریب نواز

دل ہے ویراں، بنا غریب نواز — گھر ہے اُجڑا بسا غریب نواز

کر برائے خُدا، برائے رسُول — میری حاجت روا غریب نواز

میں غریب اور تو غریب نواز — لطف فرماؤ یا غریب نواز

مُجھے دارالشّفا بِلا تیرا — در ہے دارالشفا غریب نواز

یک نظر از تو تا ابد کا ہے — چشمِ رحمت کُشا غریب نواز

یک نظر از تو کرد مستغنی — از کہ از ماسوا غریب نواز

دافعِ ہر بلا عزیب نواز — رافعِ رُتبہ ھا غریب نواز

تو جو چاہے تو دل میں غل نہ رہے — میرا دل کر صفا غریب نواز

مجھے دشمن کی ضرب میں ہر دم　　نہ رکھو مبتلا غریب نواز

مار دشمن کو یا سُدھار اس کو　　دو سے اک کر دکھا غریب نواز

کیا کہوں مختصر ہی کہنا ہے　　دل کا ہو مدّعا غریب نواز

بُلبلا گر ترانہ خواہی

بشنو از ما کہ یا غریب نواز



خدا کی پاک صورت کو محمّد میم کہتے ہیں

محمّد بے کدورت کو خدا یا پیر کہتے ہیں

حسیں جتنے ہیں عالم میں غُلامانِ محمّد ہیں

اسی کو حُسن والے حُسنِ عالمگیر کہتے ہیں

فریدُالدّین کی تنویر کو سب دیکھنے والے

محمّد مُصطفٰے کے حُسن کی تصویر کہتے ہیں

نگاہ و زُلف نے مل کر مسخّر کر لیا عالم

نگہ شمشیر زُلفِ یار کو زنجیر کہتے ہیں

رُخِ ابیض جمال اللہ خطِ اسود جلال اللہ

رُخِ تاباں کو قرآن خط کو ہم تفسیر کہتے ہیں

فقط اک راز ہے دل میں کہ جس کو جاننے والے

جگر کے واسطے دل کے لیے اکثیر کہتے ہیں

محمدؐ بن کے جینا جامِ توحیدِ خُدا پینا!!

قلندر اس کو حضرتِ عشق کی تفسیر کہتے ہیں



دارالشفا میں رہ کے میں بیمار کیوں رہوں

چارہ ہے جب تُو میرا تو ناچار کیوں رہوں

عبدالفرید ہو کے لباسِ فرید میں

شاہنشہِ جہاں بنوں نادار کیوں رہوں

ہے آرزو یہ دل میں کوئی آرزو نہ ہو!

مطلوب جب کہ میں ہوں طلبگار کیوں رہوں

مدحِ محمدؐی سے محمدؐ بڑا ہے نام

مدّاح بے گنہ ہوں گنہگار کیوں رہوں



فریدالدّین یار از نہانی دیکھتے جاؤ

محمدؐ مصطفےٰ کی العیانی دیکھتے جاؤ

بہت دیکھے ہیں محبوبانِ عالم تم نے اَے یارو

فریدُالدّین کی یوسف نسمانی دیکھتے جاؤ

مُریدی لاتخف سنتا ہے ہر اک چاہنے والا

یہاں دریائے رحمت کی روانی دیکھتے جاؤ

اَلاَیاساکنانِ پاک پتن ، کوٹ مٹھن میں

فریدُالدّین لاثانی کا ثانی دیکھتے جاؤ

بیانِ زُلف میں آیا ہے واللّیلِ اذا یغشیٰ

شبِ تاریک میں عنبر فشانی دیکھتے جاؤ

شہنشاہِ جہاں ہو کر جہاں کی پاسبانی کی

شہنشاہی میں شانِ پاسبانی دیکھتے جاؤ

نشاں میں بے نشاں کی بے نشانی دیکھتے جاؤ

مکاں میں لامکاں کی لامکانی دیکھتے جاؤ

محمدؐ میں فنا ہو کر محمدؐ بن کے نکلا ہے

حبیبِ کبریا کا شیخ فانی دیکھتے جاؤ



صُورتِ رحمان ہے تصویر میرے پیر کی

عَلَّمَ القُرآن ہے تقریر میرے پیر کی

کیا کہوں کس سے کہوں کہنے کی حاجت ہی نہیں

کُھلتی ہے تصویر سے توقیر میرے پیر کی

دیکھتے ہی مٹ گیا نقشِ خودی دِل سے میرے

راجمِ شیطان ہے تصویر میرے پیر کی

منکرِ دیدار کو اقرار ہوتا ہے نصیب

حجّت و برُھان ہے تصویر میرے پیر کی

کیا خدا کی شان ہے یا خود خدُا ہے جلوہ گر!

مِلتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی

کیا عجب جذّاب ہے زُلفِ مُسلسل آپ کی

وحشیوں کی جان ہے زنجیر میرے پیر کی

جِنّ و انسان و مَلک، حور و فلک سجدہ میں ہیں

بس خلافت ہو چکی تحریر میرے پیر کی

مُتّفِق ہیں کافر و مُسلِم فریدُ الدّین میں

کیا نرالی شان ہے تسخیر میرے پیر کی

سنگ دل جیسا ہو میرے سامنے ہوتا ہے موم

یہ میری صورت میں ہے تاثیر میرے پیر کی

خاک زر ہوتی ہے پتھّر لعل بنتے ہیں یہاں

باعثِ ایمان ہے اکسیر میرے پیر کی

جان والے مشتغل ہر آن ہوتے ہیں مگر
مشتغل ہر آن ہے تصویر میرے پیر کی

خُلد ہے یا قُبّہ بیضا ہے یا عرشِ خُدا
وہ جمالی شان ہے تعمیر میرے پیر کی

کوٹ مِٹھّن پاکپتن ہے فریدُالدّین کا
پاکپتن میں بھی ہے تفسیر میرے پیر کی

غوثِ اعظم ہے فریدُالدّین اے چشمِ بصیر!
فرش سے تا عرش ہے تنویر میرے پیر کی

دفترِ یمحُوُ ویُثبِتُ پر ہے تیرا اقتدار
گُل بنا بُلبُل کو اے تقدیر میرے پیر کی



کُھلے جلوے ہیں اِس در پر فقط اللہ اکبر کے
ہمیں سجدے روا ہیں خواجۂ اجمیر کے در کے

یہ ہر دم کہہ رہے ہیں در پہ تختے سنگِ مرمر کے
کہ پھر مرتے نہیں جو جی اُٹھے اس در پہ مَر مَر کے

یہ سنگِ در ہے یا مظہر ہے حُسنِ لایزالی کا !!!!
کہ لاکھوں مہ جبیں ہیں جبہ سا اس پاک پتھر کے

عجب میخانہ دیکھا اس شہِ اجمیر کے در پر
کہ ساقی بے تمنّا دے رہا ہے جام بھر بھر کے

وہ قد قامت کہ قد قامت صلوٰۃ آمد تعالی اللہ
جھکے یاں آن کر سر قمری و سرو صنوبر کے

یہ کیا گرمیِ خورشیدِ شہِ اجمیر ہے یا رب !
کہ چشمے کھُل رہے ہیں چشم نابینائے شپّر کے

وہ بُت ہے بُت شکن اپنا کہ جس کے زورِ ایماں سے
بتوں کے سر جھکے مسجد بنے بتخانے آذر کے

کُجا لفظِ ثنائے ما، کُجا شانِ خدائے ما
ثنا خوانوں میں گنوایا ہے نام اپنا ثنا کر کے

خزاں کو اس گلستاں میں اماں ہر گز نہیں ملتی

گُلِ احمر سے بُلبُل بے خطر لے جام احمر کے



کون ہے وہ جو میرے درد کا درماں سوچے

کون ہے وہ جو میرے کفر کا ایماں سوچے

نہ ہی مسلم ہوں نہ کافر نہ گدا ہوں نہ خُدا

مجھے سوچے تو کوئی سر بگریباں سوچے

سب سے ملتا ہوں مگر سب سے جُدا رہتا ہوں

وہ حقیقت ہوں جسے عشق کا ناداں سوچے

شیخ کا وہم برہمن کا گماں کیا سمجھے

کیوں مجھے فلسفیٔ خاک بداماں سوچے

نہ محمدؐ ہوں نہ احمد نہ ہوں واحد نہ احد

مجھے سوچے تو فقط حیرتِ حیراں سوچے



تمہارے آگے کسی کا چراغ جل نہ سکا

جلا تو بجھ نہ سکا اور بجھا تو جل نہ سکا

میری فغاں پہ تو آنسو بہائے غیروں نے

تمہارا دل کوئی پتھر سا تھا پگھل نہ سکا

ہزاروں چارے نکالے تھے تیرے ملنے کو

مگر تو مل نہ سکا کوئی چارہ چل نہ سکا

تیرے ستم کے فسانے سُنا سُنا کر کے

بہت سنبھالا تھا دل کو مگر سنبھل نہ سکا

ہزاروں پھسلے ہیں اس راہ میں مگر میں تو

کریم کے کرمِ خاص سے پھسل نہ سکا

محمدؐ عجمی کے نصیب کے صدقے

کسی کے جال میں ایسا پھنسا نکل نہ سکا



دین و دنیا سے بَری نکلے ہیں الفت والے

کفر کو چومتے ہیں ذوقِ محبّت والے

شانِ ربّی ہے جو کہلاتے تھے مسلم کل تک

آج کافر ہیں نہ مسلم ہیں نہ ملت والے

تیری قامت نے قیامت کو ندامت بخشی!

تیرے قربان ارے موہنی قامت والے

عشق میں سُود کا سودا نہ زیاں کا خطرہ

دشمنِ جان پہ جاں دیتے ہیں چاہت والے

رنگ و بے رنگ میں گر فرق ہے اے اہلِ فراق

کیوں محُمّد کو خدا کہتے ہیں وحدت والے

ہم تو لعنت سے بھی رحمت کے مزے لیتے ہیں!

ہم نہیں ڈرتے ڈراتے ہیں لعنت والے

جو محُمّد میں فنا ہو کے محمّد نہ بنے

کیوں اسے دار پر لٹکائیں شریعت والے

درد جس دل میں نہیں وہ دل نہیں
یار کے رہنے کی وہ منزل نہیں

جو نہ تڑپے زیرِ خنجر وقتِ قتل
کشتۂ تسلیم ہے بسمل نہیں

گل کے رہنے والے سب ہیں اہلِ دل
اہلِ دل جو ہیں وہ اہلِ گل نہیں

تیرا ملنا یا محمد مصطفےٰ
کیوں نہیں آساں اگر مشکل نہیں



میری اب زندگی کو ختم ہو جانا نہیں آتا
مرا ایسا ہوں کہ پھر مجھ کو مر جانا نہیں آتا

میری پستی کو جو تحت الثریٰ کا شان رکھتی تھی
خدا کے عرش سے بھی پست کہلانا نہیں آتا

پلا ہوں جن کے ٹکڑوں سے انہیں گانا سناؤنگا
مجھے اب محفلِ اغیار میں گانا نہیں آتا

نہ سمجھا جتنا سمجھایا تھا ہم نے قلبِ ناداں کو
ہمیں اب اپنے نادانوں کا سمجھانا نہیں آتا

نہ پیتا ہوں نہ کھاتا ہوں فقط دیکھا ہی کرتا ہوں

مجھے پینا نہیں آتا مجھے کھانا نہیں آتا

فریدالدین کی درگاہ کے سگ کی وہ ہیبت ہے

کہ شیروں کو بھی اُس کے سامنے آنا نہیں آتا

محمدؐ بار بھا آخر وہ اپنے گھر میں جا پہنچا

کسی کو اپنے گھر سے لوٹ کر آنا نہیں آتا



نازوالے نیاز کیا جانیں ۔۔۔ کفر والے نماز کیا جانیں

جو مقامِ تمیز سے گزرے ۔۔۔ بے تمیز امتیاز کیا جانیں

جو پلیدوں سے مل کے کھاتے ہیں ۔۔۔ پاک حامد کا راز کیا جانیں

زاہدِ خشک عمر کے بسر کر ۔۔۔ ہمتِ عشق باز کیا جانیں

بدعتی قرنِ نجد کے شیطان ۔۔۔ رمزورازِ حجاز کیا جانیں

جو گرے ہیں نشیبِ اسفل میں ۔۔۔ وہ عروج و فراز کیا جانیں

اپنے بندوں پہ لطف فرمانا ۔۔۔ میرے بندہ نواز کیا جانیں

حُسنِ ظن نے گنہگار کیا
بدگماں پاک باز کیا جانیں

جو ہوس کے شکار بن بیٹھے
وہ حقیقت مجاز کیا جانیں

اللہ اللہ محمّد عربی!
لوگ تیرا افراز کیا جانیں

دشمنِ دیں عدوِ محمّدؐ کے
میرا سوز و گداز کیا جانیں

غزنوی شاہباز کے ثانی
شانِ حضرتِ ایاز کیا جانیں

جو گرفتارِ زلفِ یار نہیں
طول زُلفِ دراز کیا جانیں

بندگانِ محمّدِ عربی
رسمِ انداز و ناز کیا جانیں

اِک گنہگار ہوں زمانے میں
یہ مزا پاکباز کیا جانیں

(۱)

مر گئے ہیں کسی کی چاہ میں ہم
گر پڑے ہیں کسی کے چاہ میں ہم

اب ہمارا پتہ نہیں ملتا!
مٹ چکے ہیں کسی کی راہ میں ہم

جرم میرے ہی عذر خواہ بنے
اب تو ہیں جرم کی پناہ میں ہم

پادشاہی ملی تباہی میں
شاہ ہیں حالتِ تباہ میں ہم

اِک نگاہِ فرید کے صدقے　　بے گناہ ہو گئے گناہ میں ہم!

ہم کو جنت ملی ہے دنیا میں　　کیوں رہیں آخرت کی چاہ میں ہم

بے گناہوں نے جب کہ طعن کیے　　چھپ گئے ہو گئے گناہ میں ہم

ہم کو عصمت ملی ہے رحمت سے　　گرچہ مشتاق ہیں گناہ میں ہم

چھپ گئے گرچہ حکم نافذ تھا　　دامنِ رحمتِ الٰہ میں ہم

ہم محمد ہیں درس دیتے ہیں
عشقِ احمد کی درس گاہ میں ہم



جو ہمارے یار تھے وہ چل بسے　　جو نکوکردار تھے سب چل بسے

اب تو دل میں ہے فقط خارِ فراق　　جو گلوں کے ہار تھے سب چل بسے

اب تو نادانوں کی بستی ہے جہاں　　جو بڑے ہوشیار تھے سب چل بسے

دل کو اک دم بھی نہیں ملتا سکون　　دل کے جو دلدار تھے سب چل بسے

شیر افضل ہم شریف و ہم غلام　　چار تھے غمخوار تھے سب چل بسے

سندھ میں عبدالمجید باوفا　　وجد میں طیار تھے سب چل بسے

کود کرنی النّار خاکستر ہوئے | عشق کے کفّار تھے سب چل بسے
عشق کے سُلطان بدشتِ کربلا | تشنۂ دیدار تھے سب چل بسے
کشتگانِ خنجرِ تسلیم را | ہر زماں دیدار تھے سب چل بسے
عشق کی بازی کو جِت کر چت گرے | کیا بڑے ہونہار تھے سب چل بسے

جو محمدؐ بن کے رکھتے تھے دھیان
خود محمدؐ یار تھے سب چل بسے



کہوں کیا عشق ہیں یارو کہ کیا معلوم ہوتا ہے
بہر صورت بہر مورت خدا معلوم ہوتا ہے
خدا کہتے ہیں جس کو مصطفےٰ معلوم ہوتا ہے
جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے
محمدؐ سے جدا ہو کر خدا کی جستجو والا !
خدا کو چھوڑ کر اہلِ ہوا معلوم ہوتا ہے

دلِ دانا نے گر سمجھا نہیں اسرارِ یزداں کو

خطا والا مجھے کیوں بے خطا معلوم ہوتا ہے

خدادانی نے کیا کیا لذتیں بخشیں خداداں کو

خدا کے جاننے والا خدا معلوم ہوتا ہے

زمانہ چھان مارا نیک و بد کو غور سے دیکھا!

ہر اِک شئے میں حقیقت کا پتہ معلوم ہوتا ہے

شہِ توحید نے کیا شان بخشی ہے موحّد کو

کہ رہزن بھی بشکل رہنما معلوم ہوتا ہے

ہزاروں روپ بدلے سینکڑوں اشکال دکھلائے

مجھے سارا جہاں بہروپیا معلوم ہوتا ہے

فریدُالدّین دلبر کی نگاہوں کے تصدّق سے

زمانہ سارا مجھ کو دل ربا معلوم ہوتا ہے

کسی نفسِ مقدّس یا کسی کے پارسا دل کو

دل بدکار بھی اِک پارسا معلوم ہوتا ہے

شہِ خیرالوریٰ کے عشق میں اب تو محمدؐ بھی

محمد مصطفیٰ کا نقشِ پا معلوم ہوتا ہے



میری طرف بھی اِک نظرِ پاک دیکھیے

مخدومِ پاک وارثِ لولاک دیکھیے

اک عمر سے میں لٹکا ہوں فتراک میں تیرے

اَے بے نیاز جانبِ فتراک دیکھیے

آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ترے فرشِ راہ پر

اے شہسوارِ خنگ خطرناک دیکھیے

ظالم فلک مٹانے کو تیار ہے میرے

غصّے میں آکے جانبِ افلاک دیکھیے

جو مٹ چکا ہے اس کا مٹانا محال ہے

قصدِ محال رکھتا ہے سفاک دیکھیے

املاک سربسجدہ ہیں آدم کے وقت سے

کلیر کی سرزمین کے املاک دیکھیے

افلاک جھک رہے ہیں کسی کی زمین پر

کلیر میں آکے منکرِ بیباک دیکھیے

مدّت سے آرزو تھی کہ کچھ آرزو نہ ہو

میرا علوِ ہمّت و ادراک دیکھیے

میں ایک خارِ زار ہوں گلزار میں تیرے

گُل تیرے دیکھے بھالے ہیں خاشاک دیکھیے

ہر سال لاکھوں آتے ہیں ہنستے ہوئے یہاں

اک رونے والا آیا ہے غمناک دیکھیے

رہتے ہیں پاک بندے ہزاروں حضور میں

مخدومِ پاک بندۂ ناپاک دیکھیے

بد ہیں اگرچہ کام محمدؐ ہے نیک نام

انجام نیک لے گیا چالاک دیکھیے

محمدؐ مصطفےٰ محشر میں طٰہٰ بن کے نکلیں گے

اٹھا کر میم کا پردہ ہویدا بن کے نکلیں گے

حقیقت جن کی مشکل تھی تماشا بنکے نکلیں گے

جسے کہتے ہیں بندہ قل ھو اللہ بن کے نکلیں گے

بجاتے تھے جو انّی عبدُہٗ کی بنسری ہردم

خدا کے عرش پر انّی انا اللہ بن کے نکلیں گے

لباسِ آدمی پہنا جہاں نے آدمی سمجھا

مزمّل بن کے آئے تھے تجلّی بن کے نکلیں گے

بشر کے رنگ میں بیرنگ ہی کا جلوہ پنہاں تھا

بشر کے رنگ والے صبغۃ اللہ بن کے نکلیں گے

رسولوں کے نبیوں کے قیامت میں حکومت

وہ مالک بنکے نکلیں گے وہ مولا بن کے نکلیں گے

بپا نعلِ عبودیت بسر تاجِ اُلوہیّت

خدا یکتا کی یکتائی کا نقشہ بن کے نکلیں گے

حسیں ایسے کہ جن کو دیکھ کر یوسف بھی محشر میں
بشکلِ پیرِ کنعانی زلیخا بن کے نکلیں گے

لواءِ الحمد لے کر احمدِ بے میم یا اللہ
محمدؐ یار کے دل کی تمنّا بن کے نکلیں گے



فرید پاک محشر میں مسیحا بن کے نکلیں گے
مریضانِ محبّت کا مداوا بن کے نکلیں گے

بجا کر عشق کا ڈنکا سرِ محشر باذنِ اللہ!
سرِ عُشّاق پر بیشک شہنشاہ بن کے نکلیں گے

حقیقت اِک معمّا ہے جو ہرگز کھُل نہیں سکتا
حقیقی حُسن سے شرحِ معمّا بن کے نکلیں گے

عبودیّت کی شانیں جتنی تھیں سب ختم کر ڈالیں
الوہیّت کے جلووں کا تماشا بن کے نکلیں گے

پہن کر یا۔ کا پردہ خود فرید وقت بن بیٹھے

اٹھا کر پردۂ یا فردِ یکتا بن کے نکلیں گے

محمدؐ کے تصوّر میں محمدؐ بن کے بیٹھے ہیں

غلامانِ محمدؐ کے وہ مولا بن کے نکلیں گے



دیکھے ہیں ہم نے حسن کے سامان نئے نئے

بُستاں نئے نئے ہیں گلستاں نئے نئے

زلفوں کے جال میں جو پھنسا پھر نہ چھُٹ سکا

پھنستے ہیں اس میں یوسفِ دوراں نئے نئے

سوز و گداز و درد و غمِ عشق و ابتلا!

آتے ہیں دل کی بستی میں مہماں نئے نئے

میرے حبیبِ پاک کے شوریدگانِ دل

کافر نئے نئے ہیں مسلماں نئے نئے

جلووں سے حسنِ یار کے آتی ہے یہ صدا

دیکھو ہمارے حسن کے طوفاں نئے نئے

مقتل میں جا کے خنجرِ خونخوار کے تلے

سر رکھ رہے ہیں عاشق جاناں نئے نئے

احمد احد میں فرق نہیں اے محمدؐ آ

عشاق یار رکھتے ہیں ایماں نئے نئے



انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے

جو اُمّی لقب ہوں وہ پڑھائے نہیں جاتے

ہر ایک کا حِصّہ نہیں دیدار کسی کا!

بو جہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

میں کیا کہوں کس رنگ کا اب درد ہے دل میں

بے درد کو یہ درد سنائے نہیں جاتے

عشّاق کا حِصّہ ہے امانت کا اُٹھانا

افلاک سے یہ بوجھ اٹھائے نہیں جاتے



کیا کہوں اپنی حقیقت کوئی ہمراز نہیں

کوئی ہمدم نہیں اپنا کوئی دمساز نہیں

ساتھ لے لو مجھے اے قافلے والو لے لو

میں رہا جاتا ہوں مجھ میں وہ تگ و تاز نہیں

مِٹ گئے خاک ہوئے کوچے میں اس ظالم کے

پھر وہ کہتے ہیں کہ تو قابلِ ہم راز نہیں

ہمّتِ عشق کا اِک گام فقط کافی تھا

کیا کروں اب میری ہمت میں وہ پرواز نہیں

خنجرِ ناز نے جب قتل کیا عاشق کو

مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناز نہیں

ایک ٹھوکر سے ہزاروں کو جلایا لیکن

میری نوبت میں کہا ہم میں یہ اعجاز نہیں

گر محمدؐ نے محمدؐ کو خدا مان لیا

پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغاباز نہیں



الحمد آج پہنچا ہوں اس سیمبر کے پاس

جس کا مقام رہتا ہے قلب و جگر کے پاس!

میرے جگر کے چاک کو سینا حرام ہے

کیوں دردمند جائے کسی بخیہ گر کے پاس

سوزِ فراق نے میرا سینہ جلا دیا!

عینِ وصال میں ہوں میں نارِ سقر کے پاس

سونا ہی بن گئے نہ سونے سے اہلِ دل

اس واسطے میں سوتا ہوں اک نوحہ گر کے پاس

مَرہم گئے تو مرہمِ دردِ جگر ملی !

مر مر کے آج پہنچی ہے زخمِ جگر کے پاس

دردِ فرید میرا بُراقِ عروج ہے

لے جائے گا اڑا کے محمدؐ نگر کے پاس

گرچہ گنہگار ہوں ابن الفرید ہوں

میرا گلہ کر و میرے اپنے پدر کے پاس



رنگ دیکھا عجب زمانے میں ۔۔۔ خُم ہیں خالی شراب خانے میں !

آج آئے تو کل ہوئے واپس ! ۔۔۔ کیا ملا ہم کو آنے جانے میں

کارخانے میں خاک چھانی ہے ۔۔۔ وہم بھا صرف کارخانے میں

میری مٹّی خراب کر ڈالی ۔۔۔ کھپ پڑے ہی تھی خراب خانے میں

نامرادی میری مراد بنی ! ۔۔۔ کیا ملے گا مُراد پانے میں

یا فریدَ الزّماں کرم کرنا ! ۔۔۔ کیا کمی ہے تیرے خزانے میں

تیر کَس کَس کے ایسا مارا ہے ۔۔۔ کہ مچی دھوم ہے زمانے میں

مر گئے انتظار میں ہم تو ڈیڑھ ہوئی ہے کسی کے آنے میں

تا کہ شُد یارِ من محمّد یار

سلطنت مِل گئی زمانے میں!



حیرت میں ہوں، کیا لکھوں شانِ محمّد کا

دیدارِ محمّد ہے قرآن محمّد کا

بخشے گئے جتنے تھے بدکار ہی عالم میں!

طوفان میں جب آیا غفران محمّد کا

بندوں نے خدائی کی جب ان کے بنے بندے

بندوں پہ عجب برسا باران محمّد کا

شاگردِ محمّد ہیں اُستاد دو عالم کے

اُستاد بنا سب کا نادان محمّد کا

ڈوبا تو نکالا ہے پھسلا تو سنبھالا ہے

میں بھول نہیں سکتا احسان محمّد کا

دشمن کو کچل ڈالو فرمانِ محمّد ہے

اللہ نے سنا ڈالا اعلان محمّد کا

تصویرِ محمّد ہے تحریرِ محمّد کی!

تقریرِ محمّد ہے تبیان محمّد کا

کُفرانِ محمّد ہے کُفرانِ خداوندی

کُفرانِ خداوندی کُفران محمّد کا

شاہنشہیِ عالم جب اُن کو مُسلّم ہے

پھر کیوں نہ ہو جبریل سادربان محمّد کا

وہ جلوۂ نورانی وہ نقشۂ رحمانی

رہتا ہے میرے دل میں ہر آن محمّد کا

ہر آن میں ہر شان کے مظہر ہی محمّد ہیں

ہر آن میں ہر شان میں ہے ذیشان محمّد کا

ہم نامِ محمّد ہوں مدّاحِ محمّد بھی

ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا دامانِ محمّد کا

زُلف کا بال بال بگڑا ہے
قید کرنے کو جال بگڑا ہے

اُن کے ابرو کا بال بگڑا ہے
یعنی رنگِ جدال بگڑا ہے

رُخِ انور کا خال بگڑا ہے
مصطفیٰ کا بلال بگڑا ہے

ختم ہو جائے زندگی میری
اب تو میرا مآل بگڑا ہے

بُتِ ظالم اگر بگڑ جائے!
سمجھ لو ذُوالجلال بگڑا ہے

دیکھ کر حال مست رندوں کا
شیخ کا قیل و قال بگڑا ہے

میری مٹی خراب مت کرنا
یہ کسی کا جمال بگڑا ہے

اب تو دل میں وہ ذوق شوق نہیں
شاید اُن کا خیال بگڑا ہے

قامتِ یار کی قیامت سے
آج محشر کا حال بگڑا ہے

غور کرنا محمدِ عربی!
اس محمدؐ کا حال بگڑا ہے

چینِ ابرو کو دیکھ کر یک دم
چینیوں کا کمال بگڑا ہے

اِس بگڑنے کی بس مثال نہ پوچھ
دلبرِ بے مثال بگڑا ہے



حق نے چاہا تو مِل کے بیٹھیں گے
بے خطر ہو سنبھل کے بیٹھیں گے

یار اپنا ہے آسماں اپنا
دشمنوں کو کچل کے بیٹھیں گے

بوسہ لیں گے کنار میں لے کر
مست ہو کر مچل کے بیٹھیں گے

دور سے بے قصور دیکھیں گے
اُن کے پہلو سے ٹل کے بیٹھیں گے

یار کی دید عید ہے اپنی
بحرِ غم سے نکل کے بیٹھیں گے

گر ہمارا ہوا محمّد یار
بادشاہوں میں چل کے بیٹھیں گے



آج الحمد کوئی آیا ہے مہماں اپنا
خونِ دل لختِ جگر خوب ہے ساماں اپنا

دل میں زخموں کی چمک سے ہے اُجالا ہر دم
کوئی اپنا ہو تو آ دیکھے چراغاں اپنا

جن کے آنے کی تمنّا تھی وہ لے آئے ہیں
میرے زخموں پہ چھڑکنے کو نمکداں اپنا

ہم تو قرآں کے حافظ ہیں پڑھا کرتے ہیں

رُخِ محبوب انوکھا ہے یہ قرآں اپنا

چشمِ بد دُور خدا رکھے تجھے اے ظالم

تیرے ظلموں نے کچل ڈالا ہے ایماں اپنا

یا رسولِ عربی لطف سے دیکھا کرنا

کہیں جا کر نہ پھسل جائے ثنا خواں اپنا

میری تقدیر بدلنے کو لیے بیٹھے ہیں!

ہاتھ میں مالکِ تقدیر قلمداں اپنا

نفس و شیطاں سے کہو میری تمنّا نہ کرے

مالک الفقر فرید است سُلیماں اپنا

ہم حسینوں کے گلستاں میں رہا کرتے ہیں

یا الٰہی یہ سلامت رہے بُستاں اپنا

میں محمدؐ ہوں فقط فخر ہے ہمنامی کا

جن کا ہمنام ہوں کافی ہے نگہباں اپنا

ہر روز حسینوں کا دیدار اگر ہوتا

کیوں دیدۂ تر بلتا کیوں دردِ جگر ہوتا

میں حسن کا بندہ ہوں دیدار سے زندہ ہوں

ہے بر میں میرے دلبر کیوں خاک بسر ہوتا

اک راز ہے سربستہ محرم کو سناؤں گا

کیوں قلب و جگر جلتے اظہار اگر ہوتا

جنّت ہے میری طالب میں طالبِ جنّت ہوں

مطلوب مجھے ملتا گر پاک نظر ہوتا

جب نام محمدؐ ہے ناکام رہوں کیوں میں

ناکام ہی رہتا میں گر طالبِ زر ہوتا



حسینوں میں ہے انجلائے محمدؐ	جبینوں میں چمکا ضیائے محمدؐ
قمر چیر ڈالا کیا موم پتھر!	زہے قوتِ دست و پائے محمدؐ
زتحت الثریٰ تا سرِ عرشِ اعظم!	چلو دیکھ لو جلوہ ہائے محمدؐ

بشر کو محمدؐ سے نسبت نہیں ہے — پڑھو غور سے اِنّمائے محمدؐ

میرے منہ کو کیوں چومتا ہے زمانہ — کہ میں بن گیا نقشِ پائے محمدؐ

ازل سے ہے دل میں ہوائے محمدؐ — ابد تک رہے اے خدائے محمدؐ

محمدؐ کو بھولوں یہ ممکن نہیں ہے — کہ ہے یاد مجھ کو وفائے محمدؐ

ہے مسجود میرا خدا جانتا ہے — خدائے محمدؐ بجائے محمدؐ

محمدؐ نے جس دم محمدؐ کو دیکھا — تو ثابت ہوا مدّعائے محمدؐ

خطا میری سب سے بڑی تھی مگر
محمدؐ نے بخشی خطائے محمدؐ!



تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی
کہا نہیں کو جو کُن کائنات ہو کے رہی
تمہارے ہونے سے ہونا ہے ہر دو عالم کا!
ہماری زندگی تجھ بن ممات ہو کے رہی

تیرے کرم نے ہمارے وہ کام کر ڈالے

کہ جن کے کرنے میں تقدیر مات ہو کے رہی

خدائے پاک نے قُل یٰعِباد کہہ کے کہا

تمہارے بندوں کی آفت نجات ہو کے رہی

رسولِ پاک کے بندوں کو مُردہ مت کہنا

کہ اُن کی مَوت تو عینِ حیات ہو کے رہی

تیرے غلام کا غصّہ پڑا جو سُورج پر!

تو دن کی روشنی اکدم میں رات ہو کے رہی

نظر میں آتا ہے عالم کو جو زمانے میں!

تمہاری ذات ہے لیکن صفات ہو کے رہی

درِ حضُور پہ سجدے میں میرا دم نکلا

ادا نماز ہوئی اور زکوٰت ہو کے رہی

اگرچہ کام ہے بد نیک نام کے صدقے

محمدؐ عجمی کی برات ہو کے رہی!!!

خدا ملے تو ملے پر صنم نہیں ملتا
ہمارے یار کا نقشِ قدم نہیں ملتا

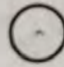
وہ اڑ گیا جو غبارِ حدوث تھا مجھ پر
میں کیوں کہوں کہ مجھے اقدم نہیں ملتا

نماز اپنی ہے حج و زکوٰۃ اپنے ہیں
جہادِ نفس میں رنج و الم نہیں ملتا

فرید پاک نے اک جام بھر کے پلوایا
ہمارے جام سے اب جامِ جم نہیں ملتا

وہ سوز جس سے دلِ زار بیقرار رہے
بجز عنایت و لطف و کرم نہیں ملتا

محمدؐ عربی کا شراب مستوں کو
بجز عبادتِ روئے صنم نہیں ملتا



خرامِ ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا
محمدؐ مصطفےٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے
تو بے رنگی میں آ صورت نما مٹھن کی گلیوں میں

احد احمد ہے لیکن میم کے پردے میں آیا ہے

پہن کر یا کا پردہ فرد تھا مٹھن کی گلیوں میں

وہی جلوہ جو فاراں پر ہوا احمد کی صورت میں

اسی جلوے کو پھر عُریاں کیا مٹھن کی گلیوں میں

بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں

کہ میرا میٹھا میٹھا یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

مجھے گر یاد کرنا ہو تو یونہی یاد کر لینا

ہمارا اک محمد یار تھا مٹھن کی گلیوں میں



شانِ جلال سے کہو تجھ کو جلال کی قسم

میری قبر نہ ڈھونڈنا میری کہیں قبر نہیں

پاؤں کے نیچے روند کر میرا نشاں مٹا دیا

پھر ہے نشاں کی جستجو عشق میں کچھ اثر نہیں

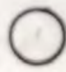
نجات مل نہ سکی جب ہجومِ عصیاں سے
میری نجات کا رحمت پہ انحصار رہا

فرید پاک کی پاکی کی اِک دلیل ہوں میں
کہ بے گناہ ہی رہا گرچہ گنہ گار رہا

ہمارے عجز نے ایسے نیاز کر ڈالے
کہ ہر نیاز میں ناکام کامگار رہا

محمدؐ عربی کے غلام کے صدقے
کہ ہر زمانے میں عالم کا تاجدار رہا

کنارِ یار سے نکلا نہیں محمدؐ یار
جہاں رہا وہ محمدؐ سے ہمکنار رہا



مجھ کو قسم ہے خالقِ عرشِ عظیم کی
یادِ خدا ہے یادِ رسولِ کریم کی !!

بھولا ہوا ہے جس نے بھلایا حضور کو

بھولی ہے اس کو یادِ رہِ مستقیم کی

بیشک گنہگار ہوں ڈرتا نہیں ہوں میں

عادت ہے مجھ کو یادِ غفورُ الرّحیم کی

قسمت پہ مجھ کو ناز ہے قسمت کو مجھ پہ ناز

خوش بخت و شادماں ہوں قسم ہے قسیم کی

یٰسین میں مزمّل و طٰہٰ و طور میں!

تفسیر ہے فقط رُخِ درِّ یتیم کی

جلوہ نما ہے نورِ نبی شش جہات میں

کونین میں نمود ہے ماہِ وسیم کی

طالب خدا ہے اُن کا وہ طالب خدا کے ہیں

تفریق ہے فقط یہ حبیب و کلیم کی

صلِّ علیٰ یہ عظمت و اعزازِ مصطفےٰ

یادِ خدا ہے یادِ رسولِ کریم کی

ہر صبح و شام ہوتی ہے بارانِ بیکراں
ہم مجرموں پہ آپ کے لطفِ عمیم کی

زاہد تری تمام عبادت فضول ہے
دل میں اگر تڑپ نہیں حُبِّ کلیم کی

لاریب دو جہاں میں وہی سرفراز ہیں
اُلفت ہے، جن کے دل میں نبیِ کریم کی

دونوں جہاں کی ظلمتیں کافور ہوگئیں
اُٹھی رُخِ جمال سے چلمن جو میم کی

یہ حسنِ مہر و ماہ یہ شادابیِ چمن
ہے اک کرن جمالِ حبیبِ علیم کی

روزِ جزا کی فکر ہو کیوں کر محمّدا
بخشش ہے اُن کے ہاتھ میں اپنے اثیم کی



حصّہ سوم



سرائیکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آکھاں مَیں کیا ہیں جگ دے وچ کیہڑا کیہڑا لگدے مٹھا

حسن ازل کرنا نزول وچ ہر ادا لگدے مِٹھا

یوسف مٹھا یعقوب دا عاشق سچا ایوّب دا

مجنوں کوں لیلےٰ خوب دا کالا کتا لگدے مِٹھا!

ہئی ہیر سچی توڑ دی، رانجھنڑ دے اصلوں جوڑ دی

کھیڑیوں رہی منہ موڑ دی ورا کھ ڈھٹا لگدے مِٹھا

سوہنی ڈٹھا مہینوال کوں سانول دی چینچل چال کوں

لاگل بڈی جنجال کوں عاشق سچا لگدے مِٹھا

از ارض تا فوق السمأ از عرش تا تحت الثریٰ

دلبر دے سارے ملک دا ہک ہک ذرہ لگدے مِٹھا

شمسُ الضحیٰ بدرُ الدجےٰ نورُ الھدیٰ صدرُ العُلیٰ

حضرت محمد مصطفٰےؐ خیر الوریٰ لگدے مِٹھا



قاصد مِٹھا مصریاں ڈیساں، پَل منا ایویں ونج تے آ

دُھرک پے رٹھی سرکار کوں، راہوں والا ایویں ونج تے آ

قصّے سناویں مرد دے، عاشق سچے پُر درد دے

یعنی سسّی بے پرد دے، واگاں بھنوا ایویں ونج تے آ

ڈُکھ درد وچ لاچار ہاں، بے کار زار نزار ہاں

ہر دم تتی بیمار ہاں، گِھن آ دوا ایویں ونج تے آ

گالھیں بھُوں بھر مار دیاں، اقرار دیاں انکار دیاں

ظالم دی دار مدار دیاں، تھیسن سُݨ آ ایویں ونج تے آ

کھُلسِن کرار تے کول ہِن، لگسِن ھزار بول ہِن

تھیکر ظلُوم جھُول ہِن، ونج بار چا ایویں ونج تے آ

بِنھدی نہیں ہن کیا کراں، بے وس تتی چیکاں بھراں

دیداں اڑیاں اچیں گھراں، کئی کر ڈکھا ایویں ونج تے آ

ونج دردی تفصیل کر، فرقان دی تنزیل کر

قرآن دی ترتیل کر، بھئیں رُوا ایویں ونج تے آ

یا کجھ کنیں وچ ڈور ہن ، یا ظلم دے وَل دُور ہن

نہ نہ ہنپل بے غور ہن، گج گج الا ایویں ونج تے آ

ہیں فرد کوں مسرور کر، ہوں ، خان کوں مجبور کر

بہر خدا اُٹھ دور کر ، دنج ونج نہ نا ایویں ونج تے آ



لب لعل ماہی بھال کر ساڈے منڑے ایویں آتے ونج

توں بن مٹھا من ٹھا رہن ڈکھڑے گھنڑے ایویں آتے ونج

دلڑی سٹرے سے ڈکھ سہے لکھ سول تے لت مک سہے

دیدار دی نت مکھ سہے سر سٹیں تنڑے ایویں آتے ونج

بہر خدا کجھ غور کر آوندی کئی سے فے الفور کر !!!

آجور تے دل جور کر جو کجھ بنڑے ایویں آتے ونج

ناشاد دل کوں شاد کر آگھر ولا آباد کر !!

بے داد سٹ کجھ داد کر دشمن سنڑے ایویں آتے ونج

اک چمک تے لبھڑیں آئے دل درد وچ جھنبڑے آتے

تیڈے عشق وچ چبڑیں آئے کدے جنڑے ایویں آتے ونج

تیں وانگ مالک راج دے سلطان تخت تے تاج دے

مالک سچے معراج دے کئی ماھنڑے ایوس آتے ونج

قاصد دلیں وچ شور ہنڑ سکدے سنجی تے زور ہنڑ

اکھیں سجنڑ بے غور ہنڑ جھیٹ نہیڑیں ایویں آتے ونج

بادِ صبا تاکید کر و نج سجدہ تفرید کر!

ہیں فرد دی تائید کر ساڈی گنڑے ایوس آتے ونج



ارشد دے ارشاد اساکوں ہر ہک دم وچہ یاد ن

دل برباد کرن دے کیتے درد وڈے اوستاد ن

جے او شیریں بنڑ بہن تاں دل ساڈے فرہاد ن

پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم یار دے لطفوں لکھ دلڑیاں آباد ن

درد اساکوں ماندا کیتا، درد ونڈو کوئی ہووے

رووݨ وچ امداد کرے بہہ نال اساڈے رووے

مینہ وسدے اتھ موتیاندے، بہہ ہار ہنجھوں دے پووے

شالا پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساڈے منہ کالے آدھووے



محبوب سبھے رکھ ہک پاسے	نازک متوارہ ہک پاسے
نمکیں رخسارہ ہک پاسے	قرآن دا پارہ ہک پاسے
ابرو خمدارہ ہک پاسے	تلوار دا دھارہ ہک پاسے
تلوار دو دستی ہک پاسے	ابرُو دا اشارہ ہک پاسے
سب نبی تے مرسل ہک پاسے	میڈا نبی سونہارہ ہک پاسے
میڈے درد دے دفتر ہک پاسے	مجنون وچارہ ہک پاسے
عاشق دا پارہ ہک پاسے	زاہد دا کھپارہ ہک پاسے

مسجود محمد ہک پاسے

ساجد جگ سارا ہک پاسے

حقیقت دے پردے پھڑیندے مُحمّد

خدا نال ہک تھی جلیندے مُحمّد

اوکھڑ پین دی ول پاڑ لیندے مُحمّد

نِکھڑ گیں کوں دم وچ ملیندے مُحمّد

او لاچار تھی تے انا الحق الیندے

جیکوں راز اپنا ڈسیندے مُحمّد

جڈاں ہتھ اُتے ہتھ رکھیندے مُحمّد

خدا نال بندے ملیندے مُحمّد

خُدا سُنڑدے ہا سے جتوں سے ڈٹھو سے

مُحمّد دے اولے الیندے مُحمّد

عمر آخر آئی اجنڑ لکھ اُمیداں!

اجھو جھات رحمت دی پیندے مُحمّد

اساں سُنڑدے آیوں قدیماً حدیثاً

غریبیں دے ویڑھے وسیندے مُحمّد

جے آوقتاں دیدیں دے میں فرش لیساں

اے نت شوق تیڈا پیندے محمّد

اوڈوں نیڈے منکر صدا سخت تیندن

ایڈوں درد تیڈا سنیندے محمّد

تیڈے منکریں دا ہیں کیا ڈکھ سناواں

کوئی لت کوئی مُک مرنیدے محمّد

میڈے قتل دے مشورے وچ اکھیدن

محمّد دے قصّے سُنڑیندے محمّد

جے عاشق سڈاویں تاں سُنڑ شیر مردا

مصائب دے جھٹے بھٹیندے محمّد

صبر نال جالیں تے کیتی نہ گالیں

اتھاں ماشے تولے تُلیندے محمّد

علی شیر حق پیر مشکل کُشا دیاں

لکھاں مشکلاں حل کریندے محمّد

ہیں سینے کوں میں کیوں مدینہ نہ آکھاں

جتھاں دمبدم جھوک لیندے محمدؐ

نہ مٹسے نہ مٹنے تیڈا نقش دل توں !

او مٹسے جو تیکوں مٹیندے محمدؐ

جدائی دیاں سانگاں ہجر دے سنگولے

ایہو دل ہمیشہ جھلیندے محمدؐ

ایہو فرد ڈیہڑیں فریدُ الزّماں کوں

فقط تیڈی سِک بُکھ لہیندے محمدؐ



حقیقت محمدؐ دی پا کوئی نہیں سگدا

ایتھاں چپ دی جاہے الا کوئی نئیں سگدا

ابو بکر و فاروق و عثمان و حیدر

ایہو راز مشکل ڈسا کوئی نئیں سگدا

محمدؐ دی صورت ہے صورت خدا دی

میڈے دل توں نقشہ مٹا کوئی نئیں سگدا

اساں در محمدؐ دے سجدے کریسوں

جو ہیں در توں سر ساڈا چا کوئی نئیں سگدا

محض لادوا ہاں طبیبیں کوں آکھو

میڈی مرض دی کر دوا کوئی نئیں سگدا

انا الحق ، انا اللہ الاون ہے سوکھا

اَنَا اَحْمَدُ کوں الا کوئی نئیں سگدا

مذاہب دے جھگڑے اساں چھوڑ بیٹھے!

محبّت دا جھگڑا چُھڑا کوئی نئیں سگدا

جے ڈاڈھے الیسو عمل حبط تھیسن

عمل حبط تھیں کوں ولا کوئی نئیں سگدا

وَلَا تَرْفَعُوْا فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ

بحکمِ خُدا غُل مچا کوئی نئیں سگدا

شریعت ، طریقت ، حقیقت دے قصے !

سوا معرفت دے ڈسا کوئی نئیں سگدا

علی شیر حق پیر مشکلکشا دے

سوا جام کوثر پلا کوئی نئیں سگدا

سوا چار یاریں نبی مصطفےٰ دے

خلافت کوں ہرگز چھپا کوئی نئیں سگدا

حقیقت محمّد دا الا حل معمّا

نہ حل تھیا اینکوں حل کرا کوئی نئیں سگدا

اساں نت محمّد دیاں نعتاں بنڑیسوں

اساں وانگ نعتاں بنا کوئی نئیں سگدا

جے پر سر ڈیووو آ ڈ ایتھاں سر لڑ پیندے

سوا سر ڈتے ہتھ اڑا کوئی نئیں سگدا

زآغاز و انجام پاک است یارم

زباں ڈلدی ہے حق الا کوئی نئیں سگدا

ناں وسندڑے سنہڑیں آن کبھی تاں پردہ اٹھایا کر

ساڑ حجاب فراق دا لطفوں وصل دا جام پلایا کر

میں انڑ سوہیں راہ کنڈ بلا رُلدی پھردی جنگل بیلا

توڑیں ہووے وقت کویلا ساڈے ناں الایا کر

رب رسول سنجاتم تئیوں حق جانڑ دا جاتم تئیوں

جو کجھ پاتم پاتم تئیوں کجھ انصاف تاں پایا کر

ہاں مقتول نگاہ پراناں بے وس تیڈے راہ وکانڑاں

توڑیں رکھدیں لکھ لکھ مانڑاں ساکوں ناں بلہایا کر

مہروں آپ بلا کر میٹوں قہروں خاص جلا کر میٹوں

آ وچ خاک ملا کر میٹوں بیریں ناں لتاڑیا کر

فرد فریدالدین کوں ڈیہدیں نازک حق آئیں کوں ڈیہدیں

مرد معین الدین کوں ڈیہدیں وَجہُ اللہ پکایا کر !



ہر صورت وچ اظہار ڈٹھم　　کل خار کوں گل گلزار ڈٹھم !

کتھ صدق صفا بھرپور ڈٹھم | کتھ مکر فریب تے زُور ڈٹھم
کتھ اقرب تے کتھ دور ڈٹھم | کتھ نور ڈٹھم کتھ نار ڈٹھم
کتھ شاہنشاہ رسولاں دا | مسجُود فروع اصولاں دا
ستّار ظلوم جہولاں دا | احمد مُرسل مختار ڈٹھم
کتھ واجب ذات قدیم ڈٹھم | کتھ احمد کوں بے میم ڈٹھم
کتھ فی اَحسنِ تقوِیم ڈٹھم | کتھ خوبی دا سردار ڈٹھم
بوبکر، عمر منظور ڈٹھم | عثمان، علی مسرور ڈٹھم
حسنین سراسر نُور ڈٹھم | وہ پاک محمّد یار ڈٹھم
کتھ پاک فریدُ الدّین ڈٹھم | کتھ نازک حق تمکین ڈٹھم
کتھ شاہ معینُ الدّین ڈٹھم | کتھ قطبُ الدّین طیار ڈٹھم
کتھ ملوانے مغرور ڈٹھم | کتھ مستانے مخمُور ڈٹھم
کتھ سرمد تے منصُور ڈٹھم | سرداریں کوں سردار ڈٹھم
کتھ ہیر تے رانجھن بیر ڈٹھم | کتھ ہوت تے ملک ملہیر ڈٹھم
کتھ سسّی دامن گیر ڈٹھم | سب دردوں تار رمتار ڈٹھم

کتھ ابرو کوں تلوار ڈٹھم　　کتھ نیناں کوں خونخوار ڈٹھم

کتھ زلفاں دی بدھ مار ڈٹھم　　واہ عشق دی پکڑ پچھاڑ ڈٹھم

لکھ ڈاتے دی وہ ڈات ڈٹھم　　ہک ذات کنوں لکھ ذات ڈٹھم

آثار افعال صفات ڈٹھم　　ہک نور دے سب انوار ڈٹھم

کتھ گلشن باغ بہشت ڈٹھم　　کتھ گلخن زاغ تے زشت ڈٹھم

کتھ کعبہ دیر کنشت ڈٹھم
کتھ بلبل خوش گفتار ڈٹھم



احد ناں احمد رلا کیوں نہ ڈیکھاں
حبیب خدا کوں خدا کیوں نہ ڈیکھاں

ہیں صورت دے اولے او بے صورت آیا
محمدؐ دی صورت ڈسا کیوں نہ ڈیکھاں

اے حق ہے تے پک ہے نہ شک ہے تے اکھ ہے
ولا کیوں نہ ڈیکھاں ولا کیوں نہ ڈیکھاں

سُنڑے لَنْ ترانِیْ نبی طور دا لا!

محمدؐ دے اوے خدا کیوں نہ ڈیکھاں

او ہک ذات باجملہ اوصافِ کامل!

محمدؐ دے وچ جھات پا کیوں نہ ڈیکھاں

جِتھاں جھات پاتم محمد سنجاتم

بھر جا محمد دی جا کیوں نہ ڈیکھاں

اسے دولہا ڈُلارا محمد پیارا

لے لولاک دا لاڈلا کیوں نہ ڈیکھاں

لے حق دا نطف را اساڈا سہارا

غریبیں دا چارہ سدا کیوں نہ ڈیکھاں

او ہے کون لوک اِن جو بُلبُل کوں روکن

بگلزار احمد الا کیوں نہ ڈیکھاں

پٹاں شرک دی پاڑ ساڑاں دوئی کوں

ایں ہک دل دا ہک دلربا کیوں نہ ڈیکھاں

محمدؐ دی صورت خدا کیوں نہ ڈیکھاں

خدا ڈیکھدیں مصطفےٰ کیوں نہ ڈیکھاں

ملائک تے مُرسل چہ اعلیٰ چہ افضل!

بدرگاہِ احمد گدا کیوں نہ ڈیکھاں

اے صُمٌّ تے بُکمٌ تے عُمیٌ اڈاہیں

کڈاہیں نہ ولسن ولا کیوں نہ ڈیکھاں

میں تبلیغ دا حق ادا کر ڈکھالاں

ہیں بُلبُل دا غلغل سنا کیوں نہ ڈیکھاں



اساں نال سانول الیسو کہ کیناں

اوہے قول اگلے پلیسو کہ کیناں

مہر دیاں نگاہیں بھلیسو کہ کیناں

اورس رنج پرانی ونجبسو کہ کیناں

ہے اصلوں تے ازلوں اے تنڑی تساڈی

ہیں کملی کوں ول گھر وسیسو کہ کینا ں

تساڈی سڈ یجاں تے در در میر یجاں

کتّی کوں پکڑ بدھ ملبھیسو کہ کینا ں

میں تنک تنک تھکی ہاں تے تھک ہٹی ہاں

مُٹھی ڈو نگاہیں بھلیسو کہ کینا ں

او بھانڑے پُرانڑے تے اگلے ٹکانڑے

منڑیسو سیالیں سڑیسو کہ کینا ں

اے کھیڑے او یڑے رکھن نت بکھیڑے

سروں ہیر دے شر ٹلیسو کہ کینا ں

ہوں تختوں اتر کر تے بختوں گزر کر

سڈا چاک جھنگ ہیر پیسو کہ کینا ں

اے در دیں دے قصّے تے مر دیں دے حصّے

سنڑیساں ذرا وقت ڈیسو کہ کینا ں

اُناول تپایا اُبا ھل ھرایا

ہلا ہل دی گولی پلیسو کہ کیناں

صبا کوٹ مٹھن دے پیریں کولا آکھیں

ہیں ٹکبّل کو خود گُل نبٹر لیسو کہ کیناں



دل درد توں ماندی نہ تھی دردِ جگر ایویں ہوندن

وِلیسن گزر اصلوں نہ ڈر ظلم و قہر ایویں ہوندن

ہے عشق وچہ مشکل بہوں، چِک چِل اتے گِگل بہوں

ہمت کریں اے دل بہوں، ظلیں سفر اینویں ہوندن

سُنڑ حال میں بے حال دا، دشمن سجنڑ پیا بھال دا!

پتا نہ پیا مہینوال دا، سَے بے خبر اینویں ہوندن

سوہنی شو دی لہریں گئی، بے وس تتی بحریں گئی!

کِھنڈ کِھنڈ خبر شہریں گئی، عاشق نڈر اینویں ہوندن

چھک پئی سسّی ہک تِل کنوں، ہتل ونجا کیس گھل کنوں

رہ گئی مِٹھی منزل کنوں، او کھے پہر اینویں ہوندن

سردار تھی داریں چڑھن تھی یار دیداریں چڑھن

چھڈ عیش دشواریں چڑھن کئی شیر نر اینویں ہوندن

لاخوف تھی جالن عُمر، رکھدے نہ دل وچ کئی خطر

فرشوں تے عرشوں گئے گزر، ملکوں بدر اینویں ہوندن

بدمست تے بے باک ہن، وہ چُست تے چالاک ہن

سُلطان ہن تھئے چاک ہن، ہیر یں دے در اینویں ہوندن

ہر وقت ہر دم نال ہے، مہروں نہ کر دا گالھ ہے

سانول دی الٹی چال ہے، سنھڑیں دے شر اینویں ہوندن

یوسف وسے کنعان وچ، یعقوب دی جندجان وچ

سے دل پھٹے ہر آن وچ، دیدیں دے پر اینویں ہوندن

عُشّاق دے سالار و سر، کربل دے غازیاں دے صدر

مُرسل محمدؐ دے پسر، جان و جگر اینویں ہوندن

محبوب تے معصوم ہن، معلوم تے مکتوم ہن!

موجود تے معدُوم ہن، لعل وگہر اینویں ہوندن

نازک فریدوں مستِ ہن، قائم بہ رازِ الست ہن

ہر وقت جام بدست ہن، غرق الخمر اینویں ہوندن

جسموں تے اسموں پاک ہن، وارث شہ لولاک ہن

ہر وقت وچ غمناک ہن، صاحبِ بصر اینویں ہوندن

ونج ڈیکھ کوٹ شریف کوں، یثرب دے خاص حریف کوں

مظہر لطیف ظریف کوں، نازک نگر اینویں ہوندن

کپوا کے سر سرمد بھئے، حدتوں گزر اَنحد بھئے

عشقوں احد احمد بھئے، شق القمر اینویں ہوندن

نہ چاہ چاہ تے جاہ دی، خواہش نہ ملک تے شاہ دی

دل بھاہ بھڑکے آہ دی، سوزِ سقر اینویں ہوندن

کل وچ ہمیشہ کل ڈیکھن، انگور دے وچ قلقل ڈیکھن

ہر گل دے وچ بلبل ڈیکھن، صاحب نظر اینویں ہوندن

ڈے خرقہ پیون جام کوں، بھُل گئے کفر اسلام کوں
آغاز تے انجام کوں، سود سے سکھر اینویں ہوندن
تھی فرد اغیار وں رہن، بے کار کم کاروں رہن
آزاد گھر باروں رہن، شاغل بشر اینویں ہوندن



تیڈڑے مکھڑے ڈٹھیں مٹھا مدنی موہن
سک لہندی نہیں، دل رجدی نہیں
اساں خاص قدیمی بردے ہوں
اساں نوکر تیڈڑے در دے ہوں
اساں کٹھڑے تیغ نظر دے ہوں
ہے گالھ پُرانی، اج دی نہیں
اِے خاص قدیمی بردی ہے
اِے کُٹھڑی تیڈڑے دردی ہے

اے کٹھڑی تیغ نظر دی ہے

ہے روز ازل دی، اج دی نہیں

تونڑیں لکھ لکھ ٹال مٹال کرو

نہ لطف کرم دی بھال کرو

کر خاک مٹی پامال کرو

دل حلقہ بگوش اے بھجدی نہیں

میں کوجھی تے بدعملی ہاں

بے کاری تے بے سملی ہاں

لج تیڈی ہاں تونڑیں کملی ہاں

کیا پاس تساکوں لج دی نہیں

جو در تیڈے مرخاک تھئی

ہر عیب کنوں ونج پاک تھئی

ہر آن سدا غمناک تھئی

ہم غم دی رہی دھج وجدی نہیں

نہ مفتی قاضی جور کرن
نا فتوے دے وچہ فور کرن
ہے حق رانجھن دا غور کرن
ایہا ہیر کھیڑیں کوں سجدی نہیں

جو فرد وانگوں آزاد ہوئی
صدیق ہوئی دل شاد ہوئی
وچہ ملک سبھے آباد ہوئی
ہنڑ کوڑ فریب تے پچ دی نہیں



سکھ سیجھ دیاں نیندراں گیاں، سانول سدھایا کیا کراں
لائق نہ ہم دیدار دی، دیدیں اڑایا کیا کراں
کیا کیا سناواں حال ہنڑ، دلبر نہ نیستم نال ہنڑ
پے گل وڈے جنجال ہنڑ، زلفیں پھسایا کیا کراں

بڈتر پیُم ونج دھاروچ ، ظلمات دھوں اندھاروچ

موجیں دی دار مداروچ ، قادر کھڑایا کیا کراں

لائی انوکھی پیت ہم ، گئی دیر چھوڑ مسیت ہم !!

نازک ڈُسائی ریت ہم ، ریتیں رُوایا کیا کراں

مولا ڈٹھو سے پیر وچ ، اللہ دی تصویر وچ

بحرِ محیط دی سیڑھ وچ ، مُکھڑا ڈکھایا کیا کراں

نہ قیل ہے نہ قال ہے حق ہے حقیقی حال ہے

حق دا جمال کمال ہے ، حق حق الایا کیا کراں

ملاں پھرن مغرور ول ، رہندے حضُوروں دور ول

دِل بغض دے ناسُور وَل ، غفلت مُسایا کیا کراں

عالم مقال تے قیل دے ، ماہر قیاس دلیل دے

مظہر فقط تفضیل دے ، مطلب ونجایا کیا کراں

لنگر وَگے انعام دا ، پیریں دے فیض تمام دا

بحر اخواص عوام دا ، منکر نہ آیا کیا کراں

اے بارہا چاونڑن دا نہ، سینے دے وچہ ماونڑن دا نہ
منہ کھول تے گانونڑ دا نہ، ہڈ چسم جلایا گیا کراں

سولیں ستایا ہنڑ بھوں، سوزیں تپایا ہنڑ بھوں
تانگھیں اکایا ہنڑ بھوں، پینل پرایا گیا کراں

اوڑک کریسن بھال ول، کڈ ھسن گلوں جنجال ول
تھیسوں ولا خوش حال ول، عاشق بنڑایا گیا کراں

کیویں چھپانواں درد کوں، رُخ زرد آہیں سرد کوں
ہیں فرید غازی مرد کوں، پیڑیں ہرایا گیا کراں



سیّد سردارا من گھن　　عالی سرکارا من گھن

تو مظہرِ ذاتِ صمد ہیں
بے عیب اتے بے حد ہیں
تو احد دل بھیا احمد ہیں

محبوب پیارا من گھن

تیکوں کیا آکھاں توں کیا ہیں
ہر ہک دے وچ ڈسدا ہیں
سب موجاں توں دریا ہیں
بحر الانوارا من گھن

جڈاں عشق اجارا چاتم
لکھ وَل شکَل دیو پرِچ پھاتھم
پر حق جانن دا جاتم
خود گھوٹ کنوارا من گھن

توں خود رحمت مولا ہیں
وسعت وچ بے ہمتا ہیں
ہر ویلے ہر ہک جا ہیں
شاہد جگ سارا من گھن

تیڈے حسن دے ہو کے ڈیسوں
سر بار ملامت چیسوں

۰ ردیسوں نہ وسریسوں

نہیں کھل خچکارا من گھن

توں افضل وچہ ہر شانیں
بوبکر عمر سلطانیں
عثمان علی دی جانیں

ہک ڈوں ترے چارا من گھن

توں پاک فریدالدینیں
حق نازک باتمکینیں
دلدار معین الدینیں

اے قطب مدارا من گھن

ڈکھ ٹال تے دفع بلا کر
دشمن کوں تہ بالا کر
رحمت دا شان ادا کر

ہاں سخت ڈکھارا من گھن

تیڈے عاشق سخت ملولن
ہک دل تے لکھ لکھ سولن
انسان ظلوم جہولن
کر درد دا چارا من گھن

توں ہر دل دا دلدار ہیں
غمگینیں دا غمخوار ہیں
توں پاک محمّد یار ہیں
کر یاری یارا من گھن

توں حق ہیں حق ہیں حق ہیں
حق باطل توں مطلق ہیں
مکتوم اتے معلق ہیں
مرسل مختارا من گھن

توں پار تے میں اُروار اں
لار چار تے زار نزاراں

ہیں پاسے موڑ مہاراں

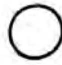
دریاؤں پارا من گھن

نیڈا بُلبُل زار نزارے

روونڑ دے نال وپارے

جے چاہیں بیڑا پارے

لے میر بحارا من گھن



رکیسیں نجدیا نامِ محمدؐ مُصطفےٰ کیتنئیں

نہ پیسیں جامِ عشقِ احمدِ خیرُالوری کیتنئیں

امام المرسلین من گھن !!

شفیع المذنبیں من گھن

خدا دا جانشین من گھن

ونجبسیں مدعا کیتئیں

وفا کر بے وفا نہ بنڑ

حیا کر بے حیا نہ بنڑ

محمدؐ دا بھرا نہ بنڑ

لکیسیں پیو تے ما کیتنئیں

بشر آکھن توں ہنڑ بس کر

کفر ونجنڑ دے نہ وس کر

نہ رہ بے حِس ذرا حِس کر

نبھیسیں بے مزا کیتنئیں

بشر دا دعویٰ سٹ نجدی

قہر ازلوں کھڑا وجدی

بدل لعنت دا پیا گجدی

جھلیسیں سر گڑا کیتنئیں

بشر اکھیوتاں شر تھیسی

تلوں دوزخ کوں در تھیسی

اتوں نازل قہر تھیسی

نہ ڈر سیں مسکرا کیتیئیں

احد کوں سُو بسُو ڈیکھیں

بہر جا کُو بہ کو ڈیکھیں

مُحمّد ہو بہو ڈیکھیں

نُٹیسیں اکھ ڈسا کیتیئیں

خدا آکھاں تاں جگ ڈر دے

جدا آکھاں تاں دل مر دے

صفا آکھاں تاں حق تر دے

کریساں لک لکا کیتیئیں

اساں بُلبُل ہوں گل تر دے

مُحمّد پاک پرور دے

خدا دے خاص مظہر دے

توں سڑ سیں نجدیا کیتیئیں

ست علم عمل دے ڈدھندے نوں!
کر پاک اہیں دل گندے نوں

جے آویں تاں حال سناواں
کھول حقیقت راز ڈساواں
تیڈی ذات دا انت نہ پاواں
چھڈ ملوانڑے اندھے نوں

بشری ویس وٹا کر آیا
احد اوہا احمد سڈوایا
اپٹریں ملک کوں آپ وسایا
آ ڈیکھ شہنشہ بندے نوں

یاری چھوڑ نھیوں اغیارا
تلخ زقوم کنڈیلا خارا
جے سر ڈیسیں ملسے چارا
جھل ڈیکھ فریدی رندے نوں

فقہ اصول عقائد ٹھپ رکھ

متن متون فوائد ٹھپ رکھ

نقل نقول قصائد ٹھپ رکھ

ہک جانڑیں چنگے مندے نوں

کئی خاکوں پاک گئے وہ وہ

کئی چڑھ افلاک گئے وہ وہ

کئی سینے چاک گئے وہ وہ

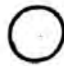
چھڈ عشق دے جاہی ڈنڈے نوں

تھی کر مرد گزار انھائیں

فردوں فرد گزار انھائیں

بنڑ کر درد گزار انھائیں

ہنڑ سٹ کوڑے کھڑ کھندے نوں



محمدؐ مُصطفےٰ رازِ خدا دی گال کیا پچھدیں

تھیا حق نال ہک حق دی، حقیقت حال کیا پچھدیں

کرم دی بھال جے بھالے، ہزاراں درد ہٹر ٹالے

مٹھے چنچل دی وہ چالے، کرم دی بھال کیا پچھدیں

ایندی رفتار توں صدقے، ایندی گفتار توں صدقے

ایندے دیدار توں صدقے، ایندے خط خال کیا پچھدیں

ایندے اقوال توں صدقے، ایندے افعال توں صدقے

ایندے احوال توں صدقے، میڈے اعمال کیا پچھدیں

اِتھاں خود عبد سڈویندے، اُتھاں حق نال رل ویندے

دماغیں کوں چکر ڈیندے، ہے اُلٹی چال کیا پچھدیں

عبودیت کوں رنگ لائیس، الوہیت کوں چمکائیس

تے ہر ہر شان ٹھمکائیس، مفصّل حال کیا پچھدیں

جدائی توں جُدائی ہے، خدائی تک رسائی ہے

فقط ہک آن لائی ہے، ایندے پر بال کیا پچھدیں

خدائی ایندی جاگیرے، ایندی تدبیر تقدیرے
اشارے کرکے چن چیرے، ہے قدرت نال کیا پچھدیں

ہے حاضر ہر مکان اندر، تے ناظر ہر زمان اندر
مکان و لامکاں اندر، رہے ہر نال کیا پچھدیں

میٹھے دردیں دا افسانہ سُنڑ کے جو ہووے دیوانہ
ایہ جگ سارا ہے بیگانہ، جیہے دم نال کیا پچھدیں

اکھیں کوں سک ہے رووݨڑ دی، اساڈے منہ دھووݨڑ دی
ہنجوں دے ہار پووݨڑ دی، پیے پڑوال کیا پچھدیں

ڈسیندے سب کوں عبداللہ، ڈسیندے رب کوں وجہ اللہ
مطیعش قَدْ اَطَاعَ اللہ، اینندے احوال کیا پچھدیں

کلامِ او کلام اللہ، سلامِ او سلام اللہ
غلامِ او غلام اللہ لکھاں پامال کیا پچھدیں

جلالِ او جلال اللہ، وصال او وصال اللہ
جمالِ او جمال اللہ، اینندے ادلال کیا پچھدیں

اے دل ازلوں ہے دیوانی، شرابِ عبدی مستانی
محمدؐ یار دچ فانی، وڈے جنجال کیا پچھدیں!



اوابرو یار دے خمدار وَہ وَہ — تکھی تلوار جوہردار وَہ وَہ
محبت وِچ ہزاراں خار وَہ وَہ — تتی بلبل دے ہن گلزار وَہ وہ
ڈکھاں دی نِریسے بھر مار وَہ وَہ — فجر پیشیں رہے بدھ مار وَہ وَہ
اُتھاں ٹھہ ٹھہ کھلنڑ مسکار وَہ وَہ — اتھاں رووِنڑ ٹپنڑ دیکار وَہ وَہ
سدا سولاندے سر سہرے سہاون — اساڈے گل ہنجوندے ہار وَہ وَہ
تتے برہوں اسیکوں وہ تپایا — ڈرے دوزخ برہ دی نار وَہ وَہ
کرم کیتا فریدؒ الدین پیارے — گئی مر مُہر اساڈی عار وَہ وَہ
تھئی دل دردتوں دلبر دی بردی — بھلی تُسر خیبر دی پٹکار وَہ وَہ
کیتے توحیدآ دل وِچ ٹھکانے — گئے تقلید دے آثار وَہ وَہ
حرم اسلام دے اذکار وَہ وَہ — حقیقی کفر دے زُنّار وَہ وَہ
ابوبکرؓ و عُمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ — محمدؐ مصطفےٰ دے یار وَہ وَہ

علی و فاطمہ شبیر و شبّر رسولُ اللہ دے انوار وہ وہ

معین و قطب و شاہنشاہِ نازک فرید زڑ پاک دے تکرار وہ وہ

اساں توں عشق آ جیتی ہے بازی اوندا جیتنڑا ساڈی ہار وہ وہ

عمر گزری ہے ڈکھ دا بار چیندیں سجن کیتی نہ ول نروار وہ وہ

احد احمد تھیا اظہار وہ وہ

تعالیٰ اللہ محمّد یار وہ وہ



نتی دلڑی نہ تھی ماندی اجھو ڈیسن بانہہ سراندی

تھی صابر کر چپ چاپے

خود اوسن گھر وچ آپے

مروبین سول سیاپے

تک ویسی رین ڈکھاندی!

جے تیں ناسیں وچ ساہی

رہ پاندھی نہ کڈھ ساہی

اوڑک مل پوسیا ماہی
ونج مانڑیں سیج پھُلاندی

کیا خاصے تے کیا راسے
دلبر ہر ہک دے پاسے
گئی پاس ہمیشہ آسے
تج پوسے درد مندانندی

نت سولیں تانگیں تایا
کیا اوکھا ویلھا آیا
دل دار نہ گھر پول پایا
ہاں باندی جیں دے نانندی

بِن دلبر دل دلگیرے
سچ آکھیا بخش بشیرے
اوکھے ملدن لعل تے ہیرے
جُھل لُٹ ٹمک بیدر داندی

کیوں درد دا حال سُناواں
کیوں رو رو لوک رواواں
بے انت دا انت نہ پاواں
وہ پیت ڈُٹھی سجنڑاندی

ہے ساننگ کسانگ اجل دا
ہے اوکھا پینڈا اقل دا
کیوں چھوڑاں پاند پنل دا
ونج پکھ سڑیاں باندی

گھر پاک فریدنڑ آون !
آ نازک قدر مناون
رل مل ہک راند رساون
ہے ریت مٹھی متراندی



سٹ زر زیور تے گھڑڑی

تھلیر وچ ملسیا وزڑی

کیا کرسیں عیش محل کوں

ونج گول اصیل اصل کوں

ادل سُہنڑے خاں پنل کوں

مل پوسیا ہمت کرڑی

نیں باری پانڑیں تارے

دلدار دا دیرا پارے

نا ساتھی نہ کوئی یارے

ہُنڑ اپڑبں باہیں ترڑی

شہ تخت ہزاروں آیا

وچ جھنگ دے دیرا لایا

تیں کارنڑ چاک سڈایا

سُلطان بنڑیا چاکرڑی

چھڈ تخت تے بخت بنانڑے
ملکانڑے تے منگھیانڑے
او جانڑے خواہ نہ جانڑے
ونج در دلبر دے مڑی

وہ عشق دا سانگ رسایا
جُڑ پاک فریدنڑ آیا
ہر دل وچ شور مچایا
لا ریب خُدا اکبر ڑی

بر جھر جنگل دے راہن
کھڈ کھڈ وچ نانگ سیاہن
پر درد تیڈے ہمراہن
ڑپو اصلوں نہ ڈرڑی

سٹ صحبت اوپریاں لوکاں
تا سبز بھیون دل سوکاں

وچ کوٹ شہر لاجھوکاں

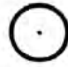
ونج کیچ دا پانڑیں بھرڑی

متھی بُلبُل غم نہ کھاتوں

آ اپڑیں آپ کوں پا توں

گُل ہیں گلزار سُہا توں

بس ٹھڈڑے ساہ نہ بھرڑی



کوٹ مٹھن دے پیر ساڈے بند دلبندے

بخشے رب قدیر ساکوں نور اکھیندے

ہیں گھر پاک دے در نے اقدس تے اطہر تے

سے صاحب توقیر سُرمے وانگ گیبندے

اعلیٰ شان شہاں دا چھوٹے مُونھ نہ ماندا

پڑیں دی ترڑ بھبڑ وچ کیا آکھ سگیندے

ہک روضے دے اندر ست اقطاب برابر

آپت وچ کھنڈ کھیر منکر کافر بھیندے

اکمل پیر مکمل شیخ مُحمّد عاقل

قاضی کل تقدیر اتھاں پچ الیندے

وہ محبُوب خُدا دا، سخیاں دا اُستادا

حاتم دا منگیندا ڈیکھ خدا بخشیندے

بیشک فخر جہانے پیریں وچ سلطانے

روشن پاک ضمیر نُوری جسم سُنڑیندے

فرد فریدوں پارن وہ اعظم او تارن

اللّٰہی تصویرپے بھگوان منیندے

مرد موحّد غازی، عاشق جیتی بازی

حق مطلق اکسیر نازک پاک سڈیندے

نازک پیر دا جایا اجمیری بن آیا

شاہنشاہ فقیر ساڈے دوست چھیندے

رُخ دے گاونڑ گاواں یوسف کول بلہاواں
مُصحف دی تفسیر ناز کرشمے ہندے
قطب فرید سدھایا، پیریں دا سرمایا
دل وچ لکھ لکھ چیر ہر ویلے ربڑیندے
رو رو نین کمانڑیں قُطبنڑ دے سدھرانڑیں
لُڑھدے نیر وہیر ہٹکیں نہ ہٹکیندے
فیضنڑ سیں حق پایا پاک اللہ ڈوایا
ہک بے دے ہن ویر ڈو کوں ہک سمجھیندے
جند جوانی مانڑن سادے ڈی دلدا مانڑن!
شیخیندی تاثیر من گھنّے جوجیندے
نیڑھ ہرڑے تلنگر لسے سارے گھن گئے حصّے
ساڈے وقت اخیر لطف کر وچ رچھیندے
اوڑک بھال کریسو، اپنا شان ڈکھیسو
تونڑیں ڈوہ کشیر دامن ہیٹھ لکیندے

میں بلبل بے کاراں تیڈے باغ داخاراں

ہک دل وچ لکھ تیرا پڑیں کون سمبھلیندے



کیوں آکھاں یار پریڑے

شہ رگ توں وسدا نیڑے

ہے دلبر دل دا ویری

دل کیتیس کولہ کیری

نت کڈھدے چال نویری

وچ دل دے رکھدے ڈیرے

ہے ساڈے سردار سائیں

جگ جیوے چرجگ تائیں

رل رہسوں سنجھ صباحیں

ہنڑ ساتوں کون نکھیڑے

آسینگا ڈیدن سُن توں

نہ پھول اساڈے گنڑ توں
لکھ واری تونڑیں پنڑ توں
لا لطفوں جھوکاں زیرے

ہے اصلوں یار کراڑا
نت مارے بیا بیا دھاڑا
ہنڑ کھلدے عالم سارا
وہ ساڈے بھاگ بھلیرے

تھی فرد فرید سڈیساں
جے نیتیں ہیں جگ تے جیساں
سب عالم کر سے ریساں
سڑ سڑ تے مرسن کھیڑے



محمدؐ محمدؐ پکیندیں گزر گئی
احد نال احمد ملیندیں گزر گئی
خدا کوں ڈٹھو سے محمدؐ دے اولے
محمدؐ کوں ڈٹھڑیں ڈکھیندیں گزر گئی

کہیں کجھ پکایا کہیں کجھ اساڈی | محمدؐ محمدؐ پکیندیں گزر گئی
میں اپنڑیں حیاتی توں قربان تھیواں | خدا کوں محمدؐ سڈیندیں گزر گئی
حقیقت محمدؐ دا لاحل معمّا | نہ حل تھیا ایویں ہل ہیندیں گزر گئی
سسّی کھوج پتا نہ پایا مُنل دا | گلیندیں تے اوجھڑ مریندیں گزر گئی
نبیّیں رسولیں دی احمدؐ دے در تے | ہمیشہ گدائی کریندیں گزر گئی
محمدؐ تے محمودؐ و حامد دے در تے | کروڑیں دی منتاں گھنیندیں گزر گئی
سجنڑ حال ساڈے تے وہ بھال کیتی | اینویں رات ڈینہہ تکیندیں گزر گئی
لگی مانگھ دی تانگھ دی سانگھ دل نوں | تتی نت تنگھیندیں تنگھیندیں گزر گئی
اے باندی تساڈی تے ماندی تساڈی | پٹیندیں تے روندیں روندیں گزر گئی
فریدالزماں دستگیر دو عالم | تیڈا اسم اعظم جپیندیں گزر گئی
تو مشکلکشا ئے دو عالم سڈیندیں | تیڈی جگدی حاجت ٹلیندیں گزر گئی

کرو حال بلبل تے ہک بھال لطفوں
نمانڑیں تیڈا ارہ بھلیندیں گزر گئی



نبی سئیں نینڈڑے مُنہ ڈکھاونڑ توں صدقے

خدا سئیں محمّد بنڑاونڑ توں صدقے

نینڈڑے میم دے بُرقعے پاونڑ توں صدقے

احد ہو کے احمد سڈاونڑ توں صدقے

خدا کوں ڈٹھو رات معراج کھُلدیں !

نینڈڑے نیناں دے بار چاونڑ توں صدقے

نینڈا حکم نافذ ہے سارے جہاں تے

خدا دی خلافت چھکاونڑ توں صدقے

عجب طور سینا تے جلوے کِتو نیں

عبد آ کے چادر لہاونڑ توں صدقے

شہر چاچڑیں وچ فرید آ سڈایو

نینڈڑے پے دے برقعے وٹاونڑ توں صدقے

حَسن مجتبےٰ پاک بچڑا نبی دا !!

نینڈی سُرخ پوشاک پاونڑ توں صدقے

حُسینڑ شہنشاہ ملکِ رضا دا

تیڈے بال بچڑے کُھاونڑ توں صدقے

اے بُلبُل تیڈا نعت خواں ہے قدیمی

ایندی نعت گاون الاونڑ توں صدقے



واہ حضرت عشق حجازی

آپھتری عشق دی بازی

وچ وحدت دے عبدُاللہ

وچ کثرت دے وجہ اللہ

یا اجملک یا اللہ!

وچ اولے میم مجازی

سب شاناں وچ اسبق ہن

لنگھ عرشوں گئے الحق ہن

ہر قیدوں تھیں مطلق ہِن

کیا بازی ماذی غازی

ہر مُرسل توں اعلےٰ ہَین

ہر بندے دا مولا ہین!

افضل اقدم اولیٰ ہین

اتھ کوان کرے انبازی

جی جہندے تے جگ ڈردے

ہیوں ازلوں باھنے بردے

کیوں کھولوں تیڈے پردے

اَے شاہنشاہِ حجازی

ہر بُلبُل دا توں گُل ھیں

ہر جزوی دا توں کُل ہیں

ہوں انمل دا توں مُل ہیں

ہے رمز دی محرم رازی

توں والی بحر و بَر دا
ابیض ، اسود ، احمر دا
اَعْطَیْنٰاکَ الکوثر دا
سب تیڈے ترکی تازی

آ عشقوں عبد سڈایو
ہر دل نوں چوٹک لایو
آ کیچوں پیچ کمایو !!
جُڑ کیتو عشق نوازی

توں نافع رافع ہر دا
توں مالک لعل تے زر دا
میں ساجد ازلوں در دا
وَل تھیوے رحمت تازی

نہ ڈرسوں لوکوں لیکوں
سمجھیسوں ہر ہِک جیکوں

ہے احمد پاک شریکوں
سُنڑ سمجھو لوک نمازی

ہا قال تے حال ادھورا
پر لطفوں ہا گرُ پورا !!
بھر بخشش جام طہورا
تھئی وحدت کثرت سازی

بھڑ استدلالی مسلے
سَٹ قولی قالی مسلے
سِکھ وجدی حالی مسلے
نہ بنڑ فخرُ الدّین رازی

کئی رُل گئے دانا عقلوں
کئی بھُل گئے حرفوں نقلوں
ہک سمجھیں ہک ہے اصلوں
ہر ہک وچ ہکوّ رازی !!

ہتی چال عجائب فندی
ہتی گالھ فقط ہک کندی
رہ ویندی من وچ مندی
پر عشق کیتی غمّازی
تھی فرد فریدوں جیبوں
گھن پرم پیالہ پیبوں
قدمیں وچ پے لنڑھیسوں
ہے پیت دی ریت نیاری



ہک نال اساڈی ہک تھی گئی
بی ہر ہک شے ہالک تھی گئی
ہنڑ نکھڑن محض محال تھیا
دلبر ساں دلڑی بک تھی گئی

میں ونج پُجدی پر راہ دے وچ
تقدیروں کجھ چل چک تھی گئی

نازک دی صحبت پاک کنوں
اے دل کملی نازک تھی گئی

دل دردوں چھُٹڑاں مشکل ہے
اے مرض مٹھی مہلک تھی گئی

حق پاک فرید دے الطافوں
دل سکدیں سکدیں سک تھی گئی

دل عشقوں ناز نیاز بنڑیا
جو اُچ ہئی سالم جھک تھی گئی

تھی فرد گزاروں اغیاروں
توحید ساڈی مالک تھی گئی!



ہک مرد ڈتی کن سو ہے   سب اوہے اوہے اوہے

سُنڑ سمجھ مٹھا دل جانی
غیریت ہے نادانی
توں ہیں موجود حقّانی
پیا کوڑیں ریڑھیا روہے

لکھ ڈاتے ڈاٹ ڈتوسے
گھر بیٹھیں حج کتوسے
خود آپ کوں آپ جتوسے
رحمت دا مِھیا انبو ہے

دل دردوں تھئی آبادے
تھیّا غیروں جی آزادے
ہک دلبر ہردم یادے
ناں غیر دی خو نہ بو ہے

آ دلبر پاتی جھاتی
پا جھاتی لائیس چھاتی

میں اصلی رمز سنجاتی
حق جاتم جو کجھ جو ہے

دل اوکھیاں پیتاں لایاں
بیگانیاں تھیاں ہمسایاں
نت مارن ما پیو جایاں
سے گگڑے درد وکھو ہے

وہ عشق عدالت کیتی
میں ہاری بازی جیتی
تھی پوری جو ہم نیتی
نہ مکر فریب نہ ڈرو ہے

الحمد فرید ملیوسے
ہنڑ دردیں ڈانڑ ڈتوسے
پندھ کر کرتے رل پیوسے
جتھ کوٹ مٹھن دی ٹھو ہے

کیوں بُلبُل تھی غم کھاواں
تھی گل گلزار سوہا داں
ہر ہک دے من کوں بھاواں
کیا پلڑے میڈے ڈوہے



بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیمؕ

جواب

خطِ دعوت مخدوم محمدؐ بخش صاحب ساکن موُمبارک



عار کوں مارتا یار ملی اے بخش موہن من ٹھارا

اوسوں سجے ادسیں گھر ساڈے ہا ازلی اے کارا

دعوت رد رسول نہ کیتی بیشک یار پیارا

اتھ آئیں حل تھیسن عقدے کھلسے بھید نیارا

پاک محمدؐ بخش دے لطفوں وسدے عالم سارا

جام فریدی مست کیتے ہے غیر کنوں چھٹکارا

فرد تھیوسے کو نینوں وہ ماریا عشق نقارا



یار دے درد اساں کوں کیتا غیر دے درداں واندا
ہر ویلھے ہر نال اساڈے دل ہر ہر دا باندا
سینے تنگ سفینے وچ اے بحر محیط نہ ماندا
چشماں نوں قربان ونجاں جتھ سارا سحر طسماندا
پیر فریدالدین پیارا دارو درد مندانداا
توں بن وچ گلزار دے بلبل دوزخ وچ تڑپھانداا



مرسل پاک سخی دے لطفوں سینہ سینا ڈسدا
ہر ویلھے ہیں دل وچ او دلبر دیرینہ ڈسدا
سُہنی کوں ہر چھول دے وچ او ڈھول نگینہ ڈسدا
درداں ماری ہاری کوں نہ ٹانگ سفینہ ڈسدا
فرد فریدی اصلی کوں ہنڑ کوٹ مدینہ ڈسدا



خود ساجد مسجود تھیوسے عشق ڈسائے سِتّے
ہک جانڑن ہک ڈیکھن آکھن پاک فرید دے منّتے
کفر کیا اسلاموں نسدے عشق دے ہتّے تتّے
گل بُلبُل کوں ہک سمجھن جوہن توحید وں رتّے



جام محبت بھر بھر بخشے پیر فرید یگانے
رسماں ریتاں رہ گیاں بھُل گئے صوم صلوٰۃ دوگانے
ذاکر خود مذکور تھیا توحید دکھایا شانے
سُود زیانوں پاک رہن وچ مے خانے مستانے
فرد فرید الدّین دے دستوں وہ پیتے پیمانے



پیر پکیندیں پیر تھیو سے پیر دا ہر دم دھیانے
پیریں پیڑیں خوب نپیڑیا جندڑی تھی جھانے
پیریں پیر کوں پیر کتا پیریں دا اعظم شانے

پیر مغاں میخانے وچ بھرپور ڈتے پیمانے

بھل گیاں رسماں ریتاں اصلوں گم تھیا نام نشانے

نازک پاک فرید دے لطفوں یار لدھو سے خانے

فرد تھیوسے اغیاروں آ درد تھیا درمانے



دُور تھیے خطرات دلوں وہ دلبر پائی جھاتے

بے رنگی دا جام پتوسے وچ میخانے آتے

خضر تھیوسے پیر فریدوں پیتا آب حیاتے

اُو تو اُعلم دے لکھ ڈاتے آ بخشی علم دی ڈاتے

جاہل ہاسے عالم تھیوسے منتری عشق براتے

ہیوں دلبر دے باندر دردے ایہا ذات صفاتے

بُلبُل ہاسے گُل تھیوسے اللہ ہے لات مناتے



نازک پاک فرید دے لطفوں یار لدھو سے خانے قسم قرآنے

هر صورت بے صورت ڈسدی مرشد دا احسانے قسم قرآنے

ہک ہک وچ ہے ہک دا جلوہ ہک ڈیکھن مستانے قسم قرآنے

دھیان کرو اکھ بھالو ڈیکھو ہر صورت سبحانے قسم قرآنے

دردمنداں کوں درد سلامت درد ایہو درمانے قسم قرآنے

فرد فرید الدین پیارا عارف عالی شانے قسم قرآنے



ہر ہک دے وچ ہک دا جلوہ ہر جا ہک دے ڈیرے

ہور نہیں ہکو لاہورے ہکو وسدا دیرے

عمر وہانڑیں پندھ کرینیدی اجاں پندھ پریرے

فرد فرید الدین کوں ڈیکھو شہ رگ توں وی نیڑے



ہک جا تم ہک ڈٹھم ہک دی ہر جا گفت شنیدے قسم فریدے

زیر زبر اُچ جھک ہک جا تم ہک دی ہر دم دیدے قسم فریدے

گئی تقلید تے آئی تحقیق تھئی مالک توحیدے قسم فریدے

انڑ ڈٹھا من گھن اے یار دے ڈیکھنڑ دی تمہید ے — قسم فریدے

بن نازک غمخوار اساں ہیوں ڈاڈھے درد رسید ے — قسم فریدے

دل دردوں آباد تھی ہر ویلہے درد دی عید ے — قسم فریدے

تن من جل بل خاک تھیا وچ دل دے زخم شدید ے — قسم فریدے

گل بلبل کوں ہک جا تھیں سئیں نازک دی تاکید ے — قسم فریدے



ہک ہا سے ہک ہیوں ہک ہوسوں ہک شاہد مشہود ے

ہر ہک دے وچ ہر دم ہک دا نور وجود شہود ے

غیر نہ ہا نہ ہے نہ ہوسے غیریّت مفقود ے

دھیان کرو ہر آن عیاں ہر شان دے وچ موجود ے

ست گر گیانی گیان ڈتا اگیان تھیا نابود ے

وہمی پردے پاڑ تے ڈیکھو ہر جا حق موجود ے

فرد فریدالدین کوں سمجھو معبود ے مسجود ے



بجردی قہردی وڈھ وچ آئی موج غریب نمانڑیں
فوج چڑھی بااَوج تھی ونج مَوج سراسر پانڑیں
خواب کنوں بیدار تھئی تھئی آپ تے آپ دیوانی
وہم قیاس گمان گئے ایقان کیستی سُلطانی
جذب حقیقی زور کِتا مجذوب تھئی مستانی
فرد فریدی ہاسے ازلوں تھئی رحمت رحمانی



زاہد زہد کوں چھوڑنا توں ہک تھیویں
کیتی کرتی بوڑنا توں ہک تھیویں
تھی مظلوم گزاریں ڈیویں!!
عشق دے مینھ وچ ڈورنا توں ہک تھیویں
جلوت چھوڑتے خلوت چنڑگھن!
غیر کنوں منہ موڑنا توں ہک تھیویں

ہر صورت وچ یار کوں ڈیکھیں

نہ بنڑ اندھا کورنا توں ہک تھیویں

عشق سنڑیندے شینہ مریلا

نہ تھیویں کمزورنا توں ہک تھیویں

سیس نواویں درد نبھاویں

دردوں منہ نہ موڑنا توں ہک تھیویں

ناز کریندیں وقت ونجایو

جھکی وٹ نہ چھوڑنا توں ہک تھیویں

ہک دے سانگے ہک دے کیتے

ہردی جُتّی جوڑنا توں ہک تھیویں

مخدومی محرومی سمجھیں

خدمت نبڑسی توڑنا توں ہک تھیویں

یار دی نسبت پالیں ہر دم

غیر دی نسبت تروڑنا توں ہک تھیویں

دامن پاک نبی عربی دا!

مردیں تئیں نہ چھوڑنا توں ہک بھیویں

پیر فریدالدّین کوں سمجھیں

بیزوریں دا زورنا توں ہک بھیویں

شیخ حقیقت پیر طریقت

ابن العربی جوڑنا توں ہک بھیویں

مُلّوانڑیں دی سنگت سٹ گھت

ناں مفتے ڈلھہ بھورنا توں ہک بھیویں

کامل پیر تے رکھ کر تکیہ

ٹُرموریں دی ٹورنا توں ہک بھیویں

پیر دے ہتھ وچ ہتھ کوں ڈے کر

نفس دی بانہہ مروڑنا توں ہک بھیویں

ماراں کھانویں مار نہ آنویں

بنڑ کھلیں داکھوڑنا توں ہک بھیویں

لَا اِلٰہ ، ضرب لگا کر

چکّی دل دی ہوڑ نا توں ہک بھیویں

عِلم عمل دا دھندا سَٹ کر

تھی رندی میخور نا توں ہک بھیویں

لاہوردل آ ہور سڑایو

وَل وَنج شہر لاہور نا توں ہک بھیویں

غافل جیونڑ گندا بھیونڑ

اپنڑا آپ بھلور نا توں ہک بھیویں

توں سُلطان قدیمی اصلی

نہ بنڑ گھر دا چور نا توں ہک بھیویں

میکوں نال دھیان دے ڈیکھیں

میں بنڑ گیاں کجھ ہور نا توں ہک بھیویں

تھی احمد مُرسل دا بندہ

بنڑ گھت بے بسر شور نا توں ہک بھیویں

یار محمدؐ بار کوں سمجھیں
نہ تھی اُلٹا نور تا توں ہک بھیویں



رُس نہ سانول یار مدتاں بیت گیاں

دل وچ درد ہزار مُدتاں بیت گیاں

توں بِن مٹھڑے لگدے بھکڑے   تیں سانگے سب سانگے ترٹڑے

کرنہ عار و یار مُدتاں بیت گیاں

ظالم ظلم کمایو اَج تئیں!   کیوں تنڑی کوں تایو اَج تئیں

وہ کیتو نروار مُدتاں بیت گیاں

سسّی راہ بھلیندیں تھک گئی   ہردم کانگ اڈیندیں تھک گئی

وَلو سے شتر سوار مُدتاں بیت گیاں

میں بدکار کمینی کُتّی   ازلوں در تیڈے تے سُتّی

لطف کرے ہک وار مُدتاں بیت گیاں

مَیں بے کار پُرانی جٹی   او گنڑ ہار نمانڑیں جٹّی

یا اچیّں سرکار مُدتاں بیت گیاں

مکر فریبیاں چالاں سٹ گھت ۔۔۔ کوڑیاں قیل مقالاں سٹ گھت

سچّے کر اقرار مُدتاں بیت گیاں

عُمر گزاریم کھپدیں جھکدیں! ۔۔۔ سڑدیں بلدیں دُکھدیں دکھدیں

ڈس کئی بلڑ داوار مُدتاں بیت گیاں

در تیڈے دی بھیک چنگیری! ۔۔۔ توں بن ہووے کولا کیری!

در در نہ کر خوار مُدتاں بیت گیاں

تُوں بن حق جانڑ نڑدا جانم ۔۔۔ تیڈی ذات دا انت نہ پانم!

آخر بیٹھم ہار، مُدتاں بیت گیاں

پیر پیمبر تینوں چہندے ۔۔۔ غوث قطب سب بردے باندے

کون محمّد یار مُدتاں بیت گیاں



احمد مرسل اکبر ڈسدے ۔۔۔ ہر افسر تے افسر ڈسدے

ہر وچ ڈسدے ہر گھر ڈسدے ۔۔۔ وجہہ اللہ الا کبر ڈسدے

رب اکبر دا مظہر ڈسدے | ہر اکبر توں اکبر ڈسدے
دل دیوانی مستانی کوں ! | رب اکبر توں اکبر ڈسدے
اکھ بھال بہر مظہر ڈسدے | مسجد ڈسدے مندر ڈسدے
اینڈے قبضے قدرت اندر | اخضر اسود احمر ڈسدے
مطلق ہے ہر قیدوں پاک اے | اوحد ڈسدے اکثر ڈسدے
اے پاک محمّد مولا نا | در تیڈا رب دا در ڈسدے
میں کیا آکھاں در تیڈے دا | میکوں کیا کیا جوہر ڈسدے
در اقدس دا ساجد میکوں | کسریٰ ڈسدے قیصر ڈسدے
تیڈا توں ٹیں کالا ہووے ! | ہر خوش توں خوشتر ڈسدے
تیڈی نسبت دے زور کنوں | کالا کتّا دلبر ڈسدے
محبوب الٰہی سُبحانی | برتر ڈسدے دَر بر ڈسدے
ہر دَور دے دا قطب اعظم | در تیڈے دا چاکر ڈسدے
دشمن تیڈا حب والے کوں | سوّر ڈسدے ابتر ڈسدے
تیڈی پہلی منزل اندر | جبریل جیہے بے پر ڈسدے

اعطیت الرعب دی حشمت توں ۔۔۔ اصغر تیڈا اکبر ڈسدے

اے پیر فریدُ الدّین پیا ۔۔۔ توں بن جگ سارا بَر ڈسدے

فردُالاَ فراد فریدالدّین! ۔۔۔ سلطاناں دا سرور ڈسدے

ہر مہتر توں مہتر ڈسدے ۔۔۔ ہر بہتر توں بہتر ڈسدے

سب پیریں دامنگیریں تے ۔۔۔ حاکم ڈسدے داور ڈسدے

دل بے واہی سودائی دا ۔۔۔ دلدار اتے دلبر ڈسدے

اکھ وچ دل وچ آ جھوکاں لا ۔۔۔ عاشق تیڈے مضطر ڈسدے

نومید نہیں آخر دم تائیں! ۔۔۔ رحمت تیڈا جوہر ڈسدے

ہر عالم دا اے فرد میکوں

ہادی ڈسدے رہبر ڈسدے



احمد مرسل اجمل ڈسدے ۔۔۔ ہر اکمل توں اکمل ڈسدے

دل آزادی دکھیاری دا ۔۔۔ دارو ڈسدے درمل ڈسدے

ہر اعلیٰ توں اعلیٰ ڈسدے ۔۔۔ ہر افضل توں افضل ڈسدے

محبوب موہن من ٹھار میکوں   بھورل ڈسدے سانول ڈسدے

اوہ سہنڑیں دا سردار ڈٹھم !   جتھ ہر سہنڑل مہل ڈسدے

ہر صورت وچ اظہار مٹھیا !   ہر مورت وچ ولول ڈسدے

چاکر تیڈا نوکر تیڈا   خاقان اتے ہرقل ڈسدے

ثانی تیڈا ہے لا ثانی   اخبث ڈسدے ارزل ڈسدے

ہر ہک مشکل آسان ڈسدی   لا ینحل عقدہ حل ڈسدے

ہر اخبث توں اخبث ڈسدے   ہر ارزل توں ارزل ڈسدے

اکھ رجدی نہیں توڑیں میکوں !   دم دم ڈسدے پلپل ڈسدے

مقصود فقط ہک توں ڈسدیں   بیا سب کجھ ہک اٹکل ڈسدے

دشمن محبوب محمّد دا   نا کام بہر منزل ڈسدے

کیا پچھدیں شان محمّد دا   آخر ڈسدے اوّل ڈسدے

ہر مرسل دا شاہنشاہ ہے   ہر مرسل دا مُرسل ڈسدے

باطن ڈسدے ظاہر ڈسدے

آخر ڈسدے اوّل ڈسدے

محبوب مٹھا دلبر وے

آ جلدی میلا کر وے

رب پاک دی سوں ہے تینوں | نہ رول اکیلا مینوں ! | نت رہندے خوف خطر وے

دل دردیں بابلیاں بھاہیں | ہن جلدی سنجھ صباحیں | ہے حال بہوں ابتر وے

تین پار دل لائیاں جھوکاں | ہن رلدی اُپریاں لوکاں | نا ردل میکوں گھر گھر وے

تیڈیاں سب توں اچیاں شاناں | محبوباں دا سلطاناں | سب اصغر توں اکبر وے

ہن تیریاں لکھ لکھ چاہیں | اے پاک محمدؐ سائیں ! | کر لطفوں خاص نظر وے



ہر ویلھے پیا ڈسدا ڈھولا ماہی.

وچ نیناں دے وسدا ڈھولا ماہی

آپے اصل اصولاں دا مالک | آپے باقی آپے ہالک | آپ شکار ہو وسدا ڈھولا ماہی

آپے موسیٰ آپے سینا | آپ محمدؐ آپ مدینا | آپ خلق کھر کس دا ڈھولا ماہی

افلاکوں خود خاک تے آیا | چرھ کر ایں وطن سدھایا | شان ڈکھایں جسیدا ڈھولا ماہی

ہر ہک شان دلشان ڈکھایں | کفر اتے ایمان ڈکھایں | مسجد مندر رسدا ڈھولا ماہی

Scanned by CamScanner

آپے وہم تے آپ یقینے   آپے دین اتے بدینے   رندی مشرب ڈسدا ڈھولا ماہی

تھی مٹی گھبکار سنڑاوے   ڈودھ ڈھی مکھڑ بنڑ آوے   جٹی ہو کر ہسدا ڈھولا ماہی

پاک محمدؐ یار اساڈا   درداں وچ غمخوار اساڈا   مالک قلم تے مسدا ڈھولا ماہی



یار کھرل دی یاری ساکوں وہ بخشی بیماری

درد اندوہ ہجوم کیتا ہے ہر دم نالہ زاری

توں بن یار اساڈی آ کر کون کرے دلداری

جے تیں جیسا تیڈی رہساں تو ڑ نبھیساں یاری

کل وچ رہے مردیں تائیں تیڈی زلف دی کاری

دل ملسوں ہکواری جے کر بخت کیتی بیداری

پاک فریدالدین دے صدقے لطف کرو ہک واری

توں بن جیونڑ مرده تھیونڑ مانم عمر ساری

عشق دا سانگ رسیسوں جھٹ کر سنڑسے خلقت ساری

بیگانیں دے طعنیں ہار یا شہر ہزار خواری

مولا سانگ نبڑیسے اوڑک آوسے ملن دی واری
کانگ اڈیندیں فالاں پیندیں گزری عمر زاری
چارے کیتم شان ونجائم شور کیتا لاچاری
سہنس طبیب کماون ہر دم نہ لبھنیں بیماری
بے تشخیصے دلدے کالے دردوں بالکل عاری
شربت چاٹے جوڑ بناون نہ کرسکدے کاری
درد اساکوں ڈاڈھا ملیا بیدردانڈی یاری
پاک محمدؐ یار ملیوسے حکم تھیا سرکاری



سوز نواں ہر روز جلاوے بوٹر کڈھے ہڈ تن دے
شالا نال حبیب گزاروں سہنے ڈینہ ساونڑ دے
لذت رز برز و دھاون جلوے من موہندے
غبغب نتے کر رب ربیسوں پانی چاہ ذقن دے

اوڑک ہک ڈینہہ مِل کر تھیسوں راہی پاکپتن دے

درجنت دے مِلدن ساکوں پتے خاص وطن دے

جیکر بخت بھڑا یا بنڑسوں وارث ملک امن دے

دمدم نال خیال دے جیسوں ہردم ویسوں تنڑ دے

جلوت وچ خلوت دے جیکے گھنسوں نال سجنڑ دے

سچے تھیکر سوچ رکھیسوں کھوٹ ونجیسوں تن دے

ڈیکھ محمدؐ یار کو جیسوں باقی ڈینہہ جیونڑ دے



عالمِ فانی دے وچ جب نورِ حق آونڑ لگے

کفر دنج کا فور تھیا کفّار مُرجھاونڑ لگے

حضرت عبداللہ دے گھر تشریف جاں لاون گے

عاشق و معشوق مِل کر عشق وچ دھاونڑ لگے

لطف ٹھیا الطاف دی برسات برساونڑ لگے

مُردے لکھ سالاں دے وِل جُنبش دیوچ آونڑ لگے

غُل پیا وِنج جا بجا آیا محمّد مُصطفےٰ

دید دیاں عیداں تھیاں ہر دل دیوچ ساونڑ لگے

حق نما آیا خدا خود منہ ڈکھلاونڑ لگے

انڑچے منہ توں اپنڑے پردے آپ اُٹھاونڑ لگے

بت گرے سجدے دیوچ بُت گر نڑے خود بُت شکن!

انبیا در آمنہ بی بی دا گھر گاونڑ لگے

خاکپائے مصطفےٰ دی رب قسم کھاونڑ لگے

عشق دی اگ نال دل مضطر کوں بھڑکاونڑ لگے

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ راز فرماونڑ لگے

مَنْ رَآنِیْ قَدْ رَآ دی گیت کوں گاونڑ لگے

نعت خوانی کیا کراں اوں پاک سُبحانی دی ہیں

سبجھہ اتے چن مونہہ جینداڈیکھ شرماونڑ لگے

مل ملا خنزیر جاں وچ رُگدے گل کھاونڑ لگے

احمد مرسل دے کُتے بھونک کر آونڑ لگے

ابنِ مریم دے ہتھوں حضرت محمدﷺ مصطفٰے

یَقْتُلُ الْخِنْزِیْر دی تصدیق فرماونڑ لگے

ہک محمدؐ یار ہے بیئے یار دی حاجت نہیں

ہک محمدؐ یار توں اغیار ڈر کھاونڑ لگے



دل درد توں خالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

گوری رہیں کالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

صُورت اُتے گاھی رہیوں مستان متوالی رہیوں ساری عمر گالی رہیوں

کر غور کجھ گاھی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

بے رنگ ہی ہر رنگ دیوچ ہر وال تے ہر انگ دیوچ ہر آن بیئے ڈھنگ دیوچ

سُنڑ حال بے حالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

احمد احد کوں ڈوں نہ کر من گھن چراؤ چوں نہ کر چپکر اتھاں ہاں ہوں نہ کر

کٹوال کٹوالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

چل چپ کے وچ ثابت ہیں کھولیں نہ منہ صامت رہیں پردھیان ڈیو چہ نت رہیں

ہیں باغ توں مالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

توں خود محمدؐ یار ہیں لولاک دا مختار ہیں ہر دلڑی دا دلدار ہیں

کر خیال توں خالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی

سُر رنہی خاریں تے چڑھ منصور بنڑ داریں تے چڑھ اقرار انکاریں تے چڑھ

حالی بنڑیں قالی نہ بنڑ جے یار کوں ملنڑا ہووی



محمدؐ پاک مدنی دا شہر ڈیکھیں تاں کل پوی

خدائے پاک دے جلویں دا گھر ڈیکھیں تا کل پوی

سیہ زلفیں دے اندر سینڈھ دے چمکار توں صدقے

اندھاری رات وچ اندھا سحر ڈیکھیں تا کل پوی

خم ابرو دے وچ جھک کر ملائک آبرو لہندن!

قدر والیں دا بے قدر ا قدر ڈیکھیں تا کل پوی

تونڑیں ابلیس ہیں پرویں کر املاک دی من گھن

جے ہیں محراب وچ ہک سجدہ کر ڈیکھیں تاکل پوی

فقط اللہ اکبر آکھدیں اللہ نہیں بِلدا !!!

اللہ آباد کوں احمد نگر ڈیکھیں تاکل پوی

صلاۃ اندر سلام آکھیں سلام اندر قیام آکھیں !

خدا دادر ہے آہیں درتے مرڈیکھیں تاکل پوی

محمدؐ مصطفیٰؐ دے یار دا اقرار کر ہر دم

محمدؐ یار دا علم و ہنر ڈیکھیں تا کل پوی !



سِک دا شان میں کیا آکھاں سِک باہجوں بندہ سکھے

نیہہ لگا ونڑ پیت نبھا ونڑ اساں توں کوئی سکھے

ہڑ نا جالیاں ہڈیاں اساڈیاں راکھ مٹی وچ لکھے

شالہ یار محمدؐ کوں وصل دے لیکھے رکھے



بدلے روون بجلی مسکے یار گیا ہنٹر رُس کے

اکھیاں دی برسات کنوں گئی چولی چنڑی پُس کے

سانول آوے نہ چرلاوے کجھ مارے کجھ مُسکے

بیدرداں دے درد کنوں دل ہر دم رووے ڈُسکے

پاک محمّد یار لدھوسے مرمر کے کُس کُس کے



ساون آن قریب تھیا دلدار بعید سُنڑیندن درد شدیدن

دردیں سوزیں ساڑ بچا لیا روز بروز فریدن ڈوڑے تہیندن

ونج آکھے کوئی سجڑیں کوں آ درد دے حال گھنیندن لطف کریندن

ہاڑ مہینے سینے ساڑے جان جگر گُلکیندن ! سوز جدیدن

سانول آویں نہ چرلاویں تیڈے شان چھہیندن نُور اکھیندن

پاک محمّد یار کوں ڈیکھو مظہر پاک فریدن شان مجیدن



بیدرد دھتی مخلوق سبھو ترٹ پھٹ گیا سانگ سہیلیاں ندا

لڈ پیر گئے دلگیر گئے منہ کالا کرکے چپیلیاندا

کئی محرم راز نہیں ملدا کیا چھیدیں حال اکیلیاندا

گیا حسن صفا دا ناز دا لے دور رہے میل کچیلیاندا

فساق دے فسق فجور کنوں گم نام ہے عشق دے بیلیاندا

بن یار فرید نہیں ملدا کئی چارہ ڈکھ ڈھیلیاندا

گھر پاک محمد یار آوے خوش تھیوے صحن حویلیاندا



جتھاں ڈیکھاں جتھاں بھالاں جتھاں نظر ٹکاواں

جیندے منہ کوں ولوں ڈیکھاں تیڈا منہ پکاواں

میں معدوم تو حاضر ناظر پیا کیہا روپ چھکاواں

نازک ایجھا یار قدیمی کیویں بکل لکاواں



تیڈی تصویر کوں سینے دیوچہ رکھاں پکائی سانول

خدائی نقش کوں کیویں رہاں ہر دم بھلائی سانول

وفا ساڈی کوں نہ تولیو، جفا ایڑس کوں نہ پھولیو!

تمامی عمر نہ بولیو، اینویں رُس رُس مُسائی سانول

اساڈی ہے دعا تینوں، نہ لگے کوسی وا تینوں

رکھے قائم خدا تینوں، تو نرڑیں ساکوں ڈکھئی سانول

سدا جیویں رقیباں وچ، تے خوش تھیویں حبیباں وچ

اساڈے وت نصیباں وچ لکھی ہئی نت جدائی سانول

جِگر دا خون پیندیں تئیں، مَر ینیدیں تے کُٹیندیں تئیں!

نہ بُھلے ساکوں جیندیں تئیں، تساڈی کج ادائی سانول

محمدؐ پاک دے لطفوں، شہِ لولاک دے لطفوں

دلِ غمناک دے لطفوں، ہاں درتیڈے دی دئی سانول

محمدؐ یار دی یاری، نبی مختار دی یاری!

سچی سرکار دی یاری، نہ کرسی بے وفائی سانول

نبیڈے سوزیں دے سازاں وچ، حقیقت دے مجازاں وچ

رہو سے نت نمازاں وچ، تساڈے پیر چپائی سانول

تیڈے دردیں تھکا ماریا، تیڈے سوزیں تپا ماریا

نیڈریں تانگھیں اکا ماریا، پرلے ہسوں جھٹ نبھائی سانول

عمر گزری عذاباں وچ، حجاباں وچہ نقاباں وچ

نہوی ملدا اکہوں خواباں وچ، ایہہ عادت کئیں سکھی سانول

تیڈیاں زلفیں دے سپ مینوں، ڈنگیندے نے لک تے چھپ مینوں

ڈوجھا مارے کلھپ مینوں، خدا ایھہ بنڑائی سانول

ڈوکھاں دا توں اُستادیں، ستم دا خاص بنیادیں

ہمیشہ دل کوں توں یادیں، نہیں بھلدے قصیئی سانول

توں دوزخ وچہ سدا رہسیں، تے اپنیں توں جدا رہسیں

ڈکھاں وچ مبتلا رہسیں، ڈوکھایو پیو تے متی سانول

اکھیں دی چوک توں صدقے، کجل دی نوک توں صدقے

تساڈی جھوک تھل صدقے، نہ ٹھنڈی ہئی ہلائی سانول



یا رسُولَ اللہ کرم بے حال تے

ہاں نتی بدکار بد اعمال تے

او کرم تھیوے جیویں کیتا ہا وے

اول یمن دے لعل تے حبتوال تے

مٹ مراں میں تیڈے راہاں دے او تے

جیویں سوہنی مٹ موئی مہینوال تے

سسّی پنّوں کوں خرید یائیں میکوں

صدقے تھیواں تیڈی سوہنی چال تے

ہیر رانجھنڑ دی رہی میں ہاں تیڈی

لج تیڈی کوں تکیہ ہیں لجپال تے

درد تیڈے وچ جیواں ہیں وچ مراں

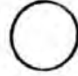
حشر تھیوے میڈا تیڈے خیال تے

یا شفیعَ المذنبین رحمت تھیوے

ہیں محمّد یار گڑھی وال تے

تیڈڑے خط خالاں دی دیوانی رہاں آمین

مست جیواں تیڈڑے خط و خال تے



دید دی عید نصنتی ہر ویلے دیدیں عیداں کیتاں

تیغ نگہ مقتول کیتا مقبول تھیاں من پیتاں

ٹھپ کر ڈوں ترے چار رکعتاں عشق دی ہکّہ نیتاں

شالا لطفوں مر دیں ویلے عشق دی بازی جیتاں

عشق محمدؐ پاک دے وچ سب بھل گیاں رسماں ریتاں



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سلسلہ شریف چشتیہ

فخریہ فریدیہ محمدیہ نازکیہ

اے کہ بے رنگ و رنگہا شدہ
ناخدا بودی و خدا شدہ

میم امکاں چو در احد آمد
احمدِ سیّد الوریٰ شدہ

احمدی حامدی و محمودی
بہرِ ما طُرفہ دلرُبا شدہ

ظاہر و باطن اول و آخر
ابتدا نیز انتہا شدہ

حاضر و ناظر و سمیع و بصیر
از بشر از ملک جُدا شدہ

در لباسِ محمد مطلق
بخُدا اے خُدا خدا شدہ

از کرم ہائے احمد مُرسل
مُرتضیٰ شاہِ ھَل اتیٰ شدہ

دانم و کنہ تو نمے دانم
یا علی نفس مصطفےٰ شدہ

من نہ دانم کہ کیستی لیکن
ظاہر از خانۂ خدا شدہ

خود بہ بصرہ بہ شکل شیخ حسنؔ — مجتہد پاک بے خطا شُدہٗ

عَبدِ وَاحِدْ طبیبِ رُوحانی — زخمِ عُشّاق را شفا شُدہٗ

فضل کردی کہ خود فضیلِ شدی — رہزناں را تو رہنما شُدہٗ

ابنِ ادھم شدی بہ لطف وکرم — مالکِ ملکِ دوسرا شُدہٗ

شہ حذیفہ بہ ملکِ شام شُدی! — شام را صبحِ دل کُشا شُدہٗ

حضرت خواجۂ امینُ الدّین — وہ ہبیرہ چہ حق نما شُدہٗ

شاہِ مُمشاد علو دینوری! — کعبۂ ہر شہ وگدا شُدہٗ

خواجۂ خواجگان ابُو اسحاق — معدنِ علم وکشف ہا شُدہ

قطبِ حق خواجہ ابی احمد — مظہرِ شانِ اِنّما شُدہٗ

بُو محمّد شدی بہ چشتِ شریف — ناصرِ دینِ بے نوا شُدہٗ

چشتیِ خواجۂ ابو یُوسُف — کشتیِ چشت وناخدا شُدہٗ

شاہِ مودُود وشیخ ہر مسعُود — چشتیاں را بہشت ہا شُدہ

ہم شریفی وہم تو مخدومی — مکّی ومکّہ وصفا شُدہٗ

حاکمِ ہر کسے شہنشا ہے — شاہ عثمان ذُوالحیا شُدہٗ

غوثِ اعظم پناہِ ہر عالم | نافذ الحکم پادشا شُدہٗ
یعنی در صورت مُعینُ الدّین | دردِ اسلام را دوا شُدہٗ
خنجرِ عشق را شہید شدی | قطبِ دیں قطبِ قطب ہا شُدہٗ
گنجِ شکّر شدی کرم کردی | قند ہا بہرِ تلخہا شُدہٗ
در مثالِ شہِ نظامُ الدّین | مالکِ فقرِ مُرتضےٰ شُدہٗ
قائم اندر مقام محمُودی | شافع و دافع البلا شُدہٗ
خواجۂ کاملین کمالُ الدّین | شیخ علاّمۃ الھُدیٰ شُدہٗ
رہبرِ سالکین سراجُ الدّین | دینِ حق را عجب ضیا شُدہٗ
علمِ حق علمِ دیں تو خود بودی! | پردہ ہا کردہ پیر ما شُدہٗ
غرق بحرِ شہُود حقّانی | شیخ محمُود پارسا شُدہٗ
از جمالِ تو شد جمال الدّین | شاہ جمّن چہ مقتدا شُدہٗ
خود محمّد حسَن بہ خُلقِ حسَن | مُتّقی تارک الھوا شُدہٗ
پیرِ ما شیخِ ما محمّدِ ما | ہادی و کاشف الدجیٰ شُدہٗ
شیخِ یحییٰ شُدی بہ شہرِ نبی | خالد خُلد دائما شُدہٗ

نام خود کردہ کلیمُ اللہ | ساکن وادیئے دنا شُدہ
ناظمِ ملکِ دین نظامُ الدّین | سیّدِ جُملہ اصفیا شُدہ
فخرِ دیں عاشقِ رسُولِ اَمیں! | قبلۂ قلبِ اولیائے شُدہ
قبلۂ عالَم و محُمّد وقت | در مہاراں شدی بجا شُدہ
عقلِ اوّل محُمّد عاقل | صدرِ دیں بدرِ اصطفا شُدہ
قاضیِ ہر قضا و ہر قدرے | حاکمِ دفترِ قضا شُدہ
ہم خدائی و ہم خُدا بخشی | من چہ گویم بگو چہا شُدہ
زینت و فخرِ ہر مکان و مکیں | فخرِ دیں فخرِ انبیائے شُدہ
فردِ وقتی و مردِ دَورانی | عین تسلیم و ہم رضا شُدہ
جانِ جانی و نورِ ایمانی | مظہرِ ذاتِ مُجتبےٰ شُدہ
در عرب در حجاب یا بُودی | در عجم بانقاب یا شُدہ
از احد حضرت احید شدی | فرد بودی فرید یا شُدہ
حاملِ حمد و صابرِ وقتی | کاملِ الشکر و الثّنا شُدہ
کانِ تجرید و جانِ تفریدی | شانِ توحید برملا شُدہ

یعنی درکسوت محمد بخش — احمدِ وقت بے ریا شدہ

دلبرِ خوش لقا معین الدین — مظہرِ حسنِ کبریا شدہ

در یتیمی بہ اسم پاک فرید — چشمِ بد دور پیشوا شدہ

وقتِ فیضِ محمدی آمد — ناگہاں شیخ باخدا شدہ

انتہا بود ابتدا شدہ — درد مارا عجب دوا شدہ

خود شدی بلبلِ محمد یار — بر گلِ حسنِ خود فدا شدہ

در لباس محمد مطلق — دلبرِ عین مصطفےٰ شدہ

اے کہ نازک مزاج و نازشِ یار — زینتِ آبگینہ ہا شدہ

نازکی از برائے فردِ فرید — ایں چنیں نقش سینہ ہا شدہ



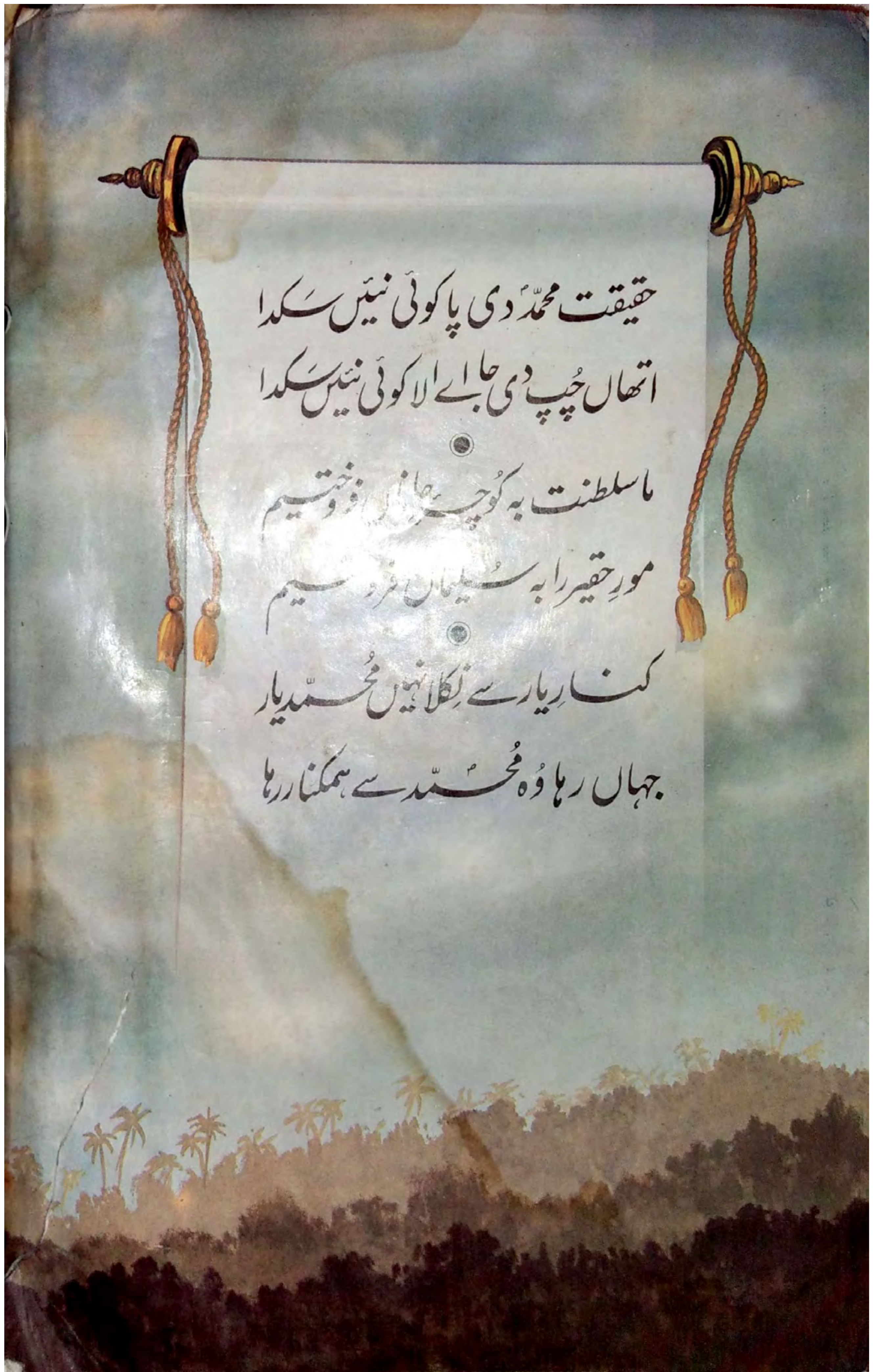
باغِ فریدؒ کے بلبلِ فرید

حضرت خواجہ محمد یار فریدی قدس سرہ العزیز، عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کے دبستانِ درد اور مکتبِ عینیت کے فرد ہیں۔ اوران کا دیوانِ نعت ومنقبت دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے۔ نظریہ وحدت الوجود کے ترجمان صوفیائے کرام نے صرف ذاتِ واجب ہی کی محبت کے نغمے چھیڑے ہیں اور ایسے نغمات میں کہیں کہیں خواجہ باقی باللہ، مولٰینا جامی، بابا بلھے شاہ، شاہ لطیف، رحمان بابا اور خواجہ غلام فرید جیسے بزرگوں نے "احمدِ بلا میم" کی بات بھی کی ہے۔ مگر نعت ومنقبت میں نظریہ وحدت الوجود کا برملا اظہار جس طرح خواجہ محمد یار فریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس کی کوئی دوسری مثال میری نظر سے نہیں گزری

دورِ موجود کے لوگوں کو نعت ومنقبت کا یہ انداز چونکائے گا کہ اب نعت ومنقبت زیادہ تر سیرت وکردار کے حوالوں سے لکھی جارہی ہے جبکہ اس نعت ومنقبت کی بنیاد نظریہ وحدت الوجود ہے اور وہ حدیث جس میں نورِ محمدی کے نورِ الٰہی سے تخلیق ہونے اور پھر نورِ محمدی سے لوح وقلم عرش وکرسی اور کائنات انسانی کے وجود میں آنے کا بیان ہے یوں الوہیت رسالت اور سلاسلِ ہدایت ایک ہی گلشن کے پھول نظر آنے لگتے ہیں

ان نظریات سے قطع نظر، کلام میں درد کی تفصیل نے پتھر دلوں کو بھی رُلا دینے والی تاثیر پیدا کی ہے اور یہ اعجاز صرف عرفا ہی کا حصہ ہے۔

پروفیسر
حفیظ تائب
پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج



حقیقت محمدؐ دی پا کوئی نئیں سکدا
اتھاں چُپ دی جا اے لا کوئی نئیں سکدا
ما سلطنت بہ کُوچۂ جاناں فروختیم
مورِ حقیر را بہ سُلیماں فروختیم
کنارِ یار سے نکلا نہیں محمدؐ یار
جہاں رہا وُہ محمدؐ سے ہمکنار رہا